آج کی حدیث

| | |
|---|---|
| صبح صادق | 04:52 |
| طلوع آفتاب | 06:12 |
| زوال آفتاب | 12:45 |
| غروب آفتاب | 07:16 |

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص کسی آدمی کو فاسق نہ کہے اور نہ اس پر کفر کی تہمت لگائے کیونکہ اگر وہ آدمی فسق یا کفر کا حامل نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا اسی کی طرف لوٹ جائے گا“۔ (بخاری) یعنی اگر کسی شخص نے کسی ایسے مسلمان کو جو حقیقت میں فاسق نہیں ہے فاسق کہا تو کہنے والا خود فاسق ہوگا اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی ایسے شخص کو کافر کہا جو حقیقت میں کافر نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 207, Tuesday- 28 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۰۷ ❁ منگل، ۲۸ر جولائی، ۲۰۲۶، ۱۳ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

# ہندوستان کے بعد نیپال میں بھی پیپر لیک پر ہنگامہ

## جین زی کا احتجاج بالین شاہ حکومت کیلئے بنا چیلنج، جین زی کے احتجاج نے بالین شاہ حکومت کو نئے سیاسی امتحان سے دو چار کر دیا ہے

کھٹمنڈو: ہندوستان میں امتحانی پرچوں کے لیک ہونے پر ہونے والے حالیہ طلبہ احتجاج کی گونج ابھی تھمی بھی نہیں تھی کہ پڑوسی ملک نیپال میں بھی اسی نوعیت کا بحران سامنے آ گیا۔ تری بھون یونیورسٹی کے ماسٹر آف بزنس اسٹڈیز (ایم بی ایس) کے پہلے سمسٹر کا سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے بعد نوجوان بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے ہیں، جس سے وزیر اعظم بالین شاہ کی حکومت ایک نئے سیاسی دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ یہ مارچ 2026 میں بالین شاہ کی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد دوسرا بڑا موقع ہے جب جین زی (Gen-Z) نسل نے حکومت کے خلاف احتجاج کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس سے قبل 2025 میں نوجوانوں کی وسیع احتجاجی تحریک نے نیپال کی سیاست میں ہلچل مچادی تھی اور حکومت کی تبدیلی کی راہ ہموار ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے موجودہ احتجاج کو محض ایک امتحانی بے ضابطگی نہیں بلکہ نوجوانوں کے بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کے اظہار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ نیپال پولیس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ایم بی ایس کے پہلے سمسٹر کے سوالیہ پرچے کے لیک ہونے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت سندیپ سنگھ کے نام سے ہوئی ہے، جو طلبہ میں ’سُلب سرٗ‘ کے نام سے معروف ہے۔ دی کھٹمنڈو پوسٹ کے مطابق 24 جولائی کو امتحان شروع ہونے کے صرف پانچ منٹ بعد سوالیہ پرچہ ایک واٹس ایپ گروپ میں شیئر کر دیا گیا۔ بعد میں اسی گروپ میں امتحانی سوالات کے ہاتھ سے لکھے گئے جوابات بھی گردش کرتے رہے، جس سے یونیورسٹی کے امتحانی نظام کی شفافیت اور سکیورٹی پر سنگین سوالات کھڑے ہو گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم نے دورانِ تفتیش دعویٰ کیا کہ اس نے صرف وہی سوالیہ پرچہ آگے بھیجا تھا جو پہلے ہی سوشل میڈیا اور دیگر واٹس ایپ گروپس میں گردش کر رہا تھا۔ تاہم اس کے خلاف امتحانی رازداری کی خلاف ورزی کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات جاری ہیں۔ حکام کے مطابق اب تک ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اسے اس عمل سے مالی فائدہ پہنچا ہو۔ یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب ایک طالب علم نے واٹس ایپ گروپ کی گفتگو کے اسکرین شاٹس سوشل میڈیا پر شیئر کیے۔ ان تصاویر میں امتحان کے دوران سوالات اور ان کے جوابات پر گفتگو دیکھی جا سکتی ہے۔ گروپ میں ایک ہزار سے زائد ارکان شامل تھے، جبکہ امتحان کے دوران درجنوں طلبہ سرگرم تھے۔ وزیر تعلیم سسمت پوکھریل نے کہا کہ اطلاع ملتے ہی وزارتِ تعلیم نے وزارتِ داخلہ اور پولیس کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا، جس کے بعد فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ پرچہ یونیورسٹی کے کسی ملازم نے نہیں بلکہ ایک استاد نے لیک کیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ بحران ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ہندوستان میں بھی پیپر لیک کے معاملے پر طلبہ کی تحریک اور اس کے سیاسی اثرات پر بحث جاری ہے۔ ایسے میں نیپال میں نوجوانوں کا سڑکوں پر آنا اس بات کی علامت سمجھا جا رہا ہے کہ پورے خطے میں امتحانی نظام کی شفافیت، احتساب اور نوجوانوں کے اعتماد کا مسئلہ حکومتوں کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتا جا رہا ہے۔ بالین شاہ حکومت نے سخت کارروائی اور شفاف تحقیقات کا یقین دلایا ہے، تاہم آنے والے دنوں میں یہ معاملہ نیپال کی سیاست کا اہم موضوع بن سکتا ہے۔

## پتنجلی کے آٹے میں حد سے زیادہ کیڑے مار دوا

### واپسی کے حکم کے بعد کمپنی کے شیئرز میں بڑی گراوٹ

نئی دہلی: پتنجلی فوڈز کے آٹے کے ایک مخصوص بیچ میں مقررہ حد سے زیادہ کلور پائریفوس کی موجودگی کے بعد کیرالہ کے فوڈ سیفٹی حکام نے اسے بازار سے واپس منگانے کا حکم دیا، جس کے بعد کمپنی کے شیئرز میں گراوٹ دیکھی گئی۔ یوگا گرو بابا رام دیو سے وابستہ کمپنی پتنجلی فوڈز کو اپنے گیہوں کے آٹے کے ایک مخصوص بیچ کو بازار سے واپس منگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیرالہ کے فوڈ سیفٹی حکام کی جانچ میں اس بیچ میں کلور پائریفوس نامی کیڑے مار دوا کی مقدار مقررہ قانونی حد سے زیادہ پائی گئی، جس کے بعد کمپنی کے شیئرز میں زبردست گراوٹ دیکھی گئی اور اسٹاک 52 ہفتوں کی کم ترین سطح کے قریب پہنچ گیا۔ کمپنی نے 24 جولائی کو اسٹاک ایکسچینج کو دی گئی اطلاع میں بتایا کہ فوڈ سیفٹی حکام نے گیہوں کے آٹے کے ایک بیچ میں کیڑے مار دوا کے باقیات کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ پائی ہے۔ اس کے بعد متعلقہ بیچ کو مارکیٹ سے واپس منگانے کی ہدایت جاری کی گئی۔ کمپنی کے مطابق، کیرالہ کے ضلع کوٹایم میں اسسٹنٹ کمشنر، فوڈ سیفٹی کے دفتر نے 20 جولائی کو یہ حکم جاری کیا تھا، جو 24 جولائی کو کمپنی کو موصول ہوا۔ پتنجلی فوڈز نے وضاحت کی ہے کہ یہ کارروائی صرف ایک مخصوص بیچ تک محدود ہے اور کمپنی کے دیگر کسی بھی پروڈکٹ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ ماہرین کے مطابق کلور پائریفوس ایک آرگینو فاسفیٹ قسم کی کیڑے مار دوا ہے، جسے فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں پر قابو پانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اگر خوراک میں اس کی مقدار قانونی حد سے زیادہ ہو تو یہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے زیادہ استعمال سے اعصابی نظام متاثر ہونے، چکر آنے، سر درد، متلی اور معدے سے متعلق دیگر مسائل پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ اس خبر کے سامنے آنے کے بعد سرمایہ کاروں میں تشویش بڑھ گئی اور پیر کے روز پتنجلی فوڈز کے شیئرز میں نمایاں فروخت دیکھی گئی۔ کمپنی کا شیئر، جو اپنے بلند ترین درجے پر 552 روپے تک پہنچا تھا، گر کر تقریباً 344 روپے پر آ گیا۔ اس طرح اسٹاک اپنی بلند ترین سطح سے تقریباً 74.37 فیصد نیچے آ چکا ہے۔ کمپنی کا 52 ہفتوں کا کم ترین سطح 20.328 روپے ہے اور موجودہ قیمت اس کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔

# آپ صرف احتجاج کرنے پر لاٹھی چارج نہیں کر سکتے

## دہلی پولیس کی کارروائی پر سپریم کورٹ کا سخت تبصرہ

جب ملک کے مختلف حصوں میں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعلق عرضیوں کا ذکر ان کے سامنے کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے پیر کے روز طلباء کی حالیہ تحریک کے دوران مظاہرین کے خلاف پولیس کی بربریت پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صرف تحریک چلائے جانے کی بنیاد پر لاٹھی چارج نہیں کی جا سکتی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے یہ تبصرہ اُس وقت کیا، جب ملک کے مختلف حصوں میں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعلق عرضیوں کا ذکر (مینشننگ) اُن کے سامنے کیا گیا۔ ان میں ایک عرضی اُن طلبہ کے ایک گروپ کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جنہوں نے الزام لگایا ہے کہ احتجاج کے دوران پولیس نے اُن کے ساتھ مار پیٹ کی۔ ایک دوسری عرضی میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ بہار کے سیوان میں مظاہرین کے خلاف اے کے-47 رائفل کا استعمال کیا گیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ پولیس کے ذریعہ طاقت کے استعمال کے الزامات کی آزادانہ جانچ ہونی چاہئے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھنے والے وکیل نے اب اسی معاملے پر مفادِ عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) بھی دائر کر دی ہے۔ اس سے قبل 3 دنوں پہلے بھیجے گئے خط پر چیف جسٹس نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ درخواست گزار پریا مشرا کی جانب سے ایڈووکیٹ نریندر مشرا کے ذریعہ دائر مفادِ عامہ کی عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ مدعا علیہان کو حکم دیتے ہوئے مینڈیمس کی رٹ جاری کرے۔ اس کے تحت متعلقہ واقعات سے جڑے تمام الیکٹرانک اور ڈیجیٹل شواہد کو فوری طور پر محفوظ رکھنے اور ریزرو کرنے کی ہدایات دی جائیں۔ ان میں سی سی ٹی وی فوٹیج، باڈی وارن کیمرہ فوٹیج، ڈرون فوٹیج، موبائل فون ریکارڈنگ، سوشل میڈیا پر دستیاب ویڈیو اور پوسٹ، پولیس وائرلیس اور مواصلاتی ریکارڈ، کال لاگ، کنٹرول روم ریکارڈ، تعیناتی سے متعلق ہدایت، جی پی ایس ریکارڈ اور دیگر سبھی متعلقہ الیکٹرانک اور دستاویزی ثبوت شامل ہیں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ شواہد تباہ ہونے، تبدیل کیے جانے، ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کیے جانے اور گم ہونے سے بچایا جائے۔

# طلباء کے احتجاج کے دوران اے کے ۴۷ر کے استعمال پر بہار کے پولیس اہلکار کو معطل کر دیا گیا

## جولائی ۲۵ر کو بائیں بازو کی طلبہ تنظیموں کے ارکان نے مظاہرے کیے اور پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں

پٹنہ: ایک پولیس کانسٹیبل کو 25 جولائی کو بہار کے سیوان ضلع میں طلباء کے احتجاج کے دوران اے کے-47 رائفل کا استعمال کرتے ہوئے دکھایا گیا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد معطل کر دیا گیا، حکام نے پیر کو بتایا۔ پی ٹی آئی آزادانہ طور پر ویڈیو کی صداقت کی تصدیق نہیں کر سکی۔ سیوان کے ایس پی پورن کمار جھا نے پی ٹی آئی کو بتایا، ”ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس یونٹ کے ساتھ تعینات کانسٹیبل کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے، اس ویڈیو کے بعد جس میں مبینہ طور پر اسے طالب علم کے احتجاج کے دوران اے کے-47 رائفل کا استعمال کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی شروع کر دی گئی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ فائرنگ سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ ایس پی نے کہا کہ ان حالات کا پتہ لگانے کے لیے انکوائری شروع کر دی گئی ہے جن میں کانسٹیبل نے احتجاج کے دوران اے کے 47 رائفل کا استعمال کیا۔ انہوں نے کہا، ”پولیس فورس کو واضح ہدایات دی گئی تھیں کہ مظاہرے کے دوران فائرنگ نہ کی جائے۔“ 25 جولائی کو، بائیں بازو کی طلبہ تنظیموں کے ارکان نے این ای ای ٹی پیپر لیک ہونے اور احتجاج کرنے والے طلبہ پر پولیس کارروائی کے خلاف بلائے گئے بہار بند کی حمایت میں کئی اضلاع میں مظاہرے کیے اور پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ پٹنہ، سرن، سیوان، اورنگ آباد، بھاگلپور، سیتامڑھی، پورنیہ اور بھوجپور میں بند پرتشدد ہو گیا، جب کہ سمستی پور، نوادہ، نالندہ، مدھوبنی اور شیخ پورہ میں ہلکے مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ پٹنہ میں ڈاک بنگلہ کراسنگ پر مظاہرین نے پولیس اہلکاروں پر پتھراؤ اور اینٹ برسائی جس کے بعد کئی طلباء کو حراست میں لے لیا گیا۔ بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بھی اس معاملے کو اٹھایا اور سیوان میں بہار بند احتجاج کے دوران پولیس پر طلباء پر گولی چلانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے اس واقعہ کے لئے وزیر اعلیٰ سمرت چودھری کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا۔ یادو نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ”سیوان میں احتجاج کے دوران، پولیس نے طلباء پر اے کے-47 سے سیدھی گولی چلائی۔ جب سات قتلوں کا ملزم وزیر اعلیٰ بن جاتا ہے، تو جمہوریت میں، پولیس معصوم طلباء پر اس طرح گولیاں چلاتی ہے“۔ یادو چودھری کی طرف اشارہ کر رہے تھے، جنہیں وہ اکثر ”قتل کے سات مقدمات میں ملزم“ کے طور پر بیان کرتے رہے ہیں۔

## وارانسی کے استاد نے گرم چاقو سے ۵ر سالہ بچے کی شرمگاہ کو جلا دیا

اس کے والد کے مطابق، استاد مبینہ طور پر بچے کو دوسرے کمرے میں لے گیا، گیس کے چولہے پر چاقو گرم کیا اور اس کا شرمگاہ جلانے کے لیے استعمال کیا۔ وارانسی: وارانسی میں ایک ٹیچر، پرنسپل اور ایک پرائیویٹ اسکول کی انتظامیہ کے خلاف ایک پانچ سالہ طالب علم کے پرائیویٹ پارٹس پر مبینہ طور پر گرم چاقو سے داغے جانے کے بعد ایک فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) درج کی گئی ہے، پولیس نے پیر، 27 جولائی کو بتایا۔ بچے کے والد کیسری جیسوال، وکیل کی شکایت پر لالپور-پانڈے پور پولس اسٹیشن میں کیس درج کیا گیا ہے، اور پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ جیسوال نے الزام لگایا کہ ان کا بیٹا، پانڈے پور کے سرین سونی پلے اسکول میں نرسری کا طالب علم، 24 جولائی کو اپنے پرائیویٹ پارٹس میں درد کی شکایت کرتے ہوئے گھر واپس آیا۔ انہوں نے کہا کہ معائنے پر بچے کی ماں کو ایک چھالا ملا۔ والد نے ٹیچر پریتی کشواہا پر الزام لگایا کہ اس نے اپنے ٹراؤزر میں پیشاب کرنے کے بعد زخمی کیا جب اسے مبینہ طور پر واش روم استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ شکایت کے مطابق، ٹیچر مبینہ طور پر بچے کو دوسرے کمرے میں لے گیا، گیس کے چولہے پر چاقو گرم کیا اور اس کے پرائیویٹ پارٹس کو جلانے کے لیے استعمال کیا۔ جیسوال نے کہا کہ اس نے 25 جولائی کو اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ اسکول کے پرنسپل اور انتظامیہ سے شکایت درج کرانے کے لیے رابطہ کیا، لیکن اس نے الزام لگایا کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی، جس کے بعد اس نے پولیس سے رجوع کیا۔ پولیس نے بتایا کہ کشواہا، اسکول انتظامیہ اور پرنسپل کے خلاف بھارتیہ نیا سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جس میں سیکشن 115(2) (رضا کارانہ طور پر چوٹ پہنچانا)، 118(1) (رضا کارانہ طور پر چوٹ پہنچانا یا شدید چوٹ پہنچانا) خطرناک ہتھیاروں سے (2 یا 3)(2) یا (5) شامل ہیں۔ اس واقعے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے ایکس پر ایک پوسٹ میں اسے ”انتہائی سنگین“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ”اس کا دردناک اور خوفناک اثر بچے پر زندگی بھر رہ سکتا ہے“۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ بچوں کے ساتھ ہمدردی اور انسانیت کے ساتھ پیش آئیں اور فوری مناسب کارروائی کا مطالبہ کیا۔

## جموں و کشمیر: فائر سروس پیپر لیک

# معاملے میں اے سی بی کی بڑی کارروائی، ۱۲ر ملزمان گرفتار

اینٹی کرپشن بیورو نے ’ایف ای ایس‘ بھرتی پیپر لیک اسکینڈل کے سلسلے میں ۱۲ر افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اسے ہائی پروفائل بھرتی دھوکہ دہی کی جاری تحقیقات میں بڑی کامیابی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) نے جموں و کشمیر فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز (ایف ای ایس) بھرتی پیپر لیک اسکینڈل کے سلسلے میں مزید 12 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اسے ہائی پروفائل بھرتی دھوکہ دہی کی جاری تحقیقات میں بڑی کامیابی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’ٹی وی 9 بھارت ورش‘ پر آفیشیل ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق یہ گرفتاریاں ایف آئی آر نمبر 2025/01 کی تفتیش کے دوران کی گئیں، جو بھرتی امتحان کے پیپر لیک ہونے اور بے ضابطگیوں کے پیچھے بڑی مجرمانہ سازش کی تحقیقات کے لیے درج کی گئی تھی۔ ملزمان کو مسلسل تحقیقات اور ثبوت جمع کرنے کے بعد حراست میں لیا گیا۔ نئے گرفتار ہونے والے ملزمان کی شناخت چدورہ (بڈگام) کے عبدالمجید غنی، بجبہاڑا (اننت ناگ) کے بلال احمد حلوائی، ہاجن (بانڈی پورہ) کے ارشاد الحمید حکیم، سنبل (بانڈی پورہ) کے شاہنواز احمد خان، چدورہ (بڈگام) کے علی محمد بھٹ، سوئی بگ (بڈگام) کے شبیر احمد ملک، دھرمونہ (بڈگام) کے محمد اکرم بھٹ، تنگمرگ کے مشتاق احمد راتھی، چدورہ (بڈگام) کے سمیر اللہ راتھر، کاکاپورہ (پلوامہ) کے مظفر احمد بھٹ، فاگسو (ڈوڈہ) کے ذاکر حسین اور جموں کے سنجے دتا کے طور پر ہوئی ہے۔ افسران نے کہا کہ یہ نئی گرفتاریاں اے سی بی کی اس کوشش کا حصہ ہے، جس کے تحت مبینہ پیپر لیک میں شامل پورے نیٹ ورک کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ تمام فائدہ اٹھانے والے افراد کی شناخت کی جا رہی ہے۔ بھرتی کے عمل کی شفافیت سے سمجھوتہ کرنے والے ہر ملزم کے کردار کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی نے اشارہ دیا ہے کہ تفتیش کئی محاذوں پر آگے بڑھ رہی ہے اور مستقبل میں گرفتاری، تلاشی اور قانونی کارروائی سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ جموں و کشمیر فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز (ایف ای ایس) کی بھرتی میں ہونے والا پرچہ لیک گھوٹالہ ایک گہری ملی بھگت کا نتیجہ تھا۔ اس میں 2020 میں فائر مین اور فائر مین ڈرائیور کے عہدوں پر ہونے والی بھرتی میں بڑے پیمانے پر دھاندلی ہوئی۔

## مختصر مگر اہم خبریں

### طلبہ پر پولیس کارروائی کا معاملہ

# راہول گاندھی کا امیت شاہ کو مکتوب

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہول گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کو خط لکھ کر 20 جولائی کو جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کارروائی پر جوابدہی طے کرنے، پیلٹ گن کے استعمال کی تحقیقات کرانے اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ راہول گاندھی نے ہفتہ کو لکھے گئے اس خط کو اتوار کے روز منظر عام پر لاتے ہوئے کہا کہ طلبہ ایک منصفانہ اور جوابدہ تعلیمی نظام کے مطالبے کیلئے پُرامن احتجاج کر رہے تھے، لیکن ان کی بات سننے کے بجائے سکیورٹی فورسز نے ان پر اندھا دھند طاقت کا استعمال کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس کارروائی میں پیلٹ گن، آنسو گیس اور دیگر مہلک ذرائع استعمال کیے گئے، جس کے نتیجے میں سیکڑوں طلبہ شدید زخمی ہوئے۔ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ پولیس اہلکاروں نے طالبات کے ساتھ بدسلوکی کی اور انہیں جان بوجھ کر ذاتی طور پر نشانہ بنایا۔ راہول گاندھی نے کہا کہ سب سے سنگین الزام پیلٹ گن کے استعمال کا ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق متعدد افراد، جن میں ایک صحافی بھی شامل ہے، پیلٹ گن لگنے سے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے 19 سالہ ساحل لوچاب سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ شدید تکلیف میں ہے اور پیلٹ گن لگنے کے باعث اس کی ایک آنکھ کی بینائی ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں تعینات سکیورٹی فورسز بالآخر وزیر داخلہ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ انہوں نے امیت شاہ سے سوال کیا کہ کیا وزیر داخلہ کی حیثیت سے انہوں نے طلبہ کے خلاف پیلٹ گن سمیت مہلک طاقت کے استعمال کی اجازت دی تھی؟ اگر نہیں، تو یہ اجازت کس نے دی؟ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ سادہ لباس میں لاٹھیاں لے کر طلبہ کو مارتے نظر آنے والے افراد پولیس اہلکار تھے یا رضا کار، اور انہیں کس کے حکم پر تعینات کیا گیا تھا۔ راہول گاندھی نے کہا کہ پُرامن احتجاج جمہوریت کیلئے ناگزیر ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ احتجاج کرنے والوں کی حفاظت کو یقینی بنائے اور ان کے مطالبات و شکایات کا حل بات چیت کے ذریعہ نکالے۔ ان کے مطابق طلبہ پر ہونے والا یہ ”وحشیانہ تشدد“ جمہوریت کی اقدار کو مجروح کرنے والا ہے اور اس نے پورے ملک میں غم و غصہ پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان اور طلبہ ملک کا مستقبل ہیں، وہ جواب اور جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

# لوک سبھا میں آج پیپر لیک ترمیمی بل پیش ہوگا

نئی دہلی: پیپر لیکس اور امتحان میں بدعنوانی کے خلاف اپنی کارروائی کو تیز کرتے ہوئے حکومت نے لوک سبھا میں پیر 27 جولائی کو ترمیمی بل پیش کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے درمیان جمعہ کو کابینہ کی میٹنگ میں اس اہم فیصلے کو منظوری دی گئی۔ ترمیمی بل میں پیپر لیک کرنے والوں اور منظم پیپر لیک مافیا کے خلاف سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ نئی دفعات میں زیادہ سے زیادہ 10 سال قید اور 10 کروڑ تک کے جرمانے کی گنجائش ہے۔ علاوہ ازیں پیپر لیک کیسز کی تیز رفتار ٹرائل کو یقینی بنانے کیلئے، فاسٹ ٹریک عدالتوں کو قانونی طور پر بااختیار بنایا جائے گا جس کے تحت انہیں تین ماہ کے اندر فیصلے سنانے ہونگے۔ اطلاعات کے مطابق مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ پیر کو پارلیمنٹ میں اس ترمیمی بل کو پیش کریں گے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نئی دفعات کا مقصد امتحانی نظام میں شفافیت کو بڑھانا، پیپر لیک کرنے والے منظم نیٹ ورکس پر مؤثر طریقے سے کریک ڈاؤن کرنا اور طلبہ کا اعتماد بحال کرنا ہے۔ پبلک ایگزامینیشن ایکٹ، 2024، فی الحال پیپر لیک اور امتحان میں بدعنوانی کو روکنے کیلئے نافذ العمل ہے۔ اس قانون کے تحت، پیپر لیک یا دیگر بے ضابطگیوں کے قصوروار پائے جانے والے افراد کو 3 سے 5 سال کی قید اور 10 لاکھ تک جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی اگر امتحان سے متعلقہ سروس فراہم کرنے والے کی شمولیت ثابت ہو جاتی ہے۔

# گرفتاریوں پر سی جے پی کی تشویش، یقین دہانے کے احترام کا مرکز کو دیا مشورہ

## چیف جسٹس نے مطالبہ کیا کہ تمام گرفتار افراد کو رہا کیا جائے اور تمام ایف آئی آرز فوری واپس لیں۔

نئی دہلی: کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے پیر، 27 جولائی کو ان رپورٹوں پر تشویش کا اظہار کیا کہ مرکز کی اس یقین دہانی کے باوجود کہ آسام، مغربی بنگال اور بہار میں طلباء اور دیگر مظاہرین کو حراست میں یا گرفتار کیا جا رہا ہے کہ حالیہ ملک گیر ایجی ٹیشن میں حصہ لینے والوں کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جائے گی۔ سی جے پی کے ترجمان سوروداس کے ذریعہ ایکس پر شیئر کیا گیا یہ بیان، اس وقت سامنے آیا ہے جب تنظیم نے اپنا 36 روزہ احتجاج ختم کر دیا تھا جب مرکز نے سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے اس کے بنیادی مطالبے کو قبول کر لیا تھا، مرکزی وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ پرامن مظاہرین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں پر 20 جون کو شروع ہونے والا احتجاج سونم وانگچک کی 26 دن کی بھوک ہڑتال پر ختم ہو گیا تھا اس سے پہلے کہ اسے حکومت کی یقین دہانیوں کے بعد واپس لیا جائے۔ پیر کو جاری کردہ بیان میں، سی جے پی نے کہا کہ اسے ”متعدد رپورٹیں“ موصول ہوئی ہیں کہ طلباء اور دیگر مظاہرین کو ”مختلف ریاستی ایجنسیوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا، حراست میں لیا گیا یا گرفتار کیا گیا“، خاص طور پر آسام، مغربی بنگال اور بہار میں۔ ”کاکروچ جنتا پارٹی نے اپنا ملک گیر احتجاج تب ہی ختم کر دیا تھا جب حکومت ہند نے ہمیں یقین دہانی کرائی تھی کہ کسی بھی مظاہرین کے خلاف اب یا مستقبل میں، کسی بھی بی جے پی کی حکومت والی یا این ڈی اے کی حکومت والی ریاستوں میں کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جائے گی۔“ تنظیم نے کہا کہ اس کی قانونی ٹیم متعلقہ ریاستوں کے وکلاء کے ساتھ رابطہ کر رہی ہے تاکہ حراست میں لیے گئے افراد کی رہائی اور قانونی مدد فراہم کی جا سکے۔ اس نے مرکز، خاص طور پر نڈا اور سنگھ پر بھی زور دیا کہ وہ مذاکرات کے دوران دی گئی یقین دہانی کا احترام کرتے ہوئے حراست میں لیے گئے افراد کی رہائی کو یقینی بنائیں اور ملک میں کہیں بھی مظاہرین کے خلاف کسی بھی ”زبردستی یا انتقامی کارروائی“ کو روکیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ درج کی گئی ایف آئی آرز کو بھی واپس لیا جانا چاہیے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ مرکز نے منگل تک اس معاملے پر تحریری ضمانت فراہم کرنے کا عہد کیا ہے اور اسے اس عزم کا احترام کرنے کی یاد دلائی ہے۔ ”ملک گیر احتجاج کو معطل کرنے کا ہمارا فیصلہ نیک نیتی کے ساتھ اور صرف حکومت کی اس یقین دہانی پر لیا گیا کہ وہ اپنے قول پر قائم رہے گی۔ اس یقین دہانی سے کسی بھی قسم کی علیحدگی نہ صرف کاکروچ جنتا پارٹی کے ساتھ اعتماد کی خلاف ورزی کے مترادف ہوگی بلکہ لاکھوں نوجوان ہندوستانیوں کے ساتھ عوامی اعتماد کی خلاف ورزی بھی ہوگی“ جنہوں نے احتجاج کا انتخاب کیا۔ انتباہ کرتے ہوئے کہ یقین دہانی کی کوئی بھی خلاف ورزی ”نوجوانوں کے لیے مکمل طور پر ناقابل قبول ہوگی“، چیف جسٹس نے مطالبہ کیا کہ تمام زیر حراست افراد کو رہا کیا جائے اور تمام ایف آئی آرز کو فوری طور پر واپس لیا جائے، ایسا نہ کرنے پر وہ ”مزید ضروری اقدامات اٹھائے گا“۔

# مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی مخالفت کی جائے گی: مولانا حلیم اللہ قاسمی

## مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی میں مسلم نمائندگی ضروری، ایڈوکیٹ نیاز احمد لودھی

ممبئی: بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مہاراشٹر سرکار نے مہاراشٹر میں یکسان سول کوڈ نافذ کرنے کے لیئے اقدامات شروع کردیئے ہیں۔ حکومت مہاراشٹر نے اس تعلق سے سابق سپریم کورٹ جسٹس رنجنا پرکاش دیسائی کی قیادت میں سات رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جو اس کا مسودہ تیار کرنے کے ساتھ ساتھ عوامی رائے ہموار کریگی۔ اس تعلق سے آج دفتر جمعیۃ علماء مہاراشٹر میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی، نائب صدر جمعیۃ علماء مالیگاؤں ایڈوکیٹ نیاز احمد لودھی، قانونی مشیر ایڈوکیٹ شاہد ندیم اور ایڈوکیٹ انصار تنبولی نے شرکت کی۔ دوران میٹنگ ایڈوکیٹ نیاز احمد لودھی نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت کے اس اقدام کی سخت مخالفت کی جانی چاہئے اور یہ مخالفت قانونی پہلوؤں پر مبنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے بنائی گئی کمیٹی میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نمائندگی ہونا چاہئے جس کے لیئے ابھی سے متعلقہ افراد سے خط و کتابت کرنا چاہئے۔ ایڈوکیٹ نیاز احمد لودھی سے مخاطب ہوتے ہوئے مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی ہر طرح سے مخالفت کی جائے گی نیز مسلمانوں کی نمائندگی کے لیئے یقینا کوشش کی جائے گی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ اقلیتی طبقہ بالخصوص مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود اگر حکومت یکساں سول کوڈ کا ریاست میں نفاذ کرتی ہے تو جمعیۃ علماء مہاراشٹر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے رجوع ہونے سے گریز نہیں کریگی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ جب سے مہاراشٹر حکومت نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا اعلان کیا ہے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں میں تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ ابھی یہ کسی کو نہیں معلوم ہے ریاست میں یکساں سول کوڈ کس شکل میں آئے گا، اس کا دائرہ کار کیا ہوگا اور اس کے نتیجے میں شہریوں کے بنیادی اور مذہبی حقوق پر کیا اثر پڑے گا لیکن جس طرح کا یکساں سول کوڈ قانون اتراکھنڈ میں سرکار نے نفاذ کیا ہے مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہونا فطری ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ یکساں سول کوڈ قانون کے نافذ ہوجانے سے مسلم پرسنل لاء کے تحت نکاح، مہر، طلاق، وراثت، سرپرستی اور دیگر خاندانی معاملات جو مذہبی اور فقہی روایت سے جڑے ہوئے ہیں ان میں بالراست مداخلت ہوگی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ حکومت مہاراشٹر نے سات رکنی کمیٹی جو بنائی ہے اس میں مسلمانوں کو نمائندگی نہیں دی گئی اور نا ہی دیگر اقلیتوں کے نمائندوں کو شامل کیا گیا۔ اگر حکومت واقعی ایک ایسا قانون بنانا چاہتی ہے جو تمام شہریوں پر یکساں نافذ ہو تو اس کمیٹی میں تمام شہریوں کی نمائندگی ہونا چاہئے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ یکساں سول کوڈ کے نافذ ہونے سے صرف مسلمانوں کو نقصان نہیں ہوگا بلکہ صوبے میں رہنے والی دیگر اقلیتوں کو بھی اس سے شدید نقصان ہوگا۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ کمیٹی کی کارروائی میں زیادہ سے زیادہ شفافیت اختیار کرے، مجوزہ مسودہ عوام کے سامنے پیش کرے، عوامی رائے طلب کرے اور خصوصاً مسلمانوں کی نمائندگی کی یقینی بنائے کیونکہ شہریوں کی شناخت مختلف ہوسکتی ہے لیکن ان کے آئینی حقوق برابر ہیں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے ریاست میں یکساں سول کوڈ (UCC) کے نفاذ کی سخت الفاظ میں مخالفت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ قانون مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور عائلی قوانین (مسلم پرسنل لا) میں مداخلت ہے، جسے کسی بھی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔

# کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج میں بدامنی پیدا کرنے کی سازش بے نقاب

## مہاراشٹر سائبر کی کارروائی ۵۰۰ رسے زائد اکاؤنٹس گمراہی میں ملوث تھے، پاکستانی سازش بھی ناکام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاج کے دوران تشدد اور ملک گیر سطح پر بدامنی پیدا کرنے کی سازش کو مہاراشٹر سائبر سیل نے بے نقاب کر کے ایسے 500 ہینڈل کی نشاندہی کی ہے جو ملک کے باہر سے فعال و سرگرم تھے اس میں پاکستانی سازش کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے احتجاج کے دوران سوشل میڈیا پر غلط بانیہ غلط معلومات مہمات بدنیتی پر مبنی مشمولات پھیلانے کے معاملہ میں سائبر سیل نے کارروائی کی ہے اس میں 500 ایسے اکاؤنٹس کو نشاندہی کے بعد بند بھی کردیا گیا ہے یہ اکاؤنٹس ملک میں قومی سلامتی اور سماجی آہنگی کو بری طرح سے متاثر کرنے میں فعال تھے کاکروچ جنتا پارٹی سی جے پی سے متعلق ملک گیر احتجاج کے پیش نظر مہاراشٹر سائبر نے ایک کارروائی کے دوران ایسے اکاؤنٹس کی نشاندہی کی ہے ان کے ڈیٹا کا مطالعہ کیا گیا اور ایسے ویڈیو جو اے آئی اور دیگر طریقہ کار سے تیار کی گئی تھی ڈیپ فیک ویڈیو کی جانچ میں گمراہ کن ویڈیو پائے گئے اس سے عوام میں بدامنی پھیلانے کی کوشش قومی سلامتی کو متاثر کرنا شامل ہے سماج دشمن عناصر اس قسم کے اکاؤنٹس سے گمراہ کن پروپیگنڈے کررہے تھے سوشل میڈیا سے مونیٹرنگ کے دوران 429 اکاؤنٹس و قابل اعتراض مواد کو سوشل میڈیا سے ہٹایا گیا ہے اس کے ساتھ ہی ایکس، انسٹاگرام، فیس بک، یوٹیوب سمیت دیگر ذرائع شامل کئے گئے جن پر گمراہ کن مشمولات شامل کئے گئے تھے تقریبا 100 ایسے اکاؤنٹس بھی پائے گئے جو اے آئی کی مدد سے گمراہ کن پوسٹ کر رہے تھے 140 سے زائد پوسٹ اور پروفائلز بھی اس میں شامل ہے جو مصنوعی اے آئی سے تیار کئے گئے تھے اس کی تصدیق ایس پی اجئے کمار بنسل نے کی ہے انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر گمراہ کن پوسٹ اور ویڈیو اب بھی وائرل ہے ایسے میں پولیس مزید کارروائی کررہی ہے۔

## ممبئی کالاچوکی ایک پستول و کارتوس کے ساتھ جرائم پیشہ گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے کالاچوکی پولیس اسٹیشن کی حدود میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ایک 32 سالہ جرائم پیشہ عارف محمد اسلم شیخ کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے اس کے قبضے سے پولیس نے ایک پستول 6 کارآمد کارتوس بھی برآمد کیا ہے۔ محمد اسلم شیخ کے قریب مارپیٹ کے 8 معاملات درج ہیں اس کے ساتھ باندرہ اور سہار پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج ہے ملزم کو دو مرتبہ شہر بدر بھی کیا گیا تھا یہ کارروائی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی جوائنٹ پولیس کمشنر منوج کمار شرما اور ڈی سی پی انوراگ جین کی ایما پر کی گئی۔

### اہلیہ نگر میونسپل کارپوریشن کی مذہبی مقامات سے متعلق جاری کردہ نوٹس پر فوری طور پر روک لگا کر

# کم از کم ۲ رتا ۳ رماہ کی مہلت دی جائے: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: ممبئی اہلیہ نگر میں مذہبی مقامات سے متعلق جو تجویز منظور کی گئی ہے اس پر فوری طور پر روک لگائی جائے۔ کیونکہ ایک تجویز پیش کی گئی ہے کہ اہلیہ نگر میونسپل کارپوریشن کی طرف سے مذہبی مقامات سے متعلق جاری کردہ 7 دن کے نوٹس کے بعد فوری کاروائی کی جائے اس پر روک لگائی جائے اور متعلقہ تنظیموں اور شہریوں کو اپنے دستاویزات جمع کرانے کے لیے کم از کم 2 سے 3 ماہ کی مہلت دی جائے۔ یہ مطالبہ ابو عاصم اعظمی، ممبئی رمہاراشٹر ریاستی صدر سماج وادی پارٹی اور ایک ایم ایل اے نے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو لکھے ایک خط میں کیا ہے۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ صرف 7 دن کی اجازت دینا نہ تو عملی ہے اور نہ ہی منصفانہ۔ بہت سے مذہبی مقامات کئی دہائیوں پرانے ہیں، اور ان کے دستاویزات جمع کرنے اور ان کی قانونی حیثیت کو واضح کرنے میں وقت درکار ہے۔ مناسب موقع فراہم کیے بغیر کوئی اقدام کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں، میں نے نائب وزیر اعلیٰ اور شہری ترقی کے وزیر ایکناتھ شندے کو خط لکھا ہے، جس میں ان سے اس حساس معاملے میں مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے اور انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ کسی بھی مذہبی مقام کے خلاف مکمل تحقیقات اور قانونی کارروائی کی تکمیل کے بغیر جلد بازی میں کارروائی نہ کرے۔ حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مذہبی مقامات کے تحفظ کو یقینی بنائے جو قانونی اور مجاز ہیں اور تمام کمیونٹیز و طبقات کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے قانون کے مطابق غیر جانبدارانہ فیصلے کریں۔ اعظمی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ حکومت معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے ایک منصفانہ، متوازن اور حساس فیصلہ کرے گی جس سے سماجی ہم آہنگی اور امن قائم ہو۔ اہلیہ نگر میونسپل کارپوریشن (سابقہ احمد نگر) کی جانب سے سڑکوں اور عوامی مقامات پر قائم مذہبی مقامات (مساجد، مندر، درگاہیں وغیرہ) کو 7 دنوں کے اندر ہٹانے یا منتقل کرنے کے نوٹس پر قانونی یا انتظامی طور پر فوری روک لگانے کے لیے آپ درج ذیل طریقے اپنا سکتے ہیں۔ کسی بھی بلدیاتی نوٹس پر فوری روک لگانے کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ (اورنگ آباد بینچ) میں فوری طور پر ایک رٹ پٹیشن دائر کی جائے۔

### مجھے اور میرے اہل خانہ کو بدنام کرنے کی سازش ہو رہی ہے

# ای ۔ ۲۰ ر پوسٹس پر نتن گڈکری برہم، بامبے ہائی کورٹ

بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق نتن گڈکری نے میٹا، ایکس، گوگل اور دیگر کمپنیوں کے خلاف سول کیس دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عدالت نے ان کی یہ مانگ منظور کرلی ہے۔ مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ای-20 ایتھنول والے پٹرول کی پالیسی کو لے کر ان کے خلاف جھوٹی پوسٹس اور ڈیپ فیک ویڈیوز پھیلائی جا رہی ہیں، جس سے ان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق گڈکری نے میٹا، ایکس، گوگل اور دیگر کمپنیوں کے خلاف سول کیس دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عدالت نے ان کی یہ مانگ منظور کر لی ہے۔ مرکزی وزیر نے الزام عائد کیا ہے کہ سوشل میڈیا پر کچھ مواد انہیں اور ان کے خاندان کو ای-20 کے منافع سے جوڑ رہا ہے، جبکہ پالیسی وزارت پٹرولیم چلا رہی ہے۔ ان کی عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ کچھ سوشل میڈیا پوسٹ میں جھوٹا دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پروگرام کے لیے ذمہ دار تھے اور اس سے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو مالی فائدہ پہنچا ہے۔ ان دعووں سے ان کی ساکھ کو ایسا نقصان پہنچا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ''یہ الزام جھوٹ، غلط ارادے والے اور بہت زیادہ بدنام کرنے والے ہیں، جن میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے۔'' انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ ان کی رضامندی کے بغیر اے آئی کے ذریعہ تیار کردہ آڈیو اور ویڈیو مواد استعمال کیا گیا ہے جو ان کے چہرے اور آواز کی نقل کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ ای-20 پالیسی پر ہونے والی تنقید کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں فیول امپورٹ کو روکنے اور گاڑیوں سے خارج ہونے والے ایمیشن کو کم کرنے کے لیے پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملانے کی پالیسی ہے۔ حالانکہ کئی گاڑی مالکان نے اس کے استعمال کو لے کر تشویش کا اظہار کیا ہے، خاص طور پر 2023 سے پہلے بنے گاڑی ماڈل میں۔ حالانکہ گڈکری نے ہمیشہ ایتھنول-بلینڈنگ پروگرام کا سپورٹ کیا ہے۔ رواں ماہ کی شروعات میں انہوں نے ناقدین کو ایک بڑا چیلنج بھی دیا تھا، جس میں ان سے ایک بھی ایسی کار کا نام بتانے کو کہا تھا جسے فیول کی وجہ سے دقت ہوئی ہو۔ انہوں نے کہا تھا کہ ''ای-20 پٹرول کی وجہ سے کسی بھی کار میں دقت آنے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ کیا ملک میں کوئی ایسی کار ہے جسے ای-20 پٹرول کے استعمال کی وجہ سے دقت ہوئی ہو؟ بس ایک نام بتائیے۔ مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے حکومت کے ای-20 (E-20) ایتھنول بلینڈڈ پیٹرول پروگرام اور اس سے جڑے منافع میں اپنے اور اپنے اہل خانہ کا نام ملوث کرنے والی سوشل میڈیا پوسٹس، میمز اور ڈیپ فیکس پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے بامبے ہائی کورٹ کا رخ کیا ہے۔

### پنجاراپور پمپنگ اسٹیشن پر 6.6kV HT

# کنٹرول پینلز کو تبدیل کرنے کا کام شروع

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کا ہائیڈرولک انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پنجراپور میں ممبئی-3A پمپنگ اسٹیشن پر موجودہ 6.6 kV ہائی ٹینشن (HT) کنٹرول پینلز کو تبدیل کرنے کے لیے ایک اہم پروجیکٹ شروع کررہا ہے۔ نتیجتاً، پنجراپور سے بھنڈوپ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو پانی کی سپلائی 20 گھنٹے کی مدت کے لیے معطل رہے گی یعنی 28 جولائی 2026 بروز منگل صبح 9:00 بجے سے بدھ، 29 جولائی 2026 کی صبح 5:00 بجے تک۔ نتیجتاً، شہر کے کچھ حصوں اور ذیلی حصوں میں پانی کی فراہمی میں 15 فیصد کمی ہوسکتی ہے۔ مشرقی مضافات میونسپل کارپوریشن انتظامیہ شہریوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کا نوٹس لیں اور اپنا تعاون کریں۔ اس منصوبے میں پنجراپور میں ممبئی-3A پمپنگ اسٹیشن پر 6.6 kV HT کنٹرول پینلز کو تبدیل کرنا شامل ہے۔ اس اقدام کے تحت، 10 موجودہ پرانے HT کنٹرول پینلز کو 10 نئے، جدید ترین، اور موثر HT کنٹرول پینلز سے تبدیل کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں، کل 10 ایچ ٹی کنٹرول پینلز میں سے 4 کو تبدیل کیا جائے گا۔ یہ کام منگل، 28 جولائی 2026 کو صبح 9:00 بجے سے بدھ، 29 جولائی 2026 کو صبح 5:00 بجے تک کیا جانا ہے۔ کام کو محفوظ طریقے سے اور منظم طریقے سے انجام دینے کے لیے ممبئی 3A پمپنگ اسٹیشن کو تقریباً 20 گھنٹے تک بند کرنا ضروری ہے۔ نتیجتاً، پنجراپور سے بھنڈوپ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو پانی کی سپلائی اس 20 گھنٹے کی مدت کے لیے معطل رہے گی یعنی 28 جولائی 2026 کی صبح 9:00 بجے سے 29 جولائی 2026 کی صبح 5:00 بجے تک۔ اس کے نتیجے میں شہر بھر میں پانی کی سپلائی میں 15 فیصد کمی ہوسکتی ہے اور بعض علاقوں میں پانی کی فراہمی میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ مضافات میونسپل کارپوریشن انتظامیہ شہریوں سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس کا نوٹس لیں اور اپنا تعاون کریں۔ پنجاراپور سے بھانڈوپ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو پانی کی فراہمی تقریباً 20 گھنٹے کے لیے معطل رہے گی۔ کام کے دوران ممبئی کے متاثرہ حصوں میں پانی کی فراہمی میں 15 فیصد کمی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ شہریوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس مدت کے دوران پانی کا استعمال احتیاط سے کریں اور ضرورت کے مطابق پانی کا ذخیرہ پہلے سے کرلیں۔

# نالاسوپارہ میں ہاڈا ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے راشن کٹس کی تقسیم

## سماجی خدمات انجام دینے والوں کی ایوارڈ کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی گئی

نالاسوپارہ (نمائندہ): ہاڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے نالاسوپارہ ایسٹ کے علاقے گنیش نگر، دھانو باغ میں واقع عثمان بن عفان مسجد میں ایک باوقار سماجی و فلاحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں 20 سے زائد ضرورت مند خاندانوں میں راشن کٹس تقسیم کی گئیں۔ مستحقین میں بزرگ افراد اور خصوصی ضروریات کے حامل (معذور) افراد بھی شامل تھے۔ اس موقع پر مختلف مذاہب اور برادریوں سے تعلق رکھنے والے معززین نے شرکت کی، جس سے باہمی بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کا خوبصورت منظر دیکھنے کو ملا۔ تقریب میں نوجوان کارپوریٹر دھرمیندر یادو بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ جمعیۃ علماء ہند (نالاسوپارہ) کے جنرل سکریٹری مولانا واجد حسین قاسمی صاحب، ہاڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بانی حاجی عبید شیخ، سماجی کارکن حافظ طارق صاحب، فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری مولانا رستم عادل صاحب اور مقامی شخصیات صمیم بھائی، صابر بھائی اور انور بھائی بھی موجود تھے۔ پروگرام کے دوران ہاڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے نوجوان کارپوریٹر دھرمیندر یادو کو سماجی تعاون کے اعتراف میں خصوصی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اسی طرح حافظ طارق صاحب اور صمیم خان صاحب کو ان کی نمایاں سماجی خدمات پر اعزاز سے نوازا گیا، جبکہ مولانا رستم عادل صاحب کو بہترین نعت خواں ہونے پر خصوصی ایوارڈ دیا گیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض مفتی مولانا ارشاد صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دیے، جبکہ اس پروگرام کا انعقاد ہاڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بانی حاجی عبید شیخ کی قیادت میں عمل میں آیا۔ پروگرام کے اختتام پر مقامی باشندوں نے ہاڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی فلاحی خدمات کو بھرپور سراہتے ہوئے مستقبل میں بھی اس ادارے کے ساتھ مل کر سماجی خدمت کے کاموں کو آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ ایسے فلاحی پروگرام نہ صرف ضرورت مند افراد کی مدد کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ معاشرے میں محبت، بھائی چارے اور باہمی اتحاد کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ تقریب نے ہندو-مسلم اتحاد، باہمی احترام اور سماجی یکجہتی کی ایک بہترین مثال پیش کی، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔

## مالیگ خانوادے کے عظیم سپوت محمد حسان قادری کا عالمی علمی کارنامہ شہرۂ آفاق تصنیف Alahazrat's War on Innovation برطانیہ میں رونمائی کیلئے تیار

مالیگاؤں: (نامہ نگار) علم و تحقیق کی دنیا میں وہی کام دیرپا ثابت ہوتے ہیں جو خلوصِ نیت، فکری دیانت اور امت کی رہنمائی کے جذبے کے ساتھ انجام دیے جائیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ برطانیہ میں مقیم نوجوان محقق جناب محمد حسان قادری ابنِ علامہ محمد ارشد مصباحی نے اسی ذوقِ تحقیق کو عملی جامہ پہناتے ہوئے امام اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ بدعات و منکرات کے سلسلے میں گراں قدر علمی خدمات کو انگریزی زبان میں Alahazrat's War on Innovation کے عنوان سے یکجا کیا ہے۔ تقریباً 250 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اعلیٰ حضرت اکیڈمی بنگلہ دیش کی جانب سے شائع ہوئی ہے، جو نہ صرف ایک تحقیقی تصنیف ہے بلکہ عصرِ حاضر میں انگریزی داں طبقے تک اعلیٰ حضرت کے صحیح علمی و فکری تعارف کو پہنچانے کی ایک مؤثر اور قابلِ قدر کوشش بھی ہے۔ اس کتاب میں اعلیٰ حضرت کی علمی بصیرت، بدعات و خرافات کے خلاف ان کی مضبوط، متوازن اور مدلل جدوجہد، قرآن و سنت کی روشنی میں اصلاحِ عقائد کا انداز، اور اہلِ سنت کے نظریاتی تحفظ کے لیے ان کی بے مثال خدمات کو تحقیقی اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ اس عظیم کام میں مولانا یاسین اختر مصباحی کی معروف تصنیف ''امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات'' سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے، جس نے اس تحقیق کو مزید مضبوط اور مستند بنیاد فراہم کی ہے۔ یہ امر اہلِ علم کے لیے بھی باعثِ مسرت اور اہلِ مالیگاؤں کے لیے خصوصی اعزاز ہے کہ اس علمی شاہکار کے مصنف محمد حسان قادری کا تعلق اسی علمی خانوادے سے ہے جس نے ہمیشہ دینِ اسلام، مسلکِ اہلِ سنت اور دعوت و تبلیغ کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آپ علامہ محمد ارشد مصباحی کے فرزندِ ارجمند، حضرت محمد میاں مالیگ صاحب قبلہ کے پہلے پوتے اور مالیگاؤں کے اس باوقار علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، جس کی دینی خدمات مدتوں سے اہلِ علم کے درمیان قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی رہی ہیں۔ محمد حسان قادری پیدائشی برطانوی شہری ہیں، مگر مغربی ماحول میں رہتے ہوئے بھی اپنی دینی شناخت، مسلکی وابستگی اور علمی ذوق کو جس انداز سے محفوظ رکھا ہے، وہ نئی نسل کے لیے ایک روشن مثال ہے۔ وہ ایک خوش الحان اور معروف نعت خواں بھی ہیں، جن کی آواز میں محبتِ رسول اور عشقِ رضا کی جھلک نمایاں محسوس ہوتی ہے۔ گزشتہ سال آپ کی شادی ہوئی اور ملازمت کی مصروفیات کے باوجود درسِ نظامی کی تکمیل اور علمی تحقیق کے میدان میں مسلسل جدوجہد آپ کے بلند حوصلے، علم دوستی اور دینی شعور کی واضح دلیل ہے۔ اس عظیم تصنیف کی رسمِ اجرا یکم اگست، بروز سنیچر، انوار الحرمین جامع مسجد، مانچسٹر میں علامہ قمر الزماں اعظمی کی سرپرستی میں منعقد ہونے والی عظیم الشان اعلیٰ حضرت کانفرنس میں ہوگی۔ اس موقع پر برطانیہ اور یورپ کے ممتاز علماء کرام، جن میں شیخ اسرار رشید، شیخ نظام الدین مصباحی، شیخ کامران خان، شیخ ارشد مصباحی، شیخ ابوزہرہ رضوی، شیخ کلیم مصباحی، شیخ عادل نظیر، شیخ رمضان نقشبندی اور شیخ کلیم ازہری سمیت دیگر اکابرین شریک ہوں گے اور اردو و انگریزی دونوں زبانوں میں علمی و فکری خطابات پیش کریں گے۔ جبکہ شیخ ابوالحسن رضوی آن لائن خطاب کے ذریعے اعلیٰ حضرت کی فقاہت، درایتِ حدیث اور علمی عظمت پر روشنی ڈالیں گے۔ نغماتِ رضا کی روح پرور محفل اس بابرکت اجتماع کو مزید ایمان افروز اور روحانی رنگ عطا کرے گی۔ یقیناً Alahazrat's War on Innovation صرف ایک کتاب نہیں بلکہ فکرِ رضا کا انگریزی زبان میں مؤثر سفیر، نوجوان نسل کے لیے تحقیقی رہنما اور عالمی سطح پر اہلِ سنت کے علمی سرمایہ کا قابلِ فخر تعارف ہے۔

## اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

**ہم پیش کرتے ہیں:**

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

**رابطہ کریں:** 75061 00010 = 70399 66616

**ای میل کریں:** mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

# پونے: جرائم کے بڑھتے معاملات کے پیش نظر کئی پولیس افسران کا تبادلہ

## نظم و نسق کی مسلسل بگڑتی صورت حال کے پیش نظر پولیس کمشنر کا اقدام۔ کھڑک پولیس اسٹیشن کے انچارج کو ہٹا دیا گیا ہے

نظم و نسق کی مسلسل بگڑتی صورت حال کے پیش نظر پولیس کمشنر کا اقدام۔ کھڑک پولیس اسٹیشن کے انچارج کو ہٹا دیا گیا ہے۔ کرائم برانچ میں بھی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ گھوڑ پڑے پیٹھ پولیس چوکی میں بھی تبادلے کئے گئے۔ کھڑک پولیس اسٹیشن کے علاقے میں فائرنگ کے کئی واقعات کے بعد پونے سٹی پولیس کمشنر امیتیش کمار نے کھڑک پولیس اسٹیشن کے سینئر انسپکٹر اور کرائم برانچ کے افسران کا تبادلہ کر دیا ہے۔ حکم نامے کے مطابق ان افسران کا پولیس کنٹرول روم میں تبادلہ کیا گیا ہے۔ دیگر پولیس افسران کے بھی تبادلے کر دیئے گئے ہیں۔ جرائم کے واقعات میں گھوڑ پڑے پیٹھ پولیس چوکی کے باہر موٹر سائیکل پر سوار ۲ ر افراد نے فائرنگ کی تھی جس سے ایک شخص زخمی ہوگیا جبکہ اس کا دوست بال بال بچا تھا۔ گنیش پیٹھ کے رہنے والے زخمی خواجہ الدین شیخ (۲۹) کو اسپتال داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ملزمین گزشتہ چند ماہ سے اس کی تلاش کر رہے تھے۔ ایک الگ واقعہ میں لوہیا نگر میں جمعہ کی شام ۶ ر بجے کے قریب نابالغوں نے ۲ ر گولیاں چلائیں۔ واقعے میں کوئی زخمی نہیں ہوا۔ کھڑک پولیس نے سنیچر کے روز بتایا کہ تقریباً تین ماہ قبل ہونے والے ایک کرکٹ میچ پر نابالغوں کے دو گروپوں میں لڑائی ہوئی تھی۔ ایک گروپ نے دوسرے کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا اور اس گروپ کا ایک ممبر بندوق حاصل کرنے کیلئے مدھیہ پردیش گیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں نابالغوں کو حراست میں لیا ہے۔ پونے سٹی پولیس کمشنر امیتیش کمار نے نظم و نسق کو مزید موثر بنانے اور امن و امان کی فضا قائم کرنے کے مقصد سے جاری حکم نامے کے مطابق مختلف پولیس اسٹیشنوں اور برانچوں میں کام کرنے والے ۶ ر پولیس انسپکٹروں کے عبوری تبادلے کئے ہیں۔ فیصلہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۲۲ کے تحت تشکیل دی گئی اسٹیبلشمنٹ بورڈ کی میٹنگ میں کیا گیا۔ پولیس کمشنریٹ کی جانب سے تبادلے کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کے بعد متعلقہ افسران کو نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ نو بھارت ٹائمز کی خبر کے مطابق افسران سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی نئی ذمہ داریوں چارج سنبھال لیں۔ پہلے حکم کے تحت ششی کانت بھرت چوان جو کھڑک پولیس اسٹیشن میں سینئر پولیس انسپکٹر تھے، کو پولیس کنٹرول روم میں پولیس انسپکٹر کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ کرائم برانچ میں تعینات اجیت مہادیو جادھو کا بھی پولیس کنٹرول روم میں تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ ٹریفک برانچ میں خدمات انجام دے رہے دھننجے وٹھل پنگلے کو کھڑک پولیس اسٹیشن میں سینئر پولیس انسپکٹر کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ دوسرے حکم کے تحت انجم قاسم باغوان کا یروڈہ پولیس اسٹیشن سے کرائم برانچ میں تبادلہ کیا گیا ہے۔ نیل کنٹھ راجارام جگتاپ جو یروڈہ کرائم برانچ میں خدمات انجام دے رہے تھے، کو لکشمی نگر پولیس اسٹیشن کی کرائم برانچ میں بھیج دیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں امیش امباداس گٹے کا تبادلہ لکشمی نگر کرائم برانچ سے یروڈہ پولیس اسٹیشن میں سینئر پولیس انسپکٹر کے طور پر کیا گیا ہے۔ پونے پولیس کمشنریٹ نے کہا کہ یہ تبادلے انتظامی ضروریات کو پورا کرنے اور پولیسنگ کو ہموار کرنے کیلئے کیلئے گئے ہیں۔ پولیس افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی نئی ذمہ داریوں کو ترجیح دیں اور عوامی تحفظ سے متعلق معاملات میں موثر کارروائی کو یقینی بنائیں۔

# پاکستان میں مون سون کی بارشوں اور سیلاب سے ۱۰۰ سے زائد افراد ہلاک

## نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق، گزشتہ ماہ کے دوران پاکستان بھر میں کم از کم 107 افراد ہلاک اور 344 دیگر زخمی ہو چکے ہیں

اسلام آباد: نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق، گزشتہ ماہ کے دوران پاکستان بھر میں کم از کم 107 افراد ہلاک اور 344 دیگر زخمی ہو چکے ہیں کیونکہ شدید مون سون بارشوں، سیلاب، عمارتیں گرنے اور دیگر موسم سے متعلقہ واقعات ملک کے کئی حصوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ این ڈی ایم اے کے تازہ ترین اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں سب سے زیادہ اموات ریکارڈ کی گئی ہیں، جن میں 55 اموات ہوئی ہیں، اس کے بعد پنجاب میں 36 ہیں۔ ہلاکتوں میں 47 بچے، 37 مرد اور 23 خواتین شامل ہیں، جو کہ خاندانوں اور کمزور کمیونٹیز پر جاری مون سون کے موسم کے شدید اثرات کو نمایاں کرتی ہیں۔ مکانات کا گرنا اموات کی سب سے بڑی وجہ تھی، جو کہ رپورٹ کردہ اموات میں سے تقریباً 57 فیصد ہے، جب کہ سیلاب سے تقریباً 18 فیصد اموات ہوئیں۔ ناقص تعمیر شدہ یا کمزور ڈھانچے طویل بارش کے دوران خاص طور پر کمزور ہو سکتے ہیں، جس سے اچانک گرنے اور رہائشیوں کو ان کے گھروں کے اندر پھنسنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے، جہاں 247 لوگ زخمی ہوئے ہیں، اس کے بعد خیبر پختونخوا میں 78 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ این ڈی ایم اے کے اعداد و شمار کے مطابق باقی زخمی دیگر متاثرہ علاقوں میں ریکارڈ کیے گئے۔ تازہ ترین ہلاکتیں اس وقت ہوئی ہیں جب پاکستان اپنے سالانہ مون سون سیزن کی گرفت میں ہے، جو کہ باقاعدگی سے بھاری بارشیں لاتا ہے اور

سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ، شہری سیلاب اور گھروں اور انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچنے کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ مون سون کی آفات کے لیے ملک کا خطرہ خاص طور پر گنجان آباد علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں زیادہ ہے، جہاں شدید بارش تیزی سے نکاسی آب کے نظام کو زیر کر سکتی ہے یا نشیبی آبادیوں میں سیلاب کا باعث بن سکتی ہے۔ دیہی علاقوں میں، سیلاب سڑکوں، پلوں، کھیتوں اور مویشیوں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے، معاش میں خلل ڈال سکتا ہے اور ہنگامی ٹیموں کے لیے متاثرہ آبادی تک پہنچنا مشکل بنا دیتا ہے۔ پاکستان کے محکمہ موسمیات نے 29 جولائی سے شروع ہونے والے مون سون بارشوں کے ایک اور سپیل کی پیش گوئی کی ہے، خیبر پختونخوا، اسلام آباد اور پنجاب کے کچھ حصوں میں موسلا دھار بارشوں کا امکان ہے۔ پیشن گوئی نے مزید سیلاب اور بارش سے ہونے والے نقصانات پر تشویش کا اظہار کیا ہے، خاص طور پر حالیہ بارشوں سے پہلے ہی متاثر ہونے والے علاقوں میں۔ حکام نے رہائشیوں پر زور دیا ہے کہ وہ موسم کی سرکاری انتباہات سے چوکنا رہیں اور نئے اسپیل کے قریب آتے ہی احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ ریسکیو اور ایمرجنسی سروسز کو بھی خطرے سے دوچار علاقوں میں ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے، جب کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ حکام حالات کی نگرانی کر رہے ہیں اور ممکنہ سیلاب اور بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کی تیاری کر رہے ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار پاکستان کے مون سون سیزن کے دوران شدید موسم کی وجہ سے لاحق خطرات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ موسمیاتی ماہرین اور بین الاقوامی تنظیموں کے مطابق، ملک نے حالیہ برسوں میں بار بار مہلک سیلابوں کا سامنا کیا ہے، جس میں موسمیاتی تبدیلی تیزی سے غیر متوقع اور شدید موسمی نمونوں میں حصہ ڈال رہی ہے۔ پاکستان میں 26 جون سے شروع ہونے والے مون سون سیزن کے دوران شدید بارشوں، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلابی حادثات کے نتیجے میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 108 تک پہنچ گئی ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، ان حادثات میں اب تک 344 افراد زخمی بھی ہو چکے ہیں۔ مون سون کی حالیہ بارشوں سے سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان صوبہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ملک بھر میں اب تک 447 مکانات کو شدید نقصان پہنچا ہے جبکہ 269 مویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔ پنجاب کے علاقے فیروز والا میں طغیانی کے باعث ریلوے کا ایک پُل بھی بہہ گیا ہے۔ بیشتر اموات کرنٹ لگنے، مکانات کی چھتیں یا دیواریں گرنے، آسمانی بجلی چمکنے اور اچانک آنے والے سیلابی ریلوں میں ڈوبنے کی وجہ سے ہوئیں۔

# امریکہ میں اثر و رسوخ بڑھانے کی چینی مہم بے نقاب

## سرکاری ریکارڈز میں لابنگ، پروپیگنڈا اور میڈیا سرگرمیوں کی تفصیلات سامنے آگئیں

واشنگٹن: امریکی محکمۂ انصاف کے سرکاری ریکارڈز اور فارن ایجنٹس رجسٹریشن ایکٹ (FARA) کے تحت جمع کرائی گئی دستاویزات سے انکشاف ہوا ہے کہ چین نے امریکہ میں رائے عامہ، پالیسی سازی اور سیاسی ماحول پر اثر انداز ہونے کے لیے گزشتہ برسوں کے دوران کروڑوں ڈالر خرچ کیے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکومت، سرکاری میڈیا اداروں اور چین سے وابستہ کمپنیوں نے مختلف ذرائع سے امریکہ میں اپنے مفادات کے فروغ کے لیے وسیع پیمانے پر سرگرمیاں انجام دیں۔ دستاویزات کے مطابق 2025 کے دوران چینی حکومت سے منسلک اداروں نے امریکہ میں فارا کے تحت رجسٹرڈ سرگرمیوں پر تقریباً 80 ملین ڈالر خرچ کیے، جبکہ چین اور ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والی نجی کمپنیوں، جن میں سے کئی کے چینی کمیونسٹ پارٹی سے روابط بتائے جاتے ہیں، نے بھی 20 ملین ڈالر سے زائد کی سرگرمیاں رپورٹ کیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کے متعدد سرکاری میڈیا ادارے، جن میں سی جی ٹی این، ژنہوا نیوز ایجنسی، چائنا ڈیلی اور دیگر شامل ہیں، امریکہ میں غیر ملکی ایجنٹس کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق ان اداروں کا مقصد امریکی عوام اور پالیسی سازوں پر اثر انداز ہونا ہے، جبکہ یہ ادارے خود اپنے مواد کو معمول کی بین الاقوامی صحافتی سرگرمی قرار دیتے ہیں۔ دستاویزات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ متعدد امریکی لابنگ فرمیں چینی کمپنیوں کی نمائندگی کر رہی ہیں، جن میں بعض ایسی کمپنیاں بھی شامل ہیں جن پر امریکی حکام نے چینی فوج یا ریاستی مفادات سے وابستگی کے الزامات عائد کیے ہیں۔ ان میں ہواوے، ہک وژن، یانگ زے میموری ٹیکنالوجیز اور دیگر کمپنیاں شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بعض تنظیمیں، جیسے چائنیز اسٹوڈنٹس اینڈ اسکالرز ایسوسی ایشن، جنہیں امریکی محکمۂ خارجہ نے چینی حکومت سے منسلک قرار دیا ہے، فارا کے تحت رجسٹرڈ نہیں ہیں، جس کے باعث ان کی سرگرمیوں کی مکمل تفصیلات عوامی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنتیں۔ اسی طرح چینی کمیونسٹ پارٹی کے یونائیٹڈ فرنٹ ورک ڈیپارٹمنٹ سے وابستہ نیٹ ورکس کی سرگرمیوں کے بارے میں بھی مکمل معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ چین نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ معمول کے بین الاقوامی روابط اور تعاون کو "اثر و رسوخ کی کارروائیاں" قرار دینا حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور جائز سفارتی و تجارتی سرگرمیوں کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ چینی حکومت اور سرکاری اداروں نے امریکہ میں لابی نگ، پروپیگنڈا اور میڈیا سرگرمیوں پر صرف 2025 کے دوران لگ بھگ 80 ملین ڈالر خرچ کیے۔ درجنوں امریکی لابیئسٹس نے چینی حکومت یا فوج سے منسلک کمپنیوں کے مفادات کے فروغ کے لیے نئے معاہدے کیے ہیں۔ سوشل میڈیا پر جعلی امریکی ووٹرز کے روپ میں اکاؤنٹس بنا کر امریکی معاشرے میں تقسیم اور سستے بیانیے کو فروغ دیا گیا۔

# فلپائن-چین کے وزرائے خارجہ نے جنوبی بحیرہ چین میں تصادم پر احتجاج کیا

منیلا: فلپائن اور چین کے وزرائے خارجہ نے بدھ کو منیلا میں ملاقات کی اور دونوں نے جنوبی بحیرہ چین کے متنازعہ پانیوں میں رواں ہفتے دونوں ممالک کے جہازوں کے درمیان ہونے والے تصادم پر سخت احتجاج کیا۔ فلپائنی خارجہ امور کی سکریٹری ماریہ تھریسا لازارو نے ایک ایکس پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے فلپائنی اہلکاروں کے خلاف ناقابل قبول کارروائیاں کہنے پر احتجاج کا اعادہ کیا، جبکہ چینی وزیر خارجہ وانگ یی کو ایک سرکاری ریڈ آؤٹ نے "فلپائنی اہلکاروں کی طرف سے چینی قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو چھیڑنے کے گھناؤنے فعل" پر احتجاج درج کرنے کا حوالہ دیا۔ دوطرفہ تعلقات حالیہ برسوں میں بحیرہ جنوبی چین میں بار بار ہونے والے سمندری تصادم کے درمیان کشیدہ رہے ہیں، جسے چین 2016 کے ثالثی فیصلے کے باوجود تقریباً مکمل طور پر اپنا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جس نے ان دعوؤں کو باطل کر دیا تھا۔ یہ واقعہ اس ہفتے پیر کو سیکنڈ تھامس شوال میں پیش آیا۔ فلپائن نے کہا کہ چینی کوسٹ گارڈ کے اہلکاروں نے فلپائنی بحریہ کے عملے میں سے ایک کے سر پر لکڑی کے ڈنڈے سے مارا، اور چین نے کہا کہ فلپائنی اہلکاروں نے سب سے پہلے حملہ کیا اور فلپائنی جہازوں پر چینی گشتی کشتی کو ٹکرانے کا الزام لگایا۔ ملاقات میں، وانگ نے لازارو کو بتایا کہ چین اور فلپائن کے تعلقات ایک دوراہے پر کھڑے ہیں، اور چین کی وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک ریڈ آؤٹ کے مطابق، فلپائن کو اپنی مستقبل کی سمت کے بارے میں درست اور "عقلی" انتخاب کرنے کی ضرورت ہے۔ وانگ نے فلپائنی فوج اور پولیس کے اندر مخصوص قوتوں پر جان بوجھ کر اشتعال انگیزی، بات چیت کو نقصان پہنچانے اور بیرونی قوتوں کے احکامات پر عمل درآمد کا الزام بھی لگایا۔ لازارو نے کہا کہ دونوں نے مواصلاتی لائنوں کو کھلا رکھنے، تناؤ کو سنبھالنے، اور آگے بڑھنے کے عملی طریقوں پر عمل کرنے کی اہمیت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

# چینی حکام نے لارنگ گار بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ کو مسمار کرنے کا کام دوبارہ شروع کر دیا

## چینی حکام نے تبتی بدھ مت کے سب سے بڑے انسٹی ٹیوٹ لارنگ گار بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ کو مسمار کرنے کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے

دھرم شالا: چینی حکام نے تبتی بدھ مت کے سب سے بڑے انسٹی ٹیوٹ لارنگ گار بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ کو مسمار کرنے کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے، جس میں تبتی بدھ راہبوں اور راہباؤں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 060,1 خانقاہوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ٹی سی ایچ آر ڈی کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے، انہدام کی تازہ ترین مہم 13 جولائی کو شروع ہوئی اور مبینہ طور پر رات کے وقت کی جا رہی ہے۔ تبت کے لیے بین الاقوامی مہم (آئی سی ٹی) کا حوالہ دیتے ہوئے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 15 جولائی تک کم از کم چھ خانقاہی رہائش گاہوں کو پہلے ہی مسمار کیا جا چکا ہے، جبکہ تقریباً 060,1 مزید مسمار کرنے کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ تازہ ترین مہم گزشتہ سال لارنگ گار سے تقریباً 000,1 راہبوں اور راہباؤں کی بے دخلی کے بعد کی گئی ہے۔ چینی حکام نے مبینہ طور پر مناسب رہائشی دستاویزات کی عدم موجودگی کا حوالہ دیا اور رہائش گاہوں کی تعداد کو تقریباً 000,6 سے کم کر کے 000,5 کی حکومتی حد تک کرنے کا اعلان کیا۔ ٹی سی ایچ آر ڈی کی رپورٹ کے مطابق، تجدید شدہ انہداموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارونگ گار کے خلاف چینی حکومت کی مہم بدستور جاری ہے اور یہ ایک وسیع پالیسی کا حصہ بنتی ہے جس کا مقصد انسٹی ٹیوٹ کی خانقاہی آبادی کو کم کرنا، تبتی بدھ اداروں پر ریاستی کنٹرول کو مضبوط کرنا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی مذہب کی سینیسائزیشن کی پالیسی کے مطابق مذہبی عمل کو نئی شکل دینا ہے۔ صوبہ سیچوان کے کردزے (گنزی) (تبتی خود مختار پریفیکچر میں سرتھر (سیڈا) کاؤنٹی میں واقع، لارنگ گار کی بنیاد 1980 میں مرحوم کھنپو جگمے فونتسوک نے رکھی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، یہ دنیا کا سب سے بڑا تبتی بدھ انسٹی ٹیوٹ بن گیا، جس نے تبت، چین اور بیرون ملک سے تقریباً 000,10 راہبوں، راہباؤں، عام پریکٹیشنرز اور طلباء کو راغب کیا۔ انسٹی ٹیوٹ کو طویل عرصے سے تبتی بدھ مت سیکھنے اور تبتی مذہبی روایات کے تحفظ کے لیے اہم ترین مراکز میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ٹی سی ایچ آر ڈی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لارنگ گار کو دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے ریاستی قیادت میں انہدام اور بے دخلی کی متعدد مہمات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس نے جولائی 2016 میں شروع کیے گئے بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کو اجاگر کیا، جب چینی حکام نے ہزاروں خانقاہوں کو مسمار کیا اور ہزاروں راہبوں اور راہباؤں کو زبردستی بے دخل کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ مئی 2017 تک حکام نے ادارے کی آبادی کو کم کرنے کے لیے حکومتی ہدایات پر عمل درآمد کے بعد 725,4 رہائش گاہیں مسمار کیں اور 828,4 راہبوں اور راہباؤں کو بے دخل کیا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق، چینی حکام نے تبت میں واقع دنیا کے سب سے بڑے تبتی بدھ مت تعلیمی مرکز، لارنگ گار بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ میں رہائشی مکانات کو مسمار کرنے کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے۔

# بنگلہ دیش کو منشیات کے بڑھتے ہوئے بحران کا سامنا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کو منشیات کے بڑھتے ہوئے بحران کا سامنا ہے، جس کے استعمال کرنے والوں کی تعداد 2.8 ملین ہے۔ چونکہ ملک میں منشیات پیدا نہیں ہوتی اس لیے زیادہ تر بیرون ملک سے اسمگل کی جاتی ہیں۔ بنگلہ دیش کے معروف انگریزی اخبار دی ڈیلی سٹار کی رپورٹ کے مطابق یابا سے لے کر ہیروئن تک منشیات کی ایک وسیع رینج، 18 اضلاع کے کم از کم 105 سرحدی راستوں سے بنگلہ دیش میں اسمگل کی جا رہی ہے، جس میں ڈھاکہ غیر قانونی منشیات کی مرکزی منزل ہے۔ فینسڈیل، کرسٹل میتھ، اور بھنگ بھی تین بڑی راہداریوں کے ذریعے لائی جانے والی منشیات میں شامل ہیں۔ بنگلہ دیش کی بھارت کے ساتھ 156,4 کلومیٹر اور میانمار کے ساتھ 271 کلومیٹر کی سرحد ہے۔ مشرقی اور مغربی کوریڈور کے داخلی مقامات ستکھیرا، جاشور، چواڈانگا، مہرپور، راجشاہی، چپن نواب گنج، جوئے پورہاٹ، دیناج پور، سلہٹ، برہمن بیڑیا، کمیلا اور فینی میں آتے ہیں۔ شمالی سرحدی راہداری میں کوریگرام، لالمونیرہاٹ، شیرپور، میمن سنگھ اور نیترکونہ کے پوائنٹس شامل ہیں، جب کہ جنوب مشرقی کوریڈور، خاص طور پر میانمار کی سرحد کے ساتھ کا علاقہ، یابا اور کرسٹل میتھ کا مرکزی راستہ بنا ہوا ہے۔

# پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں انتخابات سے کیا کشیدگی کم ہوگی؟

## سیاسی بے چینی، احتجاج اور بائیکاٹ کے سائے برقرار

مظفرآباد: پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات ایسے وقت میں منعقد ہو رہے ہیں جب خطہ حالیہ ہفتوں کے دوران شدید سیاسی کشیدگی، احتجاجی مظاہروں اور سکیورٹی خدشات کی لپیٹ میں رہا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ انتخابات سے سیاسی عمل کو تقویت مل سکتی ہے، تاہم یہ سوال برقرار ہے کہ آیا اس سے عوامی بے چینی اور طویل عرصے سے جاری تنازعات میں واقعی کمی آئے گی یا نہیں۔ رپورٹ کے مطابق انتخابات سے قبل خطے میں عوامی ایکشن کمیٹی کی قیادت میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں، جھڑپوں اور حکومتی کارروائیوں نے سیاسی ماحول کو خاصا متاثر کیا۔ مظاہرین نے انتخابی عمل کے بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ عوام کے بنیادی مطالبات اور سیاسی شکایات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر کا آئینی اور انتظامی ڈھانچہ اسلام آباد سے گہرا تعلق رکھتا ہے، جس کے باعث مقامی حکومت کے اختیارات محدود سمجھے جاتے ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اہم پالیسی فیصلے بدستور وفاقی سطح پر کیے جاتے ہیں، جس سے مقامی خودمختاری کے مطالبات وقتاً فوقتاً زور پکڑتے رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حالیہ احتجاج صرف انتخابی سیاست تک محدود نہیں بلکہ بجلی، آٹے کی قیمتوں، وسائل کی تقسیم، گورننس اور نمائندگی جیسے وسیع عوامی مسائل سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ ان عوامل نے خطے میں سیاسی بے چینی کو مزید بڑھایا ہے۔ مبصرین کے مطابق اگرچہ انتخابات سے ایک نئی حکومت وجود میں آسکتی ہے، تاہم عوامی اعتماد کی بحالی، سیاسی استحکام اور بنیادی مسائل کے حل کے بغیر خطے میں پائیدار امن اور کشیدگی میں کمی لانا ایک بڑا چیلنج رہے گا۔

# افغانستان کینٹر پولیس چیف نے پاکستانی فضائی حملوں کو جنگی جرائم قرار دیا

کابل: افغانستان کینٹر پولیس کے سربراہ کا کہنا ہے کہ صوبے میں پاکستانی فضائی حملوں سے رہائشیوں میں خوف وہراس پھیل گیا ہے اور ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں زیادہ تر عام شہری ہیں جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ طلوع نیوز سے بات کرتے ہوئے ضیاء الحق حامد نے کہا کہ پاکستان نے یہ حملے تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کو نشانہ بنانے کے بہانے کیے، لیکن ان حملوں میں عام شہری مارے گئے۔ انہوں نے شہریوں کو نشانہ بنانے کو جنگی جرم قرار دیا۔ ضیاء الحق حامد نے کہا: وہ عام لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، کنڑ میں لوگ مارے اور زخمی ہوئے، اور یہ سب عام شہری تھے۔ یہ یقیناً ایک جنگی جرم ہے۔" ایک سیاسی تجزیہ کار، فضل من اللہ ممتاز نے کہا: جب تک پاکستانی حکام کی برتری کی ذہنیت اور تکبر نہیں بدلتا، پاکستان کے ساتھ حقیقی مفاہمت ممکن نہیں ہوگی۔ دونوں ممالک کے درمیان بہتر تعلقات اور تعاون کے حالات پیدا کرنے کے لیے اس ذہنیت کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ حامد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پاکستان کو اچھے ہمسایہ تعلقات کے اصولوں کا احترام کرتے ہوئے اپنے تحفظات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا" پاکستان کو اچھی ہمسائیگی کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔

# اسلام آباد کے سرکاری اسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی شدید قلت

## مریض طویل انتظار کی فہرستوں میں شامل

اسلام آباد: پاکستان کے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے بڑے سرکاری اسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی شدید قلت کے باعث انتہائی نگہداشت کے شعبے (ICU) مسلسل بھرے ہوئے ہیں، جبکہ تشویشناک حالت میں موجود مریضوں کو طویل انتظار کی فہرستوں میں رکھا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس صورتحال کے باعث جان بچانے والا بروقت علاج متاثر ہو رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، حال ہی میں سینئر صحافی عابد رضا کاظمی کو فالج کے بعد پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (PIMS) منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں فوری طور پر وینٹی لیٹر پر منتقل کرنے کی سفارش کی، تاہم آئی سی یو کے تمام 12 وینٹی لیٹرز پہلے ہی استعمال میں تھے۔ اہلِ خانہ نے انہیں نجی اسپتال منتقل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ منتقلی سے قبل ہی انتقال کر گئے۔ پمز کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر رانا عمران سکندر کے مطابق، اسپتال کے مختلف خصوصی آئی سی یوز میں 90 سے زائد وینٹی لیٹرز موجود ہیں، لیکن تقریباً تمام ہر وقت استعمال میں رہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مالی وسائل کی کمی، تربیت یافتہ عملے کی قلت اور آبادی میں غیر معمولی اضافے نے بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پمز، جو ابتدا میں تقریباً پانچ لاکھ آبادی کے لیے بنایا گیا تھا، اب "نو ریفیوزل پالیسی" کے تحت تقریباً پچاس لاکھ افراد کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اسی طرح پولی کلینک اسپتال کے ترجمان ڈاکٹر عبدالجبار بھٹو نے بتایا کہ اسپتال کے تمام 35 وینٹی لیٹرز بھی مسلسل استعمال میں ہیں۔ ان کے مطابق، صرف مزید وینٹی لیٹرز فراہم کرنا مسئلے کا حل نہیں، کیونکہ انہیں چلانے کے لیے ماہر طبی عملہ بھی درکار ہے، جس کی شدید کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجی اسپتالوں میں آئی سی یو علاج کے یومیہ اخراجات تین لاکھ پاکستانی روپے تک پہنچنے کے باعث زیادہ تر مریض سرکاری اسپتالوں کا رخ کرتے ہیں، جس سے دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی بتایا کہ موجودہ وینٹی لیٹرز کی باقاعدہ دیکھ بھال اور مرمت بھی متاثر ہو رہی ہے، کیونکہ زیرِ علاج مریضوں کو مشینوں سے ہٹانا عملی اور اخلاقی طور پر انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ حکام کے مطابق، پمز میں ایک نئے بلاک کی تعمیر جاری ہے، جہاں مزید 40 وینٹی لیٹرز نصب کیے جائیں گے، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ طویل المدتی حل کے لیے طبی ڈھانچے، افرادی قوت اور صحت کے نظام میں وسیع اصلاحات ناگزیر ہیں۔

# کارگل میں فوجیوں کو بھارت کے خلاف کس نے چھوڑا؟

## جمعیت علمائے اسلام۔ فضل کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کا پاک فوج پر حملہ

کراچی: پاکستان کی طاقتور ملٹری اسٹیبلشمنٹ اور ملک کے سب سے با اثر مذہبی سیاسی رہنماؤں میں سے ایک کے درمیان لفظوں کی ایک غیر معمولی جنگ چھڑ گئی ہے، جس میں جمعیت علمائے اسلام۔فضل کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے 1999 کے کارگل کے تنازعے سے فوج کی ہینڈلنگ پر سوال اٹھائے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف سیاسی لیڈروں کو چیلنج کرنے کے لیے سیاسی قیادت کو چیلنج کیا ہے۔ سی این این ۔نیوز۔18 کے ذریعے حاصل ہونے والی ایک حالیہ میڈیا بات چیت میں بات کرتے ہوئے، رحمان نے کہا کہ انہیں پاکستان آرمی یا ملک کے لیے دی گئی قربانیوں کی وضاحت کے لیے فوجی جرنیلوں کی ضرورت نہیں ہے، اور انھیں تجربہ کار سیاسی رہنماؤں کے مقابلے میں "نوئس" قرار دیا ہے۔ اس عمر میں کوئی مجھے سمجھائے کہ فوج کیا ہوتی ہے، وطن کیا ہوتا ہے، اس کے دفاع اور تحفظ کے لیے کیا قربانیاں دی جاتی ہیں؟ یہ تبصرہ ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب رحمان اور پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے درمیان بڑھتے ہوئے تبادلے کے بعد شہیدوں کے بارے میں عالم دین کے حالیہ تبصرے پر فوج کی جانب سے تنقید کی گئی تھی۔ پاکستان کی فوجی قیادت پر اپنے تیز ترین حملوں میں سے ایک میں، رحمٰن نے کارگل کے تنازعے کا ذکر کرتے ہوئے، فوج پر 1999 کی جنگ کے دوران اپنے فوجیوں کو چھوڑنے کا الزام لگایا۔ تنازعہ کا حوالہ دیتے ہوئے، جے یو آئی۔ایف کے سربراہ نے سوال کیا کہ کارگل میں پاکستانی فوجیوں کو کس نے ہندوستان کے ہاتھوں دفن کرنے کے لیے چھوڑا تھا، جس نے پاکستان کی سول ملٹری تاریخ میں سیاسی طور پر حساس ترین واقعات میں سے ایک کو زندہ کیا۔ یہ ریمارکس اہم ہیں کیونکہ قومی دھارے کے سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کی جانب سے پاک فوج پر تنقید تاریخی طور پر بہت کم رہی ہے، خاص طور پر ماضی کے تنازعات کے دوران قومی سلامتی اور فوج کے طرز عمل سے جڑے معاملات پر۔ اعلیٰ انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق، رحمان کے تبصرہ سیاسی معاملات میں فوج کے غلبے پر پاکستان کی مذہبی سیاسی قیادت کے اندر بڑھتی ہوئی مایوسی کی عکاسی کرتے ہیں۔ جے یو آئی۔ایف کے سربراہ نے دلیل دی کہ پارٹی کی مسلح سیاست کی دیرینہ مخالفت اور اس کے کارکنوں کی قربانیوں نے اسے فوج کی پالیسیوں بشمول انسداد دہشت گردی کی حکمت عملی پر سوال اٹھانے کا ساکھ دیا۔

# نایاب زمینوں پر چین کی برآمدات پر پابندیاں عالمی سپلائی چینز کو خطرے میں ڈال رہی ہیں

## بین الاقوامی توانائی ایجنسی کی گلوبل کریٹیکل منرلز آؤٹ لک ۲۰۲۶ رپورٹ کے مطابق، اہم معدنیات کے لیے عالمی سپلائی چینز کو شدید اقتصادی سلامتی کے چیلنجز کا سامنا ہے

جنیوا: بین الاقوامی توانائی ایجنسی کی گلوبل کریٹیکل منرلز آؤٹ لک 2026 کی رپورٹ کے مطابق، اہم معدنیات کے لیے عالمی سپلائی چینز کو شدید اقتصادی سلامتی کے چیلنجز کا سامنا ہے کیونکہ تجارتی پابندیاں، قیمتوں میں اضافہ، اور بھاری جغرافیائی ارتکاز کلیدی منڈیوں میں خلل ڈالتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا،" اپریل 2025 میں، چینی حکومت نے سات بھاری نایاب زمینی عناصر پر بڑے برآمدی کنٹرول متعارف کرائے، جس کے تمام نیچے کی صنعتوں پر نمایاں اثرات مرتب ہوئے، جس سے کچھ کارسازوں کو استعمال کی شرح کو کم کرنے یا عارضی طور پر کام روکنے پر مجبور کیا گیا۔" اکتوبر 2025 میں، چین نے بین الاقوامی سطح پر تیار کی جانے والی مصنوعات کے لیے اقدامات کو بڑھایا جن میں نایاب ارتھ چین سے حاصل کی گئی یا چینی ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے تیار کی گئی۔ اگرچہ توسیع شدہ اقدامات کو نومبر 2026 تک ایک سال کے لیے معطل کر دیا گیا تھا، لیکن کمزوریاں برقرار ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ" ان کے مکمل نفاذ سے چین سے باہر ہر سال 5.6 ٹریلین امریکی ڈالر کی ڈاون اسٹریم پیداوار آٹوموٹیو، ہائی ٹیک، دفاع اور توانائی کے شعبوں میں خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اہم معدنی قیمتیں 2025 اور 2026 کے اوائل میں پہلے کی کمی کے بعد تیزی سے بحال ہوئیں۔ تاہم، ایلومینیم اور ٹن جیسی بنیادی دھاتوں کی قیمتوں میں جنوری 2025 اور اپریل 2026 کے درمیان ایک تہائی اضافہ ہوا، جو مارکیٹ کے سخت حالات کی وجہ سے ہے۔ بیٹری کے مواد نے بھی بحالی کا آغاز کیا، توانائی کے ذخیرہ کرنے کی مضبوط طلب کی وجہ سے لیتھیم کی قیمتیں دگنی سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ ہائی ٹیک اور دفاعی صنعتوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے درمیان ٹنگسٹن کی لاگت میں چھ گنا اضافے کی وجہ سے اسٹریٹجک معمولی معدنیات کی قیمتیں دوگنی ہو گئیں۔ کلیدی توانائی کے معدنیات کے لیے چین اور نکل کے لیے انڈونیشیا کی قیادت میں ریفائننگ کرنے والے سرفہرست ممالک، پچھلے دو سالوں کے دوران ریفائنڈ سپلائی میں کل نمو کا 75 فیصد سے زیادہ کا حصہ ہیں۔ نایاب زمینوں کو چھوڑ کر، سب سے اوپر ریفائننگ ملک کا اوسط مارکیٹ شیئر 2025 میں 72 فیصد تک پہنچ گیا۔ دریں اثنا، 2025 میں اہم معدنی سرمایہ کاری میں 9 فیصد کمی واقع ہوئی، بیٹری کی دھاتوں میں سرمائے کے اخراجات میں 20 فیصد سے زیادہ کی کمی واقع ہوئی۔" چونکہ اہم معدنیات عام طور پر حتمی مصنوعات کی لاگت کے ایک چھوٹے حصے کی نمائندگی کرتے ہیں، متنوع کی اضافی لاگت کا زیادہ تر حصہ صارفین پر محدود اثر کے ساتھ جذب کیا جا سکتا ہے، حالانکہ کچھ درمیانی شعبوں کو زیادہ لاگت کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور انہیں ہدفی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پراجیکٹ پائپ لائنز بھی اہم عدم توازن کو ظاہر کرتی ہیں، کیونکہ ریفائننگ اور نیچے کی دھارے کی صلاحیت غالب سپلائر علاقوں سے باہر کان کنی کی ترقی سے پیچھے رہتی ہے۔ چین کی جانب سے نایاب معدنیات کی برآمدات پر سخت پابندیاں بلاشبہ عالمی سپلائی چینز کے لیے ایک بڑا خطرہ بن چکی ہیں، جس سے الیکٹرک گاڑیوں، دفاعی نظام، اور سیمی کنڈکٹرز جیسی اہم صنعتیں براہ راست متاثر ہو رہی ہیں، انٹرنیشنل انرجی ایجنسی کی حالیہ ترین رپورٹ کے مطابق، اگر چین کے ان برآمدی کنٹرولز کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے تو چین سے باہر تقریباً 6.5 ٹریلین ڈالرز مالیت کی صنعتی پیداوار شدید خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

# فلپائنی دارالحکومت میں صدر مارکوس کی تقریر سے قبل بم دھماکہ

منیلا: پیر کو علی الصبح فلپائن کی وزارت انصاف کے داخلی دروازے کے قریب دیسی ساختہ بم دھماکہ ہوا، حکام نے بتایا کہ ملکی سینیٹ کے قریب سے ایک مشتبہ بغیر پھٹنے والا آلہ برآمد ہونے سے چند گھنٹے کے بعد یہ دھماکہ آدھی رات کے بعد ہوا، جس کے نتیجے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، اور دوسرے مشتبہ بم کی دریافت فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس کے سالانہ اسٹیٹ آف دی نیشن خطاب سے چند گھنٹے قبل ہوئی تھی۔ قومی پولیس کے سربراہ جوز میلنسیو نارتاٹیز جونیئر نے پیر کو صحافیوں کو بتایا کہ ایک بڑا امکان یا امکان ہے کہ دونوں (واقعات) آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ، جبکہ پولیس نے بم کی دھمکیوں، اصل بم دھماکوں اور دیگر (چیزوں) کے لیے ہنگامی منصوبے بنائے تھے۔ کچھ ہمارے پاس سے گزر گیا اور محکمہ انصاف کے سامنے پھٹ گیا۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ صبح سویرے ہونے والا دھماکہ کتنا بڑا تھا۔ منیلا پولیس کے ترجمان فلپ انیس نے اے ایف پی کو بتایا، ہم ابھی تک تحقیقات کر رہے ہیں، اس لیے ہم آپ کو اس بارے میں تفصیلات نہیں بتا سکتے کہ دھماکہ کتنا بڑا یا چھوٹا تھا۔" فلپائنی میڈیا کی جانب سے پوسٹ کی گئی تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ دھماکے سے گاڑی کی ونڈ شیلڈ پھٹ گئی اور تھوڑا سا ملبہ پڑا۔ پولیس نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ سینیٹ میں ڈیوائس کو صبح 8:30 بجے سے کچھ پہلے عمارت کے نیچے جاتے ہوئے ایک ٹوٹرک ڈرائیور نے دیکھا تھا، جس نے سیکیورٹی عملے کو الرٹ کیا۔ دھماکہ خیز مواد سے نمٹنے کے لیے تربیت یافتہ اہلکاروں نے جائے وقوعہ سے مواد کو ہٹا دیا جس میں جانچ کے لیے ایک بلاسٹنگ ٹوپی، گھڑی اور ایک جار شامل تھا جس میں براؤن پاؤڈر تھا۔ ریجنل پولیس کی ترجمان ہیزل اسیلو نے یہ اندازہ لگانے سے انکار کر دیا کہ اس ڈیوائس سے کتنے دھماکے ہو سکتے تھے۔ پیر کو مارکوس کی تقریر ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے، نائب صدر سارہ ڈوٹرٹے مواخذے کے مقدمے کے درمیان ہیں، جبکہ ووٹرز کو بھی بوگس فلڈ کنٹرول پراجیکٹس سے منسلک بدعنوانی کے اسکینڈل نے پریشان کیا ہے۔ فلپائن کی وزیر خارجہ ماریہ تھیریسا لازارو نے کہا ہے کہ ان کا ملک چین کے ساتھ تعلقات کو مستحکم رکھنا چاہتا ہے، تاہم قومی خودمختاری، سمندری حقوق اور بین الاقوامی قانون پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بحیرۂ جنوبی چین میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی برقرار ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلپائنی وزیر خارجہ نے اپنے چینی ہم منصب وانگ یی سے ملاقات کے دوران بحیرۂ جنوبی چین میں حالیہ واقعات پر شدید احتجاج ریکارڈ کرایا اور چینی بحری اور کوسٹ گارڈ کارروائیوں کو ناقابل قبول قرار دیا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کر و جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

# استعفے کے بعد تعلیمی وسماجی بہتری کا جائزہ بھی ضروری

**وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے یا ان کے خلاف اٹھنے والی آوازوں پر خوشی منانے والوں کو یقیناً اپنے جذبات کے اظہار کا پورا حق ہے، لیکن سیاست کو صرف جذبات سے نہیں، بلکہ تاریخ، حالات اور نتائج کی روشنی میں بھی سمجھنا چاہیے۔ کسی ایک شخصیت کا جانا یا آنا جمہوری عمل کا حصہ ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ اس پورے سیاسی عمل کا سب سے زیادہ فائدہ آخر کس کے حصے میں جائے گا؟ پیپر لیک کا مسئلہ کوئی معمولی معاملہ نہیں۔ یہ کروڑوں نوجوانوں کے مستقبل، ان کی محنت اور ملک کے تعلیمی نظام کے وقار سے جڑا ہوا سوال ہے۔ اس پر احتجاج ہونا چاہیے، حکومت سے جواب طلب ہونا چاہیے اور ذمہ داروں کا احتساب بھی ہونا چاہیے۔ لیکن ایک باشعور معاشرے کی ذمہ داری صرف احتجاج تک محدود نہیں رہتی، بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس احتجاج کی سیاسی سمت کس طرف جا رہی ہے اور اس کا انتخابی فائدہ کس کو پہنچ سکتا ہے۔**

معروف خاں

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے یا ان کے خلاف اٹھنے والی آوازوں پر خوشی منانے والوں کو یقیناً اپنے جذبات کے اظہار کا پورا حق ہے، لیکن سیاست کو صرف جذبات سے نہیں، بلکہ تاریخ، حالات اور نتائج کی روشنی میں بھی سمجھنا چاہیے۔ کسی ایک شخصیت کا جانا یا آنا جمہوری عمل کا حصہ ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ اس پورے سیاسی عمل کا سب سے زیادہ فائدہ آخر کس کے حصے میں جائے گا؟ پیپر لیک کا مسئلہ کوئی معمولی معاملہ نہیں۔ یہ کروڑوں نوجوانوں کے مستقبل، ان کی محنت اور ملک کے تعلیمی نظام کے وقار سے جڑا ہوا سوال ہے۔ اس پر احتجاج ہونا چاہیے، حکومت سے جواب طلب ہونا چاہیے اور ذمہ داروں کا احتساب بھی ہونا چاہیے۔ لیکن ایک باشعور معاشرے کی ذمہ داری صرف احتجاج تک محدود نہیں رہتی، بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس احتجاج کی سیاسی سمت کس طرف جا رہی ہے اور اس کا انتخابی فائدہ کس کو پہنچ سکتا ہے۔

ملکی سیاست میں عوامی تحریکوں نے ہمیشہ نئے سیاسی راستے کھولے ہیں۔ 2011 کی بدعنوانی مخالف تحریک کو آج بھی سیاسی تجزیوں میں ایک اہم موڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس تحریک کے بعد ایک نئی سیاسی جماعت نے غیر معمولی رفتار سے اپنی جگہ بنائی اور دہلی کی سیاست کا توازن بدل گیا۔ اسی تاریخی پس منظر کی وجہ سے آج بھی بعض مبصرین ہر بڑی عوامی تحریک کو صرف عوامی ردِعمل نہیں بلکہ ممکنہ سیاسی تبدیلی کے تناظر میں بھی دیکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں حالیہ دنوں میں کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) اور اس کے نمایاں چہرے ابھیجیت دیپکے کی تیز رفتار مقبولیت نے بھی کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ امریکہ سے واپسی کے بعد جس انداز میں وہ قومی سطح پر احتجاجی سیاست کا نمایاں چہرہ بنے، جنتر منتر سمیت مختلف پلیٹ فارموں پر انہیں جو عوامی اور میڈیا توجہ ملی، اس نے سیاسی مبصرین کو سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ کیا یہ محض ایک فطری عوامی ابھار ہے یا اس کے انتخابی اثرات کہیں زیادہ گہرے ہو سکتے ہیں۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر نوجوانوں کی ناراضگی کسی نئی سیاسی جماعت کی طرف منتقل ہوتی ہے تو اس کا نقصان کس کو ہوگا؟ بعض سیاسی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس صورتِ حال میں سب سے زیادہ دباؤ روایتی اپوزیشن، خصوصاً کانگریس، پر پڑ سکتا ہے، کیونکہ نوجوانوں اور طلبہ کے مسائل پر اس کی تنظیمیں برسوں سے آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ تاہم اس تجزیے کی تائید کے لیے قطعی شواہد موجود نہیں، اس لیے اسے ایک سیاسی رائے ہی سمجھا جانا چاہیے۔ کانگریس سے وابستہ طلبہ اور تعلیمی تنظیموں نے ماضی میں بھی امتحانی بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف مسلسل احتجاج کیے، لیکن حالیہ سیاسی فضا میں نئی جماعتیں اس مسئلے پر زیادہ نمایاں دکھائی دے رہی ہیں۔ یہ تبدیلی خود ایک اہم سیاسی سوال ہے جس پر سنجیدہ بحث ہونی چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی بھی عوامی تحریک کی اصل طاقت اس کا پُرامن اور اخلاقی کردار ہوتا ہے۔ احتجاج کے دوران انسانی ہمدردی کے جذبے سے طلبہ کو کھانا اور پانی فراہم کرنے والے رضا کاروں کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھنا یا انہیں ہراساں کیے جانے کے الزامات انتہائی افسوسناک ہیں۔ محمد جنید، جو جنتر منتر پر احتجاج میں شریک طلبہ کو کھانا اور پانی فراہم کر رہے تھے، نے

الزام لگایا کہ ان کے غازی آباد واقع گھر پر مبینہ چھاپہ مارا گیا، ان کے والد اور کم عمر بھائی کو حراست میں لیا گیا اور میرٹھ میں ان کے بعض رشتہ داروں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی بعض اطلاعات میں یہ دعویٰ بھی سامنے آیا کہ انہی کے ساتھ مسلسل طلبہ کی خدمت میں مصروف محمد اسلم سے بھی پولیس نے پوچھ گچھ کی، ان کی شناختی تفصیلات حاصل کیں اور انہیں بھی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، تاہم ان دعوؤں کی آزاد ذرائع سے مکمل تصدیق ابھی سامنے نہیں آئی۔ اگر ان تمام اطلاعات میں صداقت ہے تو اس معاملے کی فوری، غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔

اتر پردیش اور پنجاب کے آئندہ انتخابات کے پیش نظر بھی اس پوری صورتحال کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ نوجوانوں کے غصے، پیپر لیک اور بیروزگاری جیسے مسائل کو آنے والے انتخابی بیانیے کا مرکزی موضوع بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو نئی سیاسی قوتیں ان جذبات کو اپنی سیاسی طاقت میں بدلنے کی کوشش کریں گی، جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ اس کا نتیجہ اپوزیشن کے ووٹوں کی مزید تقسیم کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ملک میں مختلف احتجاجی تحریکوں کے ساتھ سرکاری رویہ ہمیشہ یکساں نہیں رہا۔ بعض احتجاجوں کو کھلی اجازت ملتی ہے، جبکہ بعض دیگر تحریکوں کو سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسان تحریک کے دوران پیش آنے والے واقعات اور مختلف احتجاجی اجتماعات کے حوالے سے یہ سوال بار ہا اٹھایا گیا کہ کیا ریاست کا رویہ ہر احتجاج کے ساتھ ایک جیسا ہے؟ یہی سوال آج بھی زندہ ہے اور اس پر غیر جانبدارانہ بحث ہونی چاہیے۔

اسی سلسلے میں چند مزید سوالات بھی توجہ طلب ہیں۔ اگر جنتر منتر کے احتجاج کو مختصر مدت میں اجازت اور نسبتاً سازگار ماحول ملا تو اس کے اسباب پر بھی غیر جانب دارانہ غور ہونا چاہیے، خصوصاً اس پس منظر میں کہ ماضی کی کئی عوامی تحریکوں کے ساتھ سرکاری رویہ مختلف رہا ہے۔ اسی طرح کسی نئی سیاسی جماعت کی غیر معمولی رفتار سے مقبولیت اور سوشل میڈیا پر اچانک نمایاں ہو جانا بھی سیاسی تجزیہ کا موضوع ہے۔ صرف وزیر تعلیم کے استعفے پر خوشی منانا کافی نہیں، کیونکہ تعلیمی پالیسیوں اور انتظامی فیصلوں کی ذمہ داری اجتماعی حکومتی نظام سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔ نئے وزیر تعلیم سے بھی اصل توقع یہی ہونی چاہیے کہ وہ امتحانی شفافیت، روزگار کے مواقع اور لاکھوں کامیاب مگر بے روزگار نوجوانوں کے مستقبل کے لیے عملی اقدامات کریں۔ اس لیے جذبات کی بجائے پوری صورتحال کو دیکھنا ہی زیادہ دانش مندی ہے۔

جمہوریت میں کسی بھی عوامی تحریک کا خیر مقدم ہونا چاہیے، لیکن ہر تحریک کو سیاسی تناظر میں پرکھنا بھی ضروری ہے۔ سیاست میں مستقل دوست یا دشمن نہیں ہوتے، مستقل صرف مفادات ہوتے ہیں۔ اسی لیے باشعور شہری صرف نعروں پر نہیں بلکہ نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے۔ وزیر تعلیم کے معاملے میں بھی اصل سوال یہی ہے کہ کیا صرف ایک استعفے سے امتحانی نظام بدل جائے گا؟ کیا نوجوانوں کو مستقل انصاف ملے گا؟ کیا پیپر لیک کی لعنت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگی؟ یا پھر یہ مسئلہ بھی انتخابی سیاست کے شور میں کہیں دب جائے گا؟ آج ملک کے نوجوانوں کو صرف احتجاج ہی نہیں بلکہ سیاسی شعور کی بھی ضرورت ہے۔ ہر جماعت سے سوال ہونا چاہیے، ہر حکومت سے جواب طلب ہونا چاہیے اور ہر سیاسی قوت کو اس کے وعدوں کی کسوٹی پر پرکھا جانا چاہیے۔ اگر عوام صرف چہروں کی تبدیلی پر خوش ہوتے رہے اور نظام کی اصلاح کو نظرانداز کرتے رہے تو بحران ختم نہیں ہوگا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ تحریک سے وابستہ بے گناہ افراد کو ہراساں کرنے کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے، تمام الزامات کی قانون کے مطابق غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور حکومت ایسے عملی فیصلے کرے جن سے نوجوانوں کا اعتماد بحال ہو۔ صرف یقین دہانیوں سے کام نہیں چلے گا بلکہ امتحانی نظام میں شفافیت، بروقت کارروائی، ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت احتساب اور مستقبل میں پیپر لیک کی روک تھام کے لیے مؤثر اصلاحات ناگزیر ہیں۔ کیونکہ ایک شفاف تعلیمی نظام، مساوی انصاف اور محفوظ مستقبل ہی مضبوط ملک کی حقیقی بنیاد ہیں۔

جمہوریت میں اصل کامیابی کسی ایک رہنما کے جانے یا آنے میں نہیں، بلکہ ایسے مضبوط اداروں کی تشکیل میں ہے جہاں امتحانات شفاف ہوں، قانون سب پر یکساں نافذ ہو، نوجوانوں کا مستقبل محفوظ ہو اور عوامی مسائل کو محض انتخابی ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ اس لیے خوشیاں ضرور منائیے، لیکن اس کے ساتھ سیاسی بساط پر چلنے والی ہر چال کو بھی غور سے دیکھیے۔ اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اوقات اصل کھیل وہ نہیں ہوتا جو اسٹیج پر دکھائی دیتا ہے، بلکہ وہ ہوتا ہے جو پردے کے پیچھے خاموشی سے ترتیب دیا جا رہا ہوتا ہے۔ ایک باشعور قوم کا فرض یہی ہے کہ وہ نعروں سے آگے بڑھ کر نتائج، مفادات، زمینی حقائق اور بدلتی ہوئی سیاسی صف بندیوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرے، کیونکہ جمہوریت کی مضبوطی صرف حکومتوں کی تبدیلی سے نہیں بلکہ انصاف، شفافیت، جواب دہی اور عوامی اعتماد کے استحکام سے وابستہ ہوتی ہے۔ کسی بھی بڑے اسکینڈل یا امتحانی بے ضابطگیوں (جیسے حال ہی میں نیٹ پرچہ لیک تنازع) کے بعد کسی وزیر یا عہدیدار کا استعفیٰ محض پہلا قدم ہوتا ہے، اصل ہدف تعلیمی اور سماجی نظام میں جامع اصلاحات اور بہتری لانا ہے۔ جب تک نظام کی خامیوں کو دور کرنے کے لیے گہرائی سے جائزہ نہیں لیا جائے گا، تب تک صرف چہرے بدلنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ تعلیمی اور سماجی بہتری کے جائزے کے لیے درج ذیل پہلوؤں پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قومی امتحانی ایجنسی (NTA) جیسے اداروں کے کام کاج کا مکمل آڈٹ ضروری ہے تاکہ مستقبل میں پرچہ لیک ہونے کے واقعات کو روکا جا سکے۔ امتحانی نظام میں جدید اور محفوظ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو متعارف کروانا ہوگا تاکہ کسی بھی قسم کی ہیرا پھیری کی گنجائش نہ رہے۔ سیاسی بیانات سے ہٹ کر، ملک کے ممتاز ماہرینِ تعلیم، اساتذہ اور محققین پر مشتمل تھنک ٹینک بنا کر تعلیمی پالیسیوں کا جائزہ لیا جائے۔ بار بار امتحانات کے منسوخ ہونے یا لیک ہونے سے نوجوان نسل شدید ذہنی تناؤ اور مایوسی کا شکار ہوتی ہے۔ حکومت کو طلبہ کا اعتماد دوبارہ جیتنے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۸؍جولائی۔۲۰۲۶

## طلباء کی طاقت کا اعتراف

مرکزی وزیر تعلیم کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان کے استعفے نے سارے ملک میں طلباء کی طاقت کو منوالیا ہے۔ جس وقت 20 جون کو جنتر منتر پر طلباء کی جانب سے دھرنے کا آغاز ہوا تھا اس وقت کسی نے بھی شائد یہ گمان بھی نہیں کیا تھا کہ یہ احتجاج ایک قومی تحریک بن جائے گا اور حکومت کو اس کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ طلباء کی حمایت کیلئے جو لوگ میدان میں آئے تھے شائد انہیں بھی اس احتجاج کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ اس کے ساتھ ہی قائد اپوزیشن راہول گاندھی بھی طلباء کے حقوق کیلئے ''چھاتروں کی گونج'' پروگرام شروع کر چکے تھے اور انہوں نے کوٹہ راجستھان اور پھر دہرہ دون میں طلباء سے ملاقات کرتے ہوئے ان کو طاقت بخشی تھی۔ ان کے مسائل کی سماعت کی تھی۔ انہیں اپنے مسائل پیش کرنے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا تھا۔ مسلسل کاوشوں اور کئی گوشوں سے جدوجہد نے پھر طلباء کے احتجاج کو ایک نئی جیت بخشی تھی۔ یہ احتجاج جو چند سو طلباء نے شروع کیا تھا تقریباً 25 دنوں تک عوامی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا تاہم جب طلباء نے 20 جولائی کو چلو پارلیمنٹ مارچ کا اعلان کیا تو حکومت کو اس تعلق سے حرکت میں آنا پڑا۔ حکومت نے 18 جولائی کو ماحولیاتی جہد کار سونم وانگ چوک کو زبردست دواخانہ منتقل کر دیا جو بھوک ہڑتال پر تھے۔ ان ساتھ تین طلباء بھی مسلسل 23 دن بھوک ہڑتال پر رہے تھے۔ جہاں میڈیا نے اس احتجاج کی تشہیر نہ کرنے کی مجرمانہ غلطی کی تھی اس کے باوجود سوشیل میڈیا نے یہ کمی کو اس حد تک پورا کر دیا کہ اب شائد کسی کو بھی میڈیا کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور خاص طور پر گودی میڈیا کے تعلق سے عوام میں جو ناراضگی اور برہمی پائی جاتی ہے وہ بھی سارے ملک نے دیکھا ہے۔ چند سیکنڈز کی ریل نے خود کو قومی میڈیا قرار دینے والوں سے زیادہ تشہیر فراہم کی اور ملک بھر میں اس تعلق سے جو جوش وخروش پیدا کیا تھا وہ غیر معمولی تھا۔ نام نہاد قومی میڈیا اس معاملے میں منہ کی کھانے پر مجبور ہو گیا اور نوجوانوں نے اپنے کام کر دکھایا۔ یہ نوجوانوں کی ہی کی طاقت تھی کہ قومی میڈیا کی مجرمانہ لاپرواہی کے باوجود محض سوشیل میڈیا نے سارے ملک کو ایک آواز کر دیا تھا۔ انسٹا گرام پر ریل بنانے اور ریل دیکھنے کے جنون نے نام نہاد قومی میڈیا کی اہمیت کو تقریباً ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ جہاں تک طلباء کے اصل مطالبہ کی بات ہے کہ دھرمیندر پردھان کو مستعفی ہونا چاہئے وہ بھی حکومت کو بالآخر ماننا ہی پڑا۔ اس سارے احتجاج میں یقینی طور پر طلباء کا مرکزی کردار رہا ہے اور انہوں نے اپنی طاقت کا حکومت سے بھی لوہا منوالیا ہے۔ تاہم یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ جس وقت سے راہول گاندھی نے اس احتجاج کو آواز دی اس وقت سے حکومت کی راتوں کی نیند اڑ گئی تھی۔ وزیر اعظم نصف شب کو ویڈیو بنانے پر مجبور ہو گئے تھے جبکہ وہ ایک ماہ سے زیادہ وقت سے کسی طرح کا ردعمل ہی نہیں دے رہے تھے۔ راہول گاندھی جس وقت وزیر اعظم کی قیامگاہ پر احتجاج کیلئے پہونچ گئے تھے وہ ایک ایسا مرحلہ تھا جس نے حکومت کو اس جانب پوری سنجیدگی سے توجہ دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ جس وقت طلباء قائدین راہول گاندھی کے گھر پہونچے اور مذاکرات کے بعد ان کے ساتھ پریس کانفرنس کی تو پھر حکومت کو شائد یہ احساس ہو گیا تھا کہ دھرمیندر پردھان کے استعفے کو شائد اب ٹالا نہیں جاسکے گا ورنہ احتجاج مزید شدت اختیار کر سکتا ہے جو ویسے بھی ملک کے دوسرے کئی شہروں میں پھیل گیا تھا اور شدت اختیار کر رہا تھا۔ ویسے تو ہندوستان میں طلباء کی طاقت سے ہر کوئی واقف ہے اور اس کا معترف بھی ہے تاہم مودی حکومت کو گمان تھا کہ اس کی طاقت طلباء سے زیادہ ہے اور اسے کسی کے آگے جھکنا نہیں پڑے گا۔ لیکن طلباء نے یہ حقیقت منوالی کہ ان کی طاقت ہی اصل ہے اور وہ جس کو چاہیں اقتدار پر فائز کر سکتے ہیں اور جس کو چاہیں اقتدار سے بیدخل بھی کر سکتے ہیں۔ طلباء کو اپنی طاقت کا ملک کی بہتری اور روشن مستقبل کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ پرامن احتجاج کے ذریعہ ہر مطالبہ منوایا جاسکتا ہے یہ بات طلباء نے ثابت کر دی ہے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

## تیجسوی یادو خود پہنچے شیو چندر رام کے گھر، گھنٹوں جاری رہی ملاقات، شکوے ختم، اعتماد پھر بحال

سیاست صرف اقتدار، عہدوں اور انتخابی نعروں کا نام نہیں، بلکہ دلوں کو جوڑنے، رشتوں کو نبھانے اور ناراض ساتھیوں کو سینے سے لگانے کا ہنر بھی ہے۔ بڑا لیڈر وہی ہوتا ہے جو اختلاف کو دشمنی میں بدلنے کے بجائے، محبت اور احترام سے ختم کرنا جانتا ہو۔ راجد کے سینئر رہنما اور سابق وزیر شیو چندر رام کی ناراضی گزشتہ چند روز سے بہار کی سیاست کا سب سے بڑا موضوع بنی ہوئی تھی۔ قانون ساز کونسل کے لیے امیدوار کے اعلان کے بعد ان کی ناراضی کھل کر سامنے آئی، جس پر سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں۔ مخالفین نے اسے راجد کی کمزوری قرار دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، مگر سیاست کا ہر باب ویسا نہیں ہوتا جیسا مخالفین لکھنا چاہتے ہیں۔ اسی دوران شیو چندر رام کی طبیعت اچانک ناساز ہو گئی اور انہیں اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ خبر ملتے ہی راجد سپریمو لالو پرساد یادو نے تشویش کا اظہار کیا، تیجسوی یادو نے دہلی سے فون پر خیریت دریافت کی، جبکہ دیگر رہنماؤں نے بھی مسلسل رابطہ رکھا۔ یہ منظر اس حقیقت کا آئینہ دار تھا کہ سیاسی اختلاف وقتی ہو سکتے ہیں، مگر برسوں کے رشتے اور اعتماد کہیں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ جیسے ہی تیجسوی یادو پٹنہ پہنچے، انہوں نے کسی رسمی پروگرام کا انتظار نہیں کیا بلکہ سیدھے مہاویر کالونی میں شیو چندر رام کی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ تقریباً دو سے تین گھنٹے تک دونوں رہنماؤں کے درمیان کھل کر بات چیت ہوئی۔ شکوے سنے گئے، غلط فہمیاں دور کی گئیں اور اعتماد کی ڈور پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئی۔ راجد کے سینئر رہنما اور شیو چندر رام کے قریبی ساتھی اقبال احمد کے مطابق یہ ملاقات محض رسمی نہیں تھی، بلکہ احترام، اعتماد اور دیرینہ رفاقت کو نئی توانائی دینے کی ایک سنجیدہ سیاسی کوشش تھی۔ ملاقات کے بعد یہ پیغام صاف ہو گیا کہ شیو چندر رام پوری قوت اور جذبے کے ساتھ دوبارہ پارٹی کی صف میں سرگرم کردار ادا کریں گے۔ سیاست کا سب سے خوبصورت پہلو یہی ہے کہ روٹھتا وہی ہے جسے اپنے لوگوں سے محبت اور امید ہوتی ہے۔ جن رشتوں میں اپنائیت نہ ہو، وہاں ناراضی بھی بے معنی ہو جاتی ہے۔ تیجسوی یادو کا خود چل کر اپنے سینئر ساتھی کے گھر جانا اس بات کی علامت ہے کہ راجد اپنی جدوجہد کرنے والی قیادت اور پرانے ساتھیوں کی قدر کرنا جانتی ہے۔ اقبال احمد نے بتایا کہ ملاقات کے دوران تیجسوی یادو نے نہ صرف ان کی خیریت دریافت کی بلکہ انتہائی محبت بھرے انداز میں کہا ''میں آپ کو مسلسل دیکھتا رہتا ہوں۔

## مراسلات واعلانات

میں (B24BN News NetworkBharat24×7) کو باقاعدگی سے دیکھتا ہوں اور سید آصف امام کاکوی کو پڑھتا بھی ہوں اور سنتا بھی ہوں۔ وہ حقائق کے ساتھ اپنی بات رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر اور تجزیہ متاثر کن ہے۔ آپ اسی طرح اپنی قلم اور آواز کے ذریعے تنظیم کو مضبوط کرتے رہیے۔ آپ ہمارے پرانے، مخلص اور باوفا ساتھی ہیں، اور آپ جیسے کارکن ہی پارٹی کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ صرف ایک شخص کی تعریف نہیں، بلکہ برسوں کی وفاداری، جدوجہد اور اخلاص کا اعتراف ہیں۔ ایک کارکن کے لیے اس سے بڑا اعزاز کیا ہو سکتا ہے کہ قیادت اس کے کام کو دیکھے، اسے پہچانے اور اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ امید ہے کہ شیو چندر رام جلد مکمل صحت یاب ہو کر پہلے سے زیادہ جوش وجذبے کے ساتھ عوام اور پارٹی کے درمیان سرگرم نظر آئیں گے۔ دوسری جانب تیجسوی یادو کا یہ رویہ اس بات کی دلیل ہے کہ مضبوط تنظیم صرف نعروں سے نہیں، بلکہ احترام، اعتماد اور رشتوں کی حفاظت سے بنتی ہے۔ انتخاب جیتنا یقیناً بڑی کامیابی ہے، مگر دل جیت لینا اس سے کہیں بڑا کارنامہ ہے۔ اقتدار وقتی ہوتا ہے، لیکن اعتماد، محبت اور احترام ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ شاید پٹنہ کی یہ ملاقات آنے والے وقت میں اسی سچ کی ایک خوبصورت اور یادگار مثال کے طور پر دیکھی جائے گی۔

**سید آصف امام کاکوی**

وہی مذہبی رہنما تھے، وہی جماعتیں تھیں، وہی جمعیۃ العلماء، مسلم پرسنل لا بورڈ کے لوگ، وہی جماعت اسلامی ہند کے رہنما تھے اور دوسرے بھی وہی چہرے تھے، جنہوں نے طویل عرصے تک مسلمانوں کی نمائندگی اور قیادت کا دعویٰ کیا۔ انہی لوگوں نے مسلمانوں کی دنیا و آخرت سنوارنے کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔ انہوں نے یہ تصور پیدا کیا کہ مسلمانوں کی رہنمائی کا حق صرف انہی کے پاس ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قوم کو صرف مذہبی شناخت کے دائرے میں محدود رکھنے سے اس کے سیاسی، معاشی، تعلیمی اور سماجی مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ مسجد، مدرسہ، امام بارہ اور تنظیمیں اپنی جگہ اہم ہیں، مگر قوم کی تعمیر کے لیے ان سے آگے بڑھ کر تعلیم، معیشت، جدید علوم، سیاسی شعور اور سماجی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔ افسوس کہ جن لوگوں نے قوم کو مستقبل کے لیے تیار نہیں کیا، وہی نئی حکمتِ عملی بنانے بیٹھے تھے۔

# قیادت کے نام پر کب تک؟

**محمد عارف انصاری**

مسلمانوں کے جو حالات ہیں، اللہ ہی حافظ ہے، باقی جو حالات ہیں، وہ آپ سے یا کسی سے پوشیدہ نہیں۔ 24 جولائی کو دہلی میں مسلم تنظیموں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس کا موضوع، ظاہر ہے، مسلمانوں کے موجودہ حالات تھے۔ اس موقع پر تاریخ کے ایک اہم باب کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے۔ 1757ء میں انگریز ہندُستان آئے اور پلاسی کی جنگ کے بعد مقامی حکمرانوں کو شکست دے کر رفتہ رفتہ پورے ہندُستان میں پھیلتے چلے گئے۔ ہندُستانیوں کو یہ سمجھنے میں تقریباً سو سال لگ گئے کہ انگریز باہر سے آکر ان پر مسلط ہو چکے ہیں اور انہیں ملک سے نکالنا ضروری ہے۔ چنانچہ 1857ء میں پہلی مرتبہ انگریزوں کے خلاف ایک بڑی آواز اٹھی۔ یہ آواز کسی عام شہری، سیاسی رہنما، مفکر یا فلسفی کی طرف سے نہیں اٹھی تھی۔ جس طرح لوگ مغلوں کے تابع تھے، اسی طرح انگریزوں کے تابع ہوگئے، صرف حکمران بدل گئے تھے۔ بالآخر بغاوت کی چنگاری فوج سے بھڑکی۔ فوج نے بھی آواز اٹھائی تو اس کی بنیاد مذہب کو بنایا گیا اور یہ تصور پیش کیا گیا کہ ہمارا مذہب خطرے میں ہے۔ اگر 1857ء کی یہ تحریک کامیاب ہوجاتی تو شاید انگریز ہندُستان سے نکالے جا سکتے تھے، لیکن یہ تحریک ناکام کیوں ہوئی؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ معاشرے نے اس تحریک کا بھرپور ساتھ نہیں دیا۔ عام لوگوں کو اس سے کوئی خاص فرق محسوس نہیں ہوتا تھا۔ دوسری طرف تحریک کے پاس کوئی مضبوط اور دوراندیش قیادت بھی نہیں تھی۔ لوگوں نے 90 سالہ بہادر شاہ ظفر کو اپنا رہنما منتخب کرلیا، حالاں کہ مغلیہ سلطنت تقریباً ختم ہو چکی تھی اور آخری سانسیں لے رہی تھی۔ ایسے شخص کو قیادت سونپنے کا مطلب گویا پہلے ہی شکست تسلیم کرلینا تھا۔

1857ء کی بغاوت کے بعد سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا۔ چونکہ اس سے قبل اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا، اس لیے انگریزوں کے انتقامی عتاب کا سب سے بڑا نشانہ بھی مسلمان ہی بنے۔ مسلمان اقتدار اور انتظامی نظام سے بے دخل ہوتے چلے گئے اور ہندُستان میں مسلمانوں کی سیاسی بالادستی کا خاتمہ بھی وہیں سے شروع ہوا۔ اس تاریخی پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے 24 جولائی کی دہلی میٹنگ میں شریک افراد کے نام اور چہرے دیکھنا بھی ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے برسوں مسلمانوں کی قیادت کا دعویٰ کیا، اگر انہی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر آج کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے تو پھر یہ سوال کون اٹھائے گا کہ مسلمانوں کو موجودہ حالت تک پہنچانے میں خود ان قیادتوں کا کتنا حصہ ہے؟ ہم کانگریس کو ذمہ دار قرار دے سکتے ہیں، آج کے دور میں بی جے پی کو بھی ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں، لیکن کیا ہم اپنی قیادت سے بھی یہ سوال نہیں کریں گے کہ وہ کہاں تھی؟ جن لوگوں نے مسلمانوں کی قیادت کے نام پر اپنے مفادات حاصل کیے، اپنے خاندانوں کو ترقی دی اور اقتدار میں اپنا حصہ برقرار رکھا، وہ کون لوگ تھے؟ وہ کہاں تھے؟ انہوں نے مسلمانوں کے لیے کون سا بیانیہ تشکیل دیا؟ آج تک مسلمانوں میں کوئی بڑا سماجی مصلح کیوں پیدا نہیں ہوا؟ ہمارے یہاں راجا رام موہن رائے جیسا کوئی مصلح کیوں سامنے نہیں آیا؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ جو لوگ برسوں قوم کی قیادت کا دعویٰ کرتے

رہے، وہی آج بھی نئی حکمتِ عملی بنانے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ان سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ اگر قیادت آپ کے ہاتھ میں تھی، فیصلے آپ کرتے تھے اور قوم کی رہنمائی کا دعویٰ بھی آپ ہی کا تھا، تو پھر ہم اس مقام تک کیوں پہنچے؟ آج مسلمانوں کی اس بدحالی کی ذمہ داری آخر کس پر عائد ہوتی ہے؟

وہی مذہبی رہنما تھے، وہی جماعتیں تھیں، وہی جمعیۃ العلماء، مسلم پرسنل لا بورڈ کے لوگ، وہی جماعت اسلامی ہند کے رہنما تھے اور دوسرے بھی وہی چہرے تھے، جنہوں نے طویل عرصے تک مسلمانوں کی نمائندگی اور قیادت کا دعویٰ کیا۔ انہی لوگوں نے مسلمانوں کی دنیا و آخرت سنوارنے کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔ انہوں نے یہ تصور پیدا کیا کہ مسلمانوں کی رہنمائی کا حق صرف انہی کے پاس ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قوم کو صرف مذہبی شناخت کے دائرے میں محدود رکھنے سے اس کے سیاسی، معاشی، تعلیمی اور سماجی مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ مسجد، مدرسہ، امام باڑہ اور تنظیمیں اپنی جگہ اہم ہیں، مگر قوم کی تعمیر کے لیے ان سے آگے بڑھ کر تعلیم، معیشت، جدید علوم، سیاسی شعور اور سماجی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔ افسوس کہ جن لوگوں نے قوم کو مستقبل کے لیے تیار نہیں کیا، وہی نئی حکمتِ عملی بنانے بیٹھے تھے۔

ایک قابلِ ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی تقریباً 15 فیصد آبادی کی نمائندگی کرنے والے یہ رہنما اپنی اس محدود نمائندگی سے آگے بڑھ کر مسلمانوں کی تقریباً 85 فیصد آبادی کی جانب سے بھی حکمتِ عملی طے کرنے بیٹھے تھے۔ سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کے لیے حکمتِ عملی بنائی جارہی تھی، کیا ان کی نمائندہ تنظیموں کو بھی اس مشاورت میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے تھا؟ آل انڈیا مومن کانفرنس کے علاوہ پس کردہ طبقات کی متعدد دیگر تنظیمیں بھی موجود ہیں، لیکن ان میں سے کسی کو بھی قابلِ اعتنا نہ سمجھنا ایک اہم سوال ضرور پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی بڑے طبقے کی نمائندہ آواز کو مشاورت سے باہر رکھا جائے تو پھر ایسے اجلاسوں سے نکلنے والے فیصلوں کی نمائندگی اور قبولیت پر بھی سوال اٹھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی محدود مشاورت کے نتائج بھی محدود ہی رہنے کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔

24 جولائی کو دہلی میں منعقد ہونے والی مسلم سیاسی، سماجی اور مذہبی رہنماؤں کی میٹنگ پر ملک بھر کے مسلمانوں کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ مگر آج 27 جولائی ہے اور اجلاس کو تین دن گزر چکے ہیں۔ اس دوران ہندی، اردو اور انگریزی کے چھوٹے بڑے اخبارات، نیوز پورٹلز اور سوشل میڈیا کی رپورٹس کا جائزہ لینے کے باوجود اب تک ایسی کوئی واضح تفصیل سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہوسکے کہ اس اجلاس کا عملی حاصل کیا تھا۔ بعض میڈیا رپورٹس کے مطابق اجلاس میں وقف، بلڈوزر کارروائیوں، نفرت انگیز جرائم، مذہبی آزادی اور آئینی حقوق جیسے اہم مسائل پر تشویش ظاہر کی گئی۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مختلف مسلم تنظیمیں اپنے اختلافات بھلا کر مشترکہ حکمتِ عملی اپنائیں اور آئینی و جمہوری طریقوں سے جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔

اجلاس میں اسدالدین اویسی، سلمان خورشید، مولانا ارشد مدنی، مولانا محمود مدنی، محب اللہ ندوی اور دیگر نمایاں شخصیات کی شرکت کا ذکر سامنے آیا ہے۔ تاہم اجلاس کے اختتام پر نہ کسی نئی تحریک کا اعلان ہوا، نہ کوئی بڑا سیاسی فیصلہ سامنے آیا، نہ کوئی واضح روڈ میپ دیا گیا اور نہ ہی عوام کو یہ بتایا گیا کہ آئندہ عملی طور پر کیا کیا جائے گا۔ صرف یہ کہا گیا کہ باہمی مشاورت کا سلسلہ جاری رہے گا اور مشترکہ لائحۂ عمل تیار کیا جائے گا۔ (درج شدہ شرکائے مجلس کی مکمل فہرست کی مصنف تصدیق نہیں کرتا)۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر آخر میں یہی کہنا تھا کہ آئندہ پھر بیٹھ کر مشورہ کیا جائے گا تو اس اجلاس کے گرد اتنا بڑا ماحول کیوں بنایا گیا؟ اگر کوئی ٹھوس فیصلہ ہونا ہی نہیں تھا تو قوم کی توقعات اس قدر بلند کیوں کی گئیں؟

اگر صرف تشویش کا اظہار ہی کرنا تھا تو کیا اس کے لیے ملک بھر میں امیدوں کی ایک نئی لہر پیدا کرنا ضروری تھا؟ کیا مسلمان ہر بار صرف بیانات، قراردادوں اور آئندہ اجلاسوں کی تاریخیں سننے کے لیے رہ گئے ہیں؟ آخر کب تک قوم کو ''مشترکہ حکمتِ عملی جلد آئے گی'' کا لالی پاپ دیا جاتا رہے گا؟ اگر واقعی موجودہ قیادت خود کو بے بس محسوس کرتی ہے تو کیا اسے اتنی صاف گوئی نہیں دکھانی چاہیے کہ وہ قوم سے کہہ دے: اب یہ ذمہ داری نئی نسل سنبھالے، ہم سے جتنا ممکن تھا، ہم نے کرلیا''؟ شاید یہ جملہ سن کر بہت سے لوگوں کو تکلیف ہو، مگر کم از کم قوم جھوٹی امیدوں کے سہارے تو نہ جیتی رہے۔ قوم کو اب ایسے وعدوں کی نہیں، ایسے عملی اقدامات کی ضرورت ہے جن کے نتائج زمین پر نظر آئیں اور جن سے اس کے سیاسی، معاشی، تعلیمی اور سماجی مسائل کے حل کی حقیقی امید پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ قومیں صرف اجلاسوں، تصویروں اور مشترکہ بیانات سے نہیں اٹھتیں، بلکہ واضح قیادت، عملی حکمتِ عملی، قربانی اور مسلسل جدوجہد سے اپنا مستقبل بناتی ہیں۔ اگر ہماری سیاسی، سماجی اور مذہبی قیادت ہر نازک موقع پر صرف تشویش کے اظہار اور آئندہ اجلاس کے وعدے تک محدود رہے گی تو پھر یہ ماننے میں کوئی حرج نہیں کہ موجودہ قیادت اپنی تاریخی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کو اپنی صفوں سے نئی، باصلاحیت، باکردار اور عوامی قیادت پیدا کرنا ہوگی، ایسی قیادت جو صرف تقریریں نہ کرے بلکہ سمت بھی دے، منصوبہ بھی بنائے اور نتائج بھی پیدا کرے۔ ورنہ بعید نہیں کہ آنے والی نسلیں یہی کہیں کہ برصغیر کی دوسری سب سے بڑی آبادی اپنے وسائل یا صلاحیتوں کی کمی کے باعث نہیں، بلکہ مؤثر قیادت کے فقدان، اجتماعی بے حسی، باہمی انتشار، خوف اور جھوٹی امیدوں کے سبب اپنے جائز سیاسی، سماجی اور آئینی مقام سے محروم ہوگئی۔ ''قیادت کے نام پر کب تک؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو اکثر سیاسی، سماجی اور تنظیمی سطح پر عوام، کارکنان اور تجزیہ کاروں کی جانب سے اٹھایا جاتا ہے۔ اس سوال کی بنیادی وجہ غیر تسلی بخش کارکردگی، وعدہ خلافی، اور لیڈرشپ کی جانب سے عوام کے بنیادی مسائل حل کرنے میں ناکامی ہوتی ہے۔ جمہوری اور سیاسی تناظر: جب سیاسی جماعتیں یا رہنما الیکشن جیتنے یا اقتدار میں آنے کے بعد عوام سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کرتے، تب یہ سوال ابھرتا ہے کہ کب تک صرف نعروں اور دعووں کے سہارے قیادت کی جائے گی؟۔

# غزل

چلو صبرِ غمِ الفت کا پھر سے امتحاں کر لیں
لہو کے گھونٹ ہم پی لیں، ان اشکوں کو نہاں کر لیں

کہ اب اظہارِ الفت کر ہی لیں ان سے تو اچھا ہے
جوانی کے حسیں لمحات مت یوں ہی زیاں کر لیں

بہار آئی ہے، ہر سو گل کھلے ہیں، شادمانی کے
دلوں میں پیار کی خواہش جو پنہاں ہے عیاں کر لیں

بڑی میٹھی، بڑی اچھی، بڑی دلکش ہے یہ اردو
اسے اپنی زباں کر لیں، جو دل میں ہے بیاں کر لیں

بڑی خوشحال ہے جنتا، وہ کہتا ہے تو کہنے دیں
کبھی ہم اپنی بربادی کا چرچا بھی یہاں کر لیں

ہمارے دل پہ کیا گزری ہے؟ ظالم! کیا خبر تجھ کو
اجازت دے کہ اپنی داستانِ غم بیاں کر لیں

سبب کیا ہے، تڑپنے کا، بھلا ہم کیا کہیں بسملؔ
ستائے ہم انہیں کے ہیں، وہ چاہے جو گماں کر لیں

**پریم ناتھ بسمل**

# خالد اسکوپ کارگل جنگ کی روداد

**خالد ایچ انصاری**

کارگل وجے دیوس (یومِ فتح کارگل) ہر سال 26 جولائی کو 1999ء کی کارگل جنگ میں پاکستان پر ہندوستان کی فتح کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس دن ہندوستانی مسلح افواج کے ان بہادر سپاہیوں کو بھی خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے مادرِ وطن کا دفاع کیا۔ یہ میری خوش نصیبی تھی کہ مجھے جنگی نامہ نگار کی حیثیت سے لداخ کے اُس محاذ پر موجود رہنے کا موقع ملا جہاں اس تاریخی جنگ کے فیصلہ کن معرکے لڑے گئے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ہمارے بہادر جوانوں کی بے مثال جرأت، عزم اور قربانیوں کا مشاہدہ کیا۔ مڈڈے کے تین رکنی نمائندہ وفد، جس میں دہلی بیورو کی مرحوم اور اعزاز یافتہ سربراہ ویتوشا اوبرائے، چیف فوٹوگرافر کے کے نائر اور میں شامل تھے، کو کارگل ہل کے بالکل سامنے ایک تنگ پہاڑی سلسلے کے اُس پار قیام دیا گیا تھا، جہاں سے جنگ کا اصل منظر ہماری نگاہوں کے سامنے تھا۔ ایک رات دشمن کا ایک گولہ ہمارے ہوٹل کے احاطے میں آگرا، جس سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا، مگر اللہ کے فضل سے ہم سب محفوظ رہے۔ کارگل کی برف پوش چوٹیاں توپوں کی گھن گرج اور گولہ باری سے دہک رہی تھیں۔ تاریکی، شدید سردی اور دشمن کی مسلسل فائرنگ کے باوجود ہمارے نڈر سپاہی تقریباً ناممکن بلندیوں کی جانب بڑھتے رہے، کیونکہ ان کے پیچھے ایک ارب سے زیادہ بھارتی عوام کی امیدیں اور ملک کی عزت و وقار کھڑا تھا۔ سینئر اسپورٹس اور نیوز مبصر ملند واگلے نے کارگل وجے دیوس سے قبل قومی ریڈیو کے ایک خصوصی پروگرام کے لیے میرا انٹرویو کیا، جو اس وقت ملک بھر میں نشر کیا جارہا ہے۔ اس گفتگو کے چند اہم حصے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ سوال: کارگل وجے دیوس آپ کے لیے ذاتی طور پر کیا اہمیت رکھتا ہے؟ جواب: میرے لیے یہ دن یاد، تشکر اور قومی فخر کا دن ہے۔ اس موقع پر کروڑوں ہندوستانی اپنے اُن امر شہداء اور ان کے اہلِ خانہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے 85 روزہ جنگ میں اپنی جانیں وطن پر نچھاور کر دیں۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ان بہادر جوانوں کی قربانیوں کا عینی شاہد بننے کا موقع ملا۔ سوال: آپ نے اتنا خطرناک مشن اختیار کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ جواب: اُسی سال مئی میں، میں آسٹریلیا میں کرکٹ کی کوریج کر رہا تھا کہ پاکستان کی جانب سے شروع کی گئی جارحیت کی خبریں موصول ہوئیں۔ روزانہ ہندوستانی فوجیوں کی شہادت اور زخمی ہونے کی اطلاعات سن کر مجھے شدید دکھ ہوتا تھا اور دل یہی چاہتا تھا کہ میں بھی کارگل میں ان کے ساتھ موجود ہوتا۔ وطن واپسی پر میں نے اپنے اخبار مڈڈے میں وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے نام ایک اداریہ تحریر کیا۔ اس سے قبل میں ان کے ساتھ کئی سرکاری غیر ملکی دوروں میں شریک رہ چکا تھا اور 1988ء میں اقوامِ متحدہ کے تاریخی اجلاس میں بھی بھارتی وفد کا رکن تھا، جہاں میخائل گورباچوف نے پیریسترویکا سے متعلق تاریخی اعلان کیا تھا۔ اداریے کا عنوان تھا: وزیر اعظم! مجھے کارگل بھیج دیجیے میں نے لکھا: مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میرے جیسا ایک معمولی شہری اپنے وطن کے دفاع میں کس طرح کردار ادا کر سکتا ہے، مگر آپ مجھے راستہ دکھائیے۔ مجھے کارگل، دراس یا بٹالہ بھیج دیجیے۔ مجھے بھی قوم کی خدمت کا موقع عطا کیجیے۔ اپنی خودنوشت It's A Wonderful World میں میں نے لکھا ہے: یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھمادی ہو۔ کچھ ہی عرصے بعد حکومتِ ہند کی طرف سے اطلاع ملی کہ میرے اور میرے دو ساتھیوں کے لیے کارگل جا کر جنگ کی رپورٹنگ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔'' واقعی بعض اوقات پریوں کی کہانیاں بھی حقیقت بن جاتی ہیں۔ سوال: آپ جنگی محاذ سے کتنے قریب تھے؟ جواب: ہم عملی طور پر جنگ کے قلب میں موجود تھے۔ توپوں کی گھن گرج سے پہاڑ لرز رہے تھے، برفانی چوٹیاں شعلہ بار تھیں اور ہمارے سپاہی شدید سردی، تاریکی اور دشمن کی مسلسل گولہ باری کے باوجود بلند ترین چوٹیوں کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے۔ سوال: کارگل جنگ کی سب سے غیر معمولی بات کیا تھی؟ جواب: سب سے بڑا چیلنج کارگل اور دراس کی انتہائی بلند اور دشوار گزار چوٹیاں تھیں، خصوصاً ٹائیگر ہل اور تولولنگ۔ ٹائیگر ہل، جو تقریباً 16,500 فٹ کی بلندی پر واقع ہے، پر دشمن نے خفیہ اور حکمتِ عملی کے تحت اپنی مضبوط پوزیشن قائم کر رکھی تھی۔ دراس وادی میں اس چوٹی کی بنیاد تقریباً 10,800 فٹ کی بلندی پر ہے، یعنی ہندوستانی فوجیوں کو تقریباً 5,600 سے 5,800 فٹ کی سیدھی اور نہایت خطرناک چڑھائی طے کرنی پڑی۔ اس صورتِ حال نے دشمن کو نمایاں جغرافیائی برتری دے دی تھی اور نیچے موجود ہمارے فوجی دشمن کے نشانے پر تھے۔ ایسے دشوار حالات میں، جہاں پہاڑی ڈھلوان پر کھڑا رہنا بھی مشکل تھا، ہمارے جوانوں نے جس شجاعت کا مظاہرہ کیا، وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ سوال: موسم کی شدت کیسی تھی؟ جواب: برف سے ڈھکی بلند چوٹیاں، منجمد کر دینے والی تیز ہوائیں اور منفی 30 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر جانے والا درجۂ حرارت، فوجیوں اور عام انسانوں دونوں کے لیے انتہائی سخت ماحول تھا۔ ایسے حالات میں ہندوستانی فوج کا مشن بظاہر ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ سوال: پھر کامیابی کا اصل راز کیا تھا؟ جواب: ابتدائی مشکلات پر قابو پانے کے لیے ہندوستانی فوج نے اپنی حکمتِ عملی میں مؤثر تبدیلیاں کیں۔ جدید جی پی ایس رہنمائی سے بمباری، ہندوستانی فضائیہ کے ٹرانسپورٹ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ہزاروں پروازیں، جن کے ذریعے فوجی، اسلحہ، گولہ بارود اور ضروری سامان محاذ تک پہنچایا گیا، جبکہ زخمیوں کو انتہائی خطرناک حالات میں بحفاظت منتقل کیا گیا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فضائیہ کے مگ-29 لڑاکا طیاروں نے دشمن کی فضائی سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں محدود رکھا۔ اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو کارگل صرف ایک فوجی فتح نہیں تھی بلکہ یہ ناممکن حالات پر حوصلے کی، خوف پر فرض کی، اور جارحیت پر قومی عزم کی فتح تھی۔ ہمارے بہت سے جوان ابھی بیس برس کی عمر کے ابتدائی حصے میں تھے، لیکن انہوں نے جس حب الوطنی، فرض شناسی اور قربانی کا مظاہرہ کیا، وہ آنے والی نسلوں کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے گا۔ آج ہم ان شہداء کے اہلِ خانہ کو بھی سلام پیش کرتے ہیں، جن کی خاموش قربانیاں بھی اس عظیم قومی فتح کی داستان کا لازمی حصہ ہیں۔ آئیے، ہم کبھی اُن لوگوں کو فراموش نہ کریں جنہوں نے ہمارے بہتر کل کے لیے اپنا آج قربان کر دیا۔ خالد اسکوپ (Khalid Scope) یا کسی معروف صحافی خالد کی جانب سے کارگل جنگ کی کوئی مستند، الگ یا مخصوص اسکوپ (تحقیقی روداد) تاریخی ریکارڈ یا وسیع پیمانے پر شائع شدہ صحافتی مواد میں موجود نہیں ہے۔ تاہم، کارگل جنگ (جو ۳ مئی سے ۲۶ جولائی ۱۹۹۹ تک جاری رہی) کے حوالے سے مختلف فوجی افسران، تجزیہ کاروں اور صحافیوں کی کتابیں اور رودادیں موجود ہیں، جن میں اس وقت کے پاکستانی اور بھارتی کرداروں کی تفصیلات ملتی ہیں۔ پاکستانی موقف اور عسکری قیادت: کارگل آپریشن (جس کا پاکستانی کوڈ نام آپریشن بدر تھا) کی منصوبہ بندی میں مبینہ طور پر چند اعلیٰ فوجی افسران شامل تھے۔ اس جنگ کے دوران لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد قدیر (اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل سٹریٹجک پلانز ڈویژن) اہم ذمہ داریوں پر مامور تھے اور ان کا تعلق کارگل کی سٹریٹجک پلاننگ سے تھا۔ بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق، اس وقت گلتری کے مقام پر ۱۲ این ایل آئی رجمنٹ کے کمانڈنگ افسر کرنل خالد نذیر تھے، جنہیں بعد ازاں ٹائیگر ہلز کی صورتحال اور کارگل محاذ کی تفصیلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ کا خلاصہ: کارگل کی جنگ دراصل کنٹرول لائن (ایل او سی) کے قریبی پہاڑی سلسلوں میں لڑی گئی، جس کا بنیادی مقصد سری نگر-لیہہ ہائی وے کو کاٹ کر بھارتی فوجیوں کی رسد روکنا تھا۔ یہ جنگ بالآخر جولائی ۱۹۹۹ کے اواخر میں امریکی مداخلت اور سفارتی دباؤ کے بعد ختم ہوئی۔

# ہندوستانی تعلیم کا نیا منظرنامہ: پرہلاد جوشی کی قیادت

**شیخ مُستقی رحمان**

ہندوستان میں جولائی 2026 میں پرہلاد وینکٹیش جوشی کی مرکزی وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے تقرری ایک ایسے وقت میں عمل میں آئی جب ملک کا نظامِ تعلیم، بالخصوص قومی سطح کے داخلہ امتحانات، شدید عوامی تنقید اور ادارہ جاتی بحران سے گزر رہے تھے۔ NEET-2026 کے تنازع نے نہ صرف نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) کی ساکھ کو متاثر کیا بلکہ وزارتِ تعلیم کی انتظامی کارکردگی پر بھی سنجیدہ سوالات اٹھائے۔ ایسے حالات میں ایک ایسے سیاست دان کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی جس کی شناخت بنیادی طور پر تعلیمی شعبے کے ماہر کی نہیں بلکہ ایک تجربہ کار منتظم، پارلیمانی امور کے ماہر اور مختلف قومی وزارتوں کے کامیاب منتظم کی رہی ہے۔ یہ مقالہ پرہلاد جوشی کی سیاسی اور انتظامی زندگی کا تحقیقی جائزہ لیتا ہے اور اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ آیا ان کا وسیع انتظامی تجربہ ہندوستانی نظامِ تعلیم کو درپیش پیچیدہ مسائل کے حل میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔

تعارف: تعلیم کسی بھی قوم کی تہذیبی، معاشی اور سائنسی ترقی کی بنیادی اساس ہوتی ہے۔ جدید ریاستیں اپنی قومی طاقت کا تعین صرف اقتصادی وسائل یا عسکری قوت سے نہیں بلکہ اپنے تعلیمی نظام کی مضبوطی، تحقیقی صلاحیت، سائنسی اختراع اور انسانی سرمایہ کی تیاری سے کرتی ہیں۔ ہندوستان، جو دنیا کے سب سے بڑے تعلیمی نظاموں میں شمار ہوتا ہے، اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں تعلیمی اصلاحات، امتحانی نظام کی شفافیت، اساتذہ کی تربیت، اعلیٰ تعلیم کے معیار اور ڈیجیٹل تعلیم جیسے موضوعات قومی مباحث کا حصہ بن چکے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے ہندوستانی تعلیم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک جامع کوشش کی، مگر کسی بھی پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس کے مؤثر نفاذ پر ہوتا ہے۔ NEET-2026 تنازع کے بعد جب وزارتِ تعلیم کو عوامی اعتماد کی بحالی کا چیلنج درپیش تھا، اسی پس منظر میں پرہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ان کی تقرری نے ایک اہم علمی سوال کو جنم دیا کہ کیا مضبوط انتظامی قیادت، تعلیمی شعبے میں خصوصی مہارت کے بغیر بھی، وسیع پیمانے پر تعلیمی اصلاحات نافذ کرسکتی ہے؟ یہی سوال اس تحقیقی مضمون کا مرکزی محور ہے۔

پرہلاد جوشی: ایک منتظم کی سیاسی تشکیل: پرہلاد وینکٹیش جوشی کی سیاسی زندگی بتدریج تنظیمی کام، پارلیمانی تجربے اور انتظامی ذمہ داریوں کے ذریعے پروان چڑھی۔ وہ اُن رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے مقامی سطح سے قومی سیاست تک کا سفر مسلسل تنظیمی محنت، نظم و ضبط اور ادارہ جاتی ذمہ داریوں کے ذریعے طے کیا۔ پانچ مرتبہ لوک سبھا کے رکن منتخب ہونا ان کی عوامی قبولیت کے ساتھ ساتھ

ان کی سیاسی استحکام کی علامت بھی ہے۔ مرکزی حکومت میں انہوں نے پارلیمانی امور، کوئلہ، کان کنی، صارفین کے امور، غذائی تقسیم اور نئی و قابلِ تجدید توانائی جیسی اہم وزارتوں کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ یہ تمام وزارتیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے وسیع انتظامی ڈھانچے، بین الوزارتی تعاون، پالیسی پر عمل درآمد اور مسلسل نگرانی کا تقاضا کرتی ہیں۔ ان وزارتوں میں خدمات انجام دیتے ہوئے جوشی نے ایک ایسے منتظم کی حیثیت سے شناخت قائم کی جس کی ترجیح شخصی تشہیر کے بجائے ادارہ جاتی نظم، انتظامی ہم آہنگی اور عملی نفاذ رہی۔ یہی پہلو انہیں دوسرے بہت سے سیاسی رہنماؤں سے ممتاز بناتا ہے۔ سیاسیات اور عوامی انتظامیہ کے ماہرین قیادت کو عموماً دو زمروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلی وہ قیادت جو نئے نظریات اور انقلابی وژن پیش کرتی ہے، جبکہ دوسری وہ جو پہلے سے موجود پالیسیوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرکے اداروں کو مضبوط بناتی ہے۔ پرہلاد جوشی کا اندازِ قیادت دوسری قسم سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے، جہاں کامیابی کا معیار مؤثر انتظام، ادارہ جاتی استحکام اور پالیسی پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

وزارتِ تعلیم اور موجودہ چیلنجز: وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سنبھالتے وقت پرہلاد جوشی کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ عوامی اعتماد کی بحالی تھا۔ NEET-2026 امتحان سے متعلق تنازعات نے امتحانی نظام کی شفافیت، سیکیورٹی، احتساب اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کیے۔ ایسے حالات میں وزارتِ تعلیم کے لیے صرف انتظامی تبدیلیاں کافی نہیں بلکہ امتحانی نظام کی مکمل اصلاح، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، سائبر سیکیورٹی، آزاد نگرانی اور شفاف احتساب ناگزیر ہوگیا۔ دوسری جانب قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مکمل نفاذ بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس پالیسی کا مقصد نصابی اصلاحات، بنیادی خواندگی، تحقیق، کثیر شعبہ جاتی تعلیم، پیشہ ورانہ مہارت، اساتذہ کی تربیت اور ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دینا ہے، مگر ہندوستان جیسے وفاقی ملک میں اس کا کامیاب نفاذ صرف مرکزی حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ ریاستی حکومتوں، جامعات، تعلیمی بورڈز اور دیگر اداروں کے باہمی تعاون پر منحصر ہے۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے شعبے کو عالمی معیار کے مطابق بنانے، تحقیقی سرگرمیوں میں اضافہ، جامعات کی خودمختاری، مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیجیٹل لرننگ، صنعت اور جامعات کے درمیان تعاون اور بین الاقوامی تعلیمی روابط کو مضبوط کرنا بھی موجودہ دور کے اہم تقاضے ہیں۔ اگرچہ پرہلاد جوشی کا براہِ راست تعلق تعلیمی شعبے سے نہیں رہا، تاہم توانائی، ٹیکنالوجی اور معدنی وسائل سے متعلق وزارتوں میں ان کا تجربہ تحقیق اور سائنسی پالیسی سازی کی اہمیت سے ان کی واقفیت کو ظاہر کرتا ہے، جو مستقبل کی تعلیمی منصوبہ بندی میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

تنقیدی جائزہ: کیا انتظامی مہارت تعلیمی اصلاحات لاسکتی ہے؟: تحقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو پرہلاد جوشی کی تقرری کے دو پہلو نمایاں ہیں۔ پہلا یہ کہ ان کے پاس وسیع انتظامی تجربہ، پارلیمانی مہارت اور بڑے سرکاری اداروں کو چلانے کا عملی ریکارڈ موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کی تعلیمی پالیسی، نصاب سازی یا تدریسی تحقیق میں براہِ راست تخصص نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ تعلیمی ماہرین، جامعات، اساتذہ، محققین اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ کس حد تک مؤثر مشاورت قائم کرتے ہیں۔

عوامی انتظامیہ کے اصولوں کے مطابق کسی بھی بڑے ادارے کی کامیابی صرف سربراہ کی ذاتی صلاحیت پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ مضبوط ادارہ جاتی نظام، شفاف احتساب، مسلسل نگرانی اور ماہرین کی شمولیت پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ اسی لیے اگر وزارتِ تعلیم میں فیصلہ سازی تحقیق پر مبنی ہو، امتحانی نظام شفاف بنایا جائے، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت میں سرمایہ کاری کی جائے اور جامعات کو مناسب خودمختاری فراہم کی جائے تو پرہلاد جوشی کی انتظامی صلاحیتیں تعلیمی اصلاحات کے لیے مؤثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔ تاہم اگر اصلاحات صرف انتظامی سطح تک محدود رہیں اور تعلیمی تحقیق، تدریسی معیار، نصابی بہتری اور علمی آزادی کو مطلوبہ اہمیت نہ دی جائے تو محض انتظامی تجربہ ہندوستان جیسے وسیع تعلیمی نظام کو عالمی معیار تک پہنچانے کے لیے کافی ثابت نہیں ہوگا۔ پرہلاد وینکٹیش جوشی کی وزارتِ تعلیم میں تقرری ہندوستانی نظامِ تعلیم کے لیے ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی شخصیت ایک ایسے منتظم کی ہے جس نے مختلف قومی وزارتوں میں مؤثر نظم و نسق، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور پالیسی کے نفاذ کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، لیکن وزارتِ تعلیم کی کامیابی کا پیمانہ صرف انتظامی مہارت نہیں بلکہ تعلیمی معیار، تحقیقی ترقی، امتحانی شفافیت، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، جامعات کی خودمختاری اور طلبہ کے اعتماد کی بحالی بھی ہوگا۔ اگر وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مؤثر نفاذ، امتحانی نظام کی اصلاح، جدید ٹیکنالوجی کے دانشمندانہ استعمال، تحقیق و اختراع کے فروغ اور تعلیمی ماہرین کے ساتھ مسلسل مشاورت کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتے ہیں تو ان کی قیادت ہندوستانی نظامِ تعلیم کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر سکتی ہے۔ بصورتِ دیگر، صرف انتظامی تجربہ اتنے وسیع اور پیچیدہ تعلیمی نظام کی تمام مشکلات کا حل ثابت نہیں ہوگا۔ اس لیے پرہلاد جوشی کی وزارت کا حقیقی جائزہ سیاسی بیانات یا ابتدائی توقعات کی بنیاد پر نہیں بلکہ آنے والے برسوں میں تعلیمی معیار، ادارہ جاتی شفافیت، تحقیقی پیداوار، امتحانی اعتبار اور طلبہ کے اعتماد میں آنے والی عملی بہتری کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ یہی وہ معیار ہوگا جس سے یہ طے ہوگا کہ آیا ان کی قیادت ہندوستان کو ایک مضبوط علمی اور تحقیقی معاشرے کی جانب لے جانے میں کامیاب ہوئی یا نہیں۔

کشمیر: چنار بک فیسٹیول میں

# آیت اللہ علی خامنہ ای کی جیل ڈائری کی غیر معمولی مانگ

سری نگر میں ۲۶ رجولائی کو ختم ہونے والے چنار بک فیسٹیول میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای سے منسوب جیل ڈائری غیر معمولی توجہ کا مرکز رہی۔ ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ جنگ اور مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال کے تناظر میں کتاب کے اسٹال پر خریداروں کی بھیڑ رہی جبکہ منتظمین اور ناشرین کا کہنا ہے کہ چند ہی گھنٹوں میں بیشتر نسخے فروخت ہوئے۔ ان کے مطابق قارئین ایران کی سیاسی، مذہبی اور فکری قیادت کو بہتر طور پر سمجھنے میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ سری نگر میں ۲۶ رجولائی کو ختم ہونے والے سالانہ چنار بک فیسٹیول میں اس مرتبہ سب سے زیادہ توجہ حاصل کرنے والی کتابوں میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای سے منسوب جیل ڈائری شامل ہے، جس کے لیے قارئین کی غیر معمولی دلچسپی دیکھی گئی۔ دی ہندو کی رپورٹ کے مطابق ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ جنگ اور خطے میں بدلتی ہوئی صورتحال نے کشمیری قارئین میں ایران کی مذہبی و سیاسی قیادت کے بارے میں جاننے کا رجحان نمایاں طور پر بڑھا دیا ہے۔ کتاب فروخت کرنے والے ناشرین اور اسٹال منتظمین کا کہنا ہے کہ فیسٹیول کے آغاز کے چند ہی گھنٹوں میں کتاب کے بیشتر نسخے

فروخت ہو گئے اور مسلسل نئے آرڈرز موصول ہو رہے ہیں۔ ان کے مطابق خریدار صرف ایران کی موجودہ سیاسی صورتحال نہیں بلکہ آیت اللہ خامنہ ای کی فکری زندگی، جدوجہد اور نظریاتی پس منظر کو بھی سمجھنا چاہتے ہیں۔ فیسٹیول میں موجود ایک کتاب فروش نے کہا کہ ”لوگ صرف خبریں نہیں پڑھنا چاہتے بلکہ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ ایران کی قیادت کن نظریات اور تجربات سے گزری ہے۔“ ایک اور ناشر کے مطابق ”ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ جنگ کے بعد اس موضوع پر کتابوں کی مانگ میں واضح اضافہ ہوا ہے، اور خامنہ ای کی جیل ڈائری سب سے زیادہ طلب کی جانے والی کتابوں میں شامل ہے۔“ کتاب خریدنے آئے متعدد قارئین نے بھی اپنی دلچسپی کی وجہ بیان کی۔ ایک نوجوان طالب علم نے کہا کہ ”ہم روزانہ ایران سے متعلق خبریں سنتے ہیں، اس لیے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہاں کی قیادت کی فکری تشکیل کیسے ہوئی۔“ ایک اور قاری کا کہنا تھا: ”صرف سیاسی بیانات کافی نہیں ہوتے، کتابیں کسی شخصیت کو زیادہ گہرائی سے سمجھنے کا موقع دیتی ہیں۔“ منتظمین کے مطابق اس سال کشمیر بک فیسٹیول میں مشرقِ وسطیٰ، اسلامی تاریخ، عالمی سیاست اور بین الاقوامی تعلقات سے متعلق کتابوں کی مانگ گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ رہی۔ ان کا کہنا ہے کہ حالیہ عالمی واقعات نے نوجوان قارئین میں سنجیدہ مطالعے کا رجحان بڑھایا ہے اور وہ مختلف ممالک کی سیاسی و مذہبی شخصیات کے بارے میں مستند مواد تلاش کر رہے ہیں۔ ادبی ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سیاسی بحرانوں کے دوران متعلقہ شخصیات پر لکھی گئی سوانح عمریوں، یادداشتوں اور ڈائریوں کی فروخت میں اضافہ ایک معمول کا رجحان ہے۔ ان کے مطابق قارئین روزمرہ خبروں کے بجائے تاریخی اور فکری پس منظر کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اس نوعیت کی کتابیں زیادہ توجہ حاصل کرتی ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال، ایران سے متعلق عالمی مباحث اور حالیہ جنگ نے دنیا بھر میں ایران کی سیاست، مذہبی قیادت اور تاریخ پر مبنی کتابوں میں دلچسپی کو بڑھا دیا ہے۔ کشمیر چنار بک فیسٹیول میں خامنہ ای کی جیل ڈائری کی مقبولیت کو بھی اسی وسیع تر رجحان کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔

بھارت اور چین نے سیاسی، عوام سے عوام کی سطح پر

# دوطرفہ تبادلوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

بیجنگ: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے پیر کو بیجنگ میں چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی 14 ویں قومی کمیٹی کے ڈپٹی سکریٹری جنرل ہانگ لیانگ کے ساتھ ملاقات کے دوران ہندوستان اور چین کے درمیان سیاسی اور عوام سے عوام کی سطح پر دوطرفہ تبادلوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ بیجنگ میں ہندوستانی سفارتخانے نے لکھا کہ خارجہ سکریٹری شری وکرم مصری نے چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی 14 ویں قومی کمیٹی کے ڈپٹی سکریٹری جنرل ایچ ای ہونگ لیانگ سے ملاقات کی۔ انہوں نے سیاسی اور عوام سے عوام کی سطح پر دوطرفہ تبادلوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ سکریٹری مصری نے پیر کو چین کے اپنے سرکاری دورے کا آغاز چین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بین الاقوامی شعبہ کے نائب وزیر سن ہیان کے ساتھ ملاقات کے ساتھ کیا۔“ خارجہ سکریٹری شری وکرم مصری نے آج چین کے اپنے سرکاری دورے کا آغاز چین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بین الاقوامی محکمہ کے نائب وزیر ایچ ای سن ہیان کے ساتھ ایک میٹنگ کے ساتھ کیا۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کے لیے رہنماؤں کی رہنمائی پر عمل درآمد کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا، جس میں دونوں فریقوں کے لیے ترجیحی مسائل کو حل کرنا اور سیاسی سوچ، لوگوں کے درمیان ایک پروموشن کے ذریعے دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینا شامل ہے۔ ملاقات کے دوران چین میں ہندوستان کے سفیر وکرم ڈوریسوامی بھی موجود تھے۔ گزشتہ ہفتے، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ 2024 میں کازان میں وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی ملاقات کے بعد سے ہندوستان اور چین کے تعلقات بتدریج معمول پر آ رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے ملیلا میں اپنے چینی ہم منصب وانگ یی کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے ابتدائی ریمارکس میں، وزیر خارجہ جے شنکر نے منصفانہ مارکیٹ تک رسائی اور تجارتی توازن پر بھی زور دیا تھا۔ 2024 میں کازان میں ہمارے رہنماؤں کی ملاقات کے بعد سے، ہندوستان اور چین کے تعلقات بتدریج معمول پر آ رہے ہیں۔ اس سمت کی مزید تصدیق اس وقت ہوئی جب وہ گزشتہ اگست میں تیانجن میں ملے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ باہمی احترام، باہمی دلچسپی اور باہمی حساسیت کی بنیاد پر ایک مستحکم اور تعاون پر مبنی تعلقات بہترین طریقے سے استوار کیے جا سکتے ہیں۔

بھارت کا مقصد 2030 تک 50,000 کروڑ روپے کی

# دفاعی برآمدات کا ہدف حاصل کرنا ہے: سیکریٹری دفاع

نئی دہلی: دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے کہا ہے کہ ہندوستان 2030 تک دفاعی برآمدات کے 000,50 کروڑ روپے کے ہدف تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہے، جس کی قیادت جیو پولیٹیکل صورتحال کی وجہ سے کئی ممالک کی طرف سے مانگ میں اضافہ ہے۔ راجیش کمار نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جی ہاں، یہ دفاعی برآمدات کے لیے اچھا وقت ہے۔ ہم گزشتہ سال تقریباً 000,39 کروڑ روپے تک پہنچ گئے، اور ہمیں لگتا ہے کہ 2030 تک 000,50 کروڑ روپے آسانی سے حاصل کیے جاسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 145 کمپنیاں ہیں جو بلٹ پروف جیکٹس اور بیلسٹک ہیلمٹ سے لے کر برہموس یا آکاش زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل جیسے پیچیدہ نظام تک مختلف قسم کے آلات برآمد کرتی ہیں۔ راجیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کے دفاعی پبلک سیکٹر یونٹوں کو بھی اب بہت سارے برآمدی آرڈر مل رہے ہیں، خاص طور پر معیاری توپ خانے اور گولہ بارود کے لیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ ماضی میں ہندوستانی دفاعی برآمدات میں اضافہ پبلک سیکٹر کی برآمدات میں زیادہ رہا ہے“ کچھ عالمی جغرافیائی سیاسی تنازعات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جس کی وجہ سے بہت سارے ممالک دوبارہ مسلح ہوئے ہیں۔ 2025-26 کے دوران، ہمارے پاس 100 سے زیادہ ممالک کو 1800 برآمدات کی اجازت تھی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، تقریباً 145 مختلف کمپنیاں یہ کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، دفاعی برآمدات، عام طور پر دفاعی صنعت کی طرح، اب ایک اہم سطح پر پہنچ رہی ہیں۔“ انہوں نے کہا کہ ڈورنیئر ہوائی جہاز اور برہموس میزائل جیسے پلیٹ فارمز میں جہاں ٹیکنالوجی کی تیاری کی سطح زیادہ ہے وہاں مزید برآمدی آرڈرز حاصل کرنے کی زبردست گنجائش ہے۔ برہموس میزائلوں کے برآمدی آرڈرز پر، سنگھ نے کہا کہ ہمارے پاس

ممکنہ طور پر تین حتمی آرڈرز ہیں۔ پہلے مرحلے میں فلپائن، اور انڈونیشیا اور ویتنام دونوں حتمی معاہدے مکمل کرنے کے راستے پر ہیں۔ ہمیں آرمینیا کو برآمدات کے ساتھ کافی کامیابی ملی ہے، مثال کے طور پر، اور ہر طرف، بہت زیادہ دلچسپی ہے۔ ملک کی دفاعی برآمدات مالی سال 2013-14 میں 686 کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 424,38 کروڑ روپے ہوگئیں، جو بارہ سالوں میں 5500 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، اس کی قیادت میک ان انڈیا پہل اور دفاعی خود انحصاری کے لیے کی گئی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ہندوستان بتدریج ایک بڑے درآمد کنندہ سے ایک دفاعی مینوفیکچرنگ ملک میں تبدیل ہو رہا ہے۔

وزارت سیاحت نے بھارت کو ایک پسندیدہ عالمی سیاحتی مقام کے طور پر

# فروغ دینے کیلئے ایئر انڈیا کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے

نئی دہلی: سیاحت کی وزارت نے آج نئی دہلی میں ایئر انڈیا لمیٹڈ کے ساتھ ایک مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے تاکہ ہندوستان کو ناقابل یقین انڈیا برانڈ کے تحت ایک پسندیدہ عالمی سیاحتی مقام کے طور پر فروغ دینے کے لیے ایک اسٹریٹجک فریم ورک قائم کیا جاسکے۔ یہ تقریب مرکزی وزیر برائے سیاحت وثقافت جناب گجیندر سنگھ شیخاوت کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس میں سیاحت کی وزارت کے سکریٹری جناب بھونیش کمار نے بھی شرکت کی۔ شری سمن بلہ، ایڈیشنل سکریٹری اور ڈائریکٹر جنرل (سیاحت)؛ جناب ہرکیشور ایس، جوائنٹ سکریٹری، وزارت سیاحت؛ شری نپن اگروال، چیف کمرشل آفیسر، ایئر انڈیا؛ اور شری پی بالاجی، گروپ ہیڈ - گورننس، رسک، کمپلائنس اور کارپوریٹ افیئرز، ایئر انڈیا، اور وزارت سیاحت اور ایئر انڈیا کے دیگر سینئر افسران کے ساتھ دیگر حکام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس تعاون کا مقصد وزارت سیاحت کی منزل کو فروغ دینے کے اقدامات اور ایئر انڈیا کے وسیع ملکی اور بین الاقوامی نیٹ ورک سے فائدہ اٹھانا ہے تاکہ ہندوستان کی سیاحت کی نمائش کو بڑھایا جا سکے، اندرون ملک سیاحت کو مضبوط کیا جا سکے اور ملک کو ایک عالمی ٹرانزٹ اور ٹریول ہب کے طور پر رکھا جا سکے۔ شراکت داری غیر تجارتی، غیر پابند اور غیر خصوصی ہے، جس میں کسی بھی فریق پر کوئی مالی وابستگی نہیں ہے۔ ایم او یو وزارت سیاحت اور ایئر انڈیا کے درمیان سیاحت کو فروغ دینے، منزل کی برانڈنگ، مواد کی ترقی، بین الاقوامی مارکیٹنگ اور اسٹیک ہولڈر کی شمولیت سمیت شعبوں میں تعاون کے لیے ایک فریم ورک قائم کرتا ہے۔ وہ ہندوستان کو عالمی سطح کے سیاحتی مقام کے طور پر فروغ دینے اور بین الاقوامی سیاحوں کی آمد میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے ڈیجیٹل پلیٹ فارم، عالمی نیٹ ورکس اور آؤٹ ریچ صلاحیتوں کا فائدہ اٹھائیں گے۔ تعاون کے ایک حصے کے طور پر، وزارت سیاحت اور ایئر انڈیا انکریڈیبل انڈیا برانڈ کے تحت مشترکہ عالمی تشہیری مہمات چلائیں گے اور ڈیجیٹل اور آف لائن پلیٹ فارمز پر شریک برانڈڈ مارکیٹنگ اور منزل کی کہانی سنانے کی تلاش کریں گے۔ سیاحت سے متعلق مواد کو بھی ایئر انڈیا کے کسٹمر ٹچ پوائنٹس کے ذریعے تیار اور پھیلایا جائے گا، بشمول اس کے اندرونِ پرواز تفریحی پلیٹ فارم۔ وزارت اور ایئر انڈیا ملک بھر میں مقامات کو فروغ دینے کے لیے ریاستی ٹورازم بورڈز اور دیگر سیاحت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ وہ ایئر انڈیا کے پلیٹ فارمز پر برانڈنگ کے مواقع بھی تلاش کریں گے، بشمول ایئر کرافٹ لیوری، بورڈنگ پاسز اور فلائٹ میڈیا، فزیبلٹی اور باہمی معاہدے کے تحت۔ وزارت سیاحت اور ایئر انڈیا کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ ورکنگ گروپ مفاہمت نامے کے نفاذ کی نگرانی کرے گا، تعاون کے ممکنہ شعبوں کی نشاندہی کرے گا اور وقتاً فوقتاً مجوزہ سرگرمیوں کی پیش رفت کا جائزہ لے گا۔

# وزارت خزانہ نے ۱۰ر اور ۲۰ر روپے کے پولیمر بینک نوٹوں کی ٹرائل کیلئے آر بی آئی کی تجویز کو منظوری دے دی

نئی دہلی: وزارت خزانہ نے پیر کو پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ حکومت نے 10 اور 20 روپے کے پولیمر بینک نوٹوں کے فیلڈ ٹرائل کرنے کے لیے ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ وزارت نے کہا کہ آر بی آئی نے اپنے سنٹرل بورڈ کی سفارش کے ساتھ، فیلڈ ٹرائلز کے لیے 10 اور 20 روپے کے پولیمر بینک نوٹوں میں سے ہر ایک کے ایک بلین ٹکڑے جاری کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اس تجویز میں ٹرائلز کی کامیاب تکمیل کے بعد ان دونوں مالیتوں میں پولیمر بینک نوٹوں کے باقاعدہ اجراء کا بھی تصور کیا گیا ہے۔ وزارت نے کہا کہ حکومت نے آر بی آئی کے ذریعہ پیش کردہ تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ آر بی آئی کے مطابق، بین الاقوامی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ پولیمر بینک نوٹوں کی عمر کاغذی نوٹوں کے مقابلے میں کافی لمبی ہوتی ہے۔ تاہم مرکزی بینک نے کہا کہ پولیمر نوٹوں کا تعارف فی الحال ابتدائی مرحلے میں ہے۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں پر ممکنہ اثرات کے بارے میں، وزارت خزانہ نے کہا کہ کوئی اثر، اگر بالکل بھی ہے، پولیمر نوٹوں کے باقاعدہ اجراء کے بعد ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ بینک نوٹ اور ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام عوام کے لیے دستیاب تکمیلی ادائیگی کے آلات ہیں۔ وزارت نے یہ بھی واضح کیا کہ آر بی آئی نے موجودہ کاغذی ذیلی بینک نوٹوں کے ساتھ پولیمر بینک نوٹ جاری کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس نے کہا کہ کاغذی کرنسی کو پولیمر پر مبنی بینک نوٹوں سے تبدیل کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ یہ جواب پارلیمنٹ میں پلاسٹک کے نوٹوں کے مجوزہ تعارف اور کرنسی کی گردش اور ڈیجیٹل ادائیگیوں پر ان کے ممکنہ اثرات کے جواب میں آیا۔

# دین دیال پورٹ اتھارٹی نے ایک ہی دن میں تاریخی 7.83 لاکھ میٹرک ٹن کارگو ہینڈلنگ کے ساتھ اپنا ہی ریکارڈ توڑ دیا

کانڈلا: دین دیال پورٹ اتھارٹی کانڈلا نے ایک بار پھر سب سے زیادہ سنگل ڈے کارگو ہینڈلنگ کا اپنا قومی ریکارڈ توڑ کر تاریخ کو دوبارہ لکھا ہے۔ اتوار کو، کانڈلا پورٹ نے ایک ہی دن میں 816,83,7 میٹرک ٹن کارگو ہینڈلنگ کا بے مثال ریکارڈ حاصل کیا، جس نے 17 جون کو حاصل کیے گئے 570,78,7 میٹرک ٹن کے اپنے قومی ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جو اس کے پچھلے ریکارڈ 5,07,397 میٹرک ٹن سے زیادہ ہے۔ 17 جون کو ریکارڈ ہینڈلنگ میں 2,55,557 میٹرک ٹن خام تیل شامل ہے۔ یہ تاریخی کامیابی ٹیم دین دیال پورٹ اتھارٹی اور ہمارے تمام اسٹیک ہولڈرز کی غیر متزلزل لگن، ٹیم ورک، اور آپریشنل عمدگی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس موقع پر، سشیل کمار سنگھ، آئی آر ایس ایم ای، چیئرمین، ڈی پی اے، نے تمام اسٹیک ہولڈرز، بندرگاہ کے صارفین، برآمد کنندگان، درآمد کنندگان، شپنگ لائنز، ویسل ایجنٹس، اسٹیوڈرز، کسٹم ہاؤس ایجنٹس، ٹرمینل آپریٹرز، تجارتی انجمنوں، ٹرک ڈرائیوروں، ڈی پی اے کے عہدیداروں، ملازمین، ملازمین، پورٹس ڈیورز اور غیر متعلقہ اراکین کو مبارکباد دی جنہوں نے اس تاریخی کامیابی کو ممکن بنایا۔

آئی این ایس سدرشینی ایک ماہ طویل

# امریکہ کے دورے کے بعد پرتگال کے لیے روانہ

واشنگٹن رنئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کے بحری جہاز سدرشینی نے ملک کی 250 ویں یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کے لیے امریکہ کا اپنا ایک ماہ طویل دورہ مکمل کرتے ہوئے پرتگال کے لیے روانہ کیا ہے۔ دہلی میں وزارت دفاع کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ”ہندوستانی بحریہ کا جہاز سدرشینی، جو کہ ہندوستانی بحریہ کا ایک بحری جہاز کا تربیتی جہاز ہے، 25 جولائی کو امریکہ کے بوسٹن سے جاری لوکایان 26 سفر کے ایک حصے کے طور پر روانہ ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ آئی این ایس سدرشینی نے اب پونٹا ڈیلگاڈا، ازورس (پرتگال) کے لیے سفر کیا ہے، جس نے عالمی سطح پر ہندوستان کی سمندری طاقت، پیشہ ورانہ مہارت اور خیر سگالی کی روشنی کے طور پر اپنا سفر جاری رکھا ہے۔ اپنے قیام کے دوران، سدرشینی نے باوقار سیل 250 تقریبات اور انٹرنیشنل نیول ریویو 250 میں ہندوستان کی نمائندگی کی، جس میں پیشہ ورانہ اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے عالمی بحری شراکت داری کو مضبوط کرتے ہوئے ملک کے امیر بحری ورثے کی نمائش کی گئی۔ جہاز نے نورفولک، بالٹی مور، نیو یارک اور بوسٹن میں سیل کے 250 ایونٹس میں حصہ لیا، جس میں معززین، ہندوستانی تارکین وطن کے ارکان اور بین الاقوامی بحری وفود کی میزبانی کی گئی۔ وزارت دفاع کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ”ان مصروفیات نے سمندری تعاون اور دوستی کے تئیں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔

اے ایم یو نے جولائی تا دسمبر ۲۰۲۶ء

# سمسٹر کیلئے ۴۸ رسویم آن لائن کورسز کا آغاز کیا

علی گڑھ: معیاری اعلیٰ تعلیم تک ڈیجیٹل وسائل کے ذریعہ رسائی کو فروغ دینے کے اپنے عزم کو مزید مستحکم کرتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) نے حکومت ہند کے سویم پلیٹ فارم پر جولائی تا دسمبر 2026 سمسٹر کے لیے 48 میسیو اوپن آن لائن کورسز (موکس) کا آغاز کیا ہے۔ یونیورسٹی کے اساتذہ کی جانب سے تیار کیے گئے یہ کورسز ملک بھر کے طلبہ اور دیگر افراد کے لیے بغیر فیس کے دستیاب ہیں۔ داخلے کا عمل سویم پورٹل پر شروع ہو چکا ہے۔ یہ اقدام ڈیجیٹل انڈیا کے وژن اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے، جس میں ملٹی ڈسپلنری تعلیم، لچک، مساوی رسائی اور اعلیٰ تعلیم میں ٹکنالوجی کے مؤثر استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ قومی اہمیت کے حامل ادارے کی حیثیت سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی طلبہ، پیشہ ور افراد اور زندگی بھر سیکھنے کے خواہش مند افراد کے لیے معیاری آن لائن کورسز تیار کر کے اس قومی مشن میں مسلسل اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ 48 آن لائن کورسز میں 19 نئے اور 29 دوبارہ پیش کیے جانے والے کورسز شامل ہیں، جو متعدد علمی شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان میں بزنس ایڈمنسٹریشن، کامرس، کمپیوٹر سائنس، ڈیٹا سائنس، ماحولیاتی مطالعات، معاشیات، تعلیم، انگریزی، جغرافیہ، ہندی، فارسی، قانون، سیاسیات، صحتِ عامہ، عمرانیات، لائبریری و انفارمیشن سائنس، ویمنس اسٹڈیز، فارنسک میڈیسن، نباتیات، وائلڈ لائف، حیوانیات اور فزیکل ایجوکیشن شامل ہیں۔ ان کورسز میں اسٹریٹیجک مینجمنٹ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، پائتھن کے ذریعے ڈیٹا سائنس، آفات خطرات مینجمنٹ، ماحولیاتی تعلیم، مالیکیولر بایولوجی، صحتِ عامہ، تھیٹر اسٹڈیز، ڈیجیٹل ہیومینٹیز، بین الاقوامی تعلقات، انٹرپرینیورشپ، فنانشیئل مینجمنٹ، ٹوکسیکولوجی اور خواتین وصنعت کاری جیسے متنوع موضوعات شامل ہیں۔ بیشتر کورسز 8 اور 12 ہفتوں کی مدت پر مشتمل ہیں۔ سویم پلیٹ فارم، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے آن لائن تعلیمی کورسز سے متعلق ضوابط کے مطابق تعلیمی کریڈٹ کی منتقلی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے، جس کے تحت اعلیٰ تعلیمی ادارے قابلِ اطلاق ضوابط کے مطابق طلبہ کو ایک سمسٹر میں مجموعی کورسز کے 40 فیصد تک کریڈٹ، سویم کے ذریعے حاصل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اعلیٰ تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کورسز سے بھرپور استفادہ کریں اور اس قومی مہم میں فعال طور سے شرکت کریں۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے یہ آن لائن کورسز اس طرح ترتیب دیے گئے ہیں کہ ملک کے کسی بھی حصے یا کسی بھی سماجی و معاشی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد جدید علمی معلومات، عملی مہارتوں اور تعلیمی ترقی کے مواقع حاصل کر سکیں، ساتھ ہی معیاری تعلیم کے لیے سویم کو عالمی سطح پر ایک معتبر پلیٹ فارم بنانے کے قومی مقصد کو بھی تقویت ملے۔ آن لائن کورسز کے کوآرڈینیٹر پروفیسر عاصم ظفر نے کہا کہ 48 نئے سویم کورسز کا آغاز ڈیجیٹل تعلیم کو مستحکم کرنے اور معیاری اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو مزید وسعت دینے کی سمت میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ایک اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کورسز مختلف شعبوں کے تجربہ کار اساتذہ نے طلبہ اور پیشہ ور افراد کی بدلتی ہوئی تعلیمی اور عملی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیے ہیں۔ انہوں نے طلبہ اور ریسرچ اسکالرز سے اپیل کی کہ وہ داخلہ لے کر اپنے علمی افق کو وسیع کریں، جبکہ اساتذہ اور مختلف شعبوں سے وابستہ پیشہ ور افراد کو بھی اپنی مہارتوں میں اضافہ، نئی مہارتیں حاصل کرنے اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کے لیے اس پلیٹ فارم سے استفادہ کرنا چاہیے۔

# ہندوستان اور کوٹ ڈی آئیور نے دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: ہندوستان اور کوٹ ڈی آئیوری نے پیر کو دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے اور آئیوری کوسٹ ایئر فورس کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ اور کوٹ ڈی آئیوری فضائیہ کے چیف آف ایئر اسٹاف میجر جنرل کوفی این گیسن الفریڈ کے درمیان میٹنگ کے دوران ہوئی۔ وزارت دفاع نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ دفاع کے سکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ نے 27 جولائی 2026 کو کوٹ ڈی آئیور کی فضائیہ کے چیف آف ایئر اسٹاف، ایئر میجر جنرل کوفی این گیسن الفریڈ سے نئی دہلی میں ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے دفاعی تعاون کے لیے جاری اور ممکنہ راستوں پر تبادلہ خیال کیا اور فضائی افواج کی مشترکہ صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا اور دوطرفہ دفاعی تعلقات کو گہرا کرنے کا عزم کیا۔ اس سے پہلے دن میں، میجر جنرل کوفی این گیسن الفریڈ نے قومی جنگی یادگار کا دورہ کیا اور ہندوستان کے بہادر سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے قوم کی خدمت میں عظیم قربانیاں دیں۔ انہوں نے نیشنل وار میموریل میں مہمانوں کی کتاب پر دستخط کیے اور اسے ہندوستانی مسلح افواج کے بہادر مردوں اور خواتین کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز قرار دیا جنہوں نے قوم کی خدمت میں قربانی دی۔ میجر جنرل کوفی این گوسان الفریڈ نے لکھا،” ہندوستان کی مسلح افواج کے بہادر مردوں اور خواتین کو خراج تحسین پیش کرنا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے جنہوں نے اپنی قوم کی خدمت میں آخری قربانیاں دیں۔ آئیورین ایئر فورس اور کوٹ ڈی آئیور کی مسلح افواج کی جانب سے، میں اپنے گہرے احترام اور یکجہتی کا اظہار کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ یہ یادگار ان کی یاد کو برقرار رکھے اور ہندوستانی فضائیہ اور آئیورین ایئر فورس کے درمیان دوستی کو مضبوط بنائے۔ ان تمام لوگوں کے لیے جنہوں نے خدمت کی اور جنہوں نے اپنی جانیں دیں، ہم اپنا دائمی شکریہ اور سلام پیش کرتے ہیں۔ ہندوستان اور کوٹ ڈی آئیور (آئیوری کوسٹ) نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مزید گہرا کرنے اور فوجی تعاون کو مستحکم کرنے کی مشترکہ عزم کا اعادہ کیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران، دونوں ممالک کے حکام نے باہمی دلچسپی کے امور اور دفاعی شعبے میں شراکت داری بڑھانے کے مختلف طریقوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

حکومت نے مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان

# معاشی استحکام کو یقینی بنانے کیلئے ٹھوس اقدامات کیے ہیں: پنکج چودھری

نئی دہلی: حکومت نے مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے سپلائی چین میں رکاوٹوں کے تناظر میں توانائی، ان پٹ لاگت کے دباؤ کو کم کرنے، تجارت کو آسان بنانے، صنعتی سرگرمیوں کی حمایت اور میکرو اکنامک استحکام کی حفاظت سمیت اہم صنعتی آدانوں کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں، پیر کو پارلیمنٹ کو مطلع کیا گیا۔ منتخب پیٹرو کیمیکل فیڈ اسٹاک پر عارضی کسٹم ڈیوٹی چھوٹ فراہم کی گئی تھی۔ مزید برآں، بھارت میری ٹائم انشورنس پول ریلیف (برآمد کی سہولت کے لیے لچک اور لاجسٹک مداخلت (اسکیم کاروباروں کی مدد کے لیے متعارف کرائی گئی۔ برآمد شدہ مصنوعات پر ڈیوٹیز اور ٹیکسز کی معافی کے فوائد کو زیادہ فریٹ، انشورنس اور جنگ کے خطرے کے اخراجات کو کم کرنے کے لیے بحال کیا گیا۔ وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں کہا کہ ایمرجنسی کریڈٹ لائن گارنٹی اسکیم 0.5 کے ذریعے لیکویڈیٹی سپورٹ کو بھی بڑھایا گیا۔ اس کے علاوہ، حکومت آزاد تجارتی معاہدوں اور جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدوں کے اپنے نیٹ ورک کو بڑھا کر تجارتی لچک کو مضبوط کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، خام تیل کے درآمدی ذرائع میں تنوع، اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی توسیع، اسٹریٹجک پیٹرولیم کے ذخائر میں اضافہ، متبادل ایندھن کو فروغ دینے، توانائی کے اہم آدانوں کی گھریلو پیداوار، اور کوئلہ اور لگنائٹ گیسیفیکیشن اسکیم کے نفاذ جیسی متنوع حکمت عملیوں کے ذریعے توانائی کی حفاظت کو مضبوط کیا گیا ہے۔ توانائی کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے ڈیمانڈ سائیڈ اقدامات، جیسے کہ ایل پی جی صارفین کو پی این جی کی طرف منتقل کرنے کی ترغیب دینا بھی شروع کی گئی ہے۔ حکومت نے گیس کی یقینی فراہمی، درآمدی ذرائع میں تنوع، پیشگی خریداری اور بفر اسٹاک کی دیکھ بھال کے ذریعے کھادوں اور دیگر ضروری زرعی آدانوں کی مناسب دستیابی کو بھی یقینی بنایا ہے۔ مغربی ایشیا میں حالیہ جغرافیائی سیاسی پیش رفت نے عالمی سطح پر ممالک کو بری طرح متاثر کیا ہے، جس کے خام تیل درآمد کرنے والی ابھرتی ہوئی معیشتوں پر بڑے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تنازعہ کی وجہ سے خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جس سے ہندوستان کے لیے خام تیل کے درآمدی بل میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، اوسط ہندوستانی خام تیل کی ٹوکری کی قیمتیں اپریل 2026 میں $ 114.5 فی بیرل سے جولائی 2026 (22 جولائی تک) میں $77.6 فی بیرل تک نمایاں طور پر کم ہوگئی ہیں۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی، خدمات کی برآمدات اور ترسیلات زر کی وصولیوں میں مسلسل نمو کے ساتھ، توقع ہے کہ بیرونی شعبے کو سپورٹ کرے گا اور کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ کو کم کرے گا۔ مزید، حکومت اور ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے اعلان کردہ حالیہ اقدامات سے سرمایہ کی آمد کو تقویت ملے گی اور ہندوستان کی بیرونی مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا ہے کہ حکومت نے مغربی ایشیا کے بحران کے سبب پیدا ہونے والی سپلائی چین کی رکاوٹوں کے باوجود ملک کے معاشی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ٹھوس اور جامع اقدامات کیے ہیں۔

# امریکی اپیل عدالت نے ٹرمپ کا وفاقی ووٹر فہرست منصوبہ ۲۳ ریاستوں میں روک دیا

## امریکہ کی وفاقی اپیل عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کے مجوزہ وفاقی ووٹر فہرست منصوبے پر اہم فیصلہ سناتے ہوئے ۲۳ ریاستوں میں اس پر عمل درآمد روکنے کا حکم برقرار رکھا ہے

امریکہ کی وفاقی اپیل عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کے مجوزہ وفاقی ووٹر فہرست منصوبے پر اہم فیصلہ سناتے ہوئے ۲۳ ریاستوں میں اس پر عمل درآمد روکنے کا حکم برقرار رکھا ہے۔ اس فیصلے نے میل ان ووٹنگ، ووٹر رجسٹریشن اور انتخابی اختیارات سے متعلق قانونی و آئینی بحث کو مزید شدت دے دی ہے۔ امریکہ کی ایک وفاقی اپیل عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کے اس منصوبے کے خلاف فیصلہ دیا ہے جس کے تحت اہل ووٹروں کی ملک گیر وفاقی فہرست تیار کی جانی تھی۔ عدالت نے اس منصوبے کو ان ۲۳ ریاستوں میں معطل رکھنے کا حکم برقرار رکھا ہے جنہوں نے اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ امریکہ کی فرسٹ سرکٹ کورٹ آف اپیلز نے سنیچر کو فیصلہ سنایا کہ نومبر میں ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے قبل ٹرمپ انتظامیہ ان 23 ریاستوں میں مجوزہ وفاقی ووٹر فہرست سے منسلک ڈاک کے ذریعے ووٹنگ پر عائد پابندیوں کو نافذ نہیں کر سکتی۔ یہ فیصلہ بوسٹن کی وفاقی ضلعی جج اندرا تلوانی کے جون میں جاری کردہ حکم امتناعی کو برقرار رکھتا ہے، جس کے تحت ان ریاستوں میں صدارتی حکم نامے پر عمل درآمد روک دیا گیا تھا جنہوں نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے مارچ میں ایک صدارتی حکم نامے پر دستخط کئے تھے جس میں امریکی شہریت و امیگریشن سروس (USCIS) اور سوشل سیکوریٹی ایڈمنسٹریشن کو ہدایت دی گئی تھی کہ اہل ووٹروں کی ایک 'ریاستی شہریت فہرست' تیار کی جائے۔ اس حکم کے مطابق امریکی پوسٹل سروس صرف انہی افراد کو ڈاک کے ذریعے بیلٹ بھیجتی جن کے نام اس وفاقی فہرست میں شامل ہوتے۔ ٹرمپ نے اس اقدام کو انتخابی دھاندلی، خصوصاً ڈاک کے ذریعے ووٹنگ میں مبینہ بے ضابطگیوں، کی روک تھام کے لیے ضروری قرار دیا۔ اوول آفس میں حکم نامے پر دستخط کرنے سے قبل ٹرمپ نے کہا تھا: "ڈاک کے ذریعے ووٹنگ میں دھاندلی ایک مشہور حقیقت ہے۔" انتظامیہ کا یہ بھی مؤقف تھا کہ یہ نظام غیر شہریوں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے میں مدد دے گا۔ ریاستی انتخابی حکام نے اس منصوبے پر شدید خدشات کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مجوزہ شہریت فہرست میں غلطیاں ہوسکتی ہیں، جس سے انتخابات کے دوران الجھن پیدا ہوگی۔ ان کے مطابق اگر مختلف سرکاری ڈیٹا بیس کا تقابل کرتے وقت غلطی ہوجائے تو اہل ووٹرز کو غلط طور پر فہرست سے خارج کیا جاسکتا ہے یا انہیں ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ ۲۳ ریاستوں اور واشنگٹن ڈی سی کی قانونی کارروائی: ۲۳ ریاستوں اور واشنگٹن ڈی سی کے ڈیموکریٹک عہدیداروں نے بوسٹن کی وفاقی عدالت میں ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ان کا مؤقف تھا کہ صدر کو یکطرفہ طور پر انتخابی قوانین بنانے کا آئینی اختیار حاصل نہیں، بلکہ یہ اختیار ریاستوں اور امریکی کانگریس کے پاس ہے۔ جج اندرا تلوانی نے ریاستوں کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہوئے حکم دیا کہ ۳ نومبر کے وسط مدتی انتخابات سے قبل اس حکم نامے پر ان ریاستوں میں عمل درآمد نہیں ہوگا۔ تاہم ان کا فیصلہ صرف انہی ریاستوں تک محدود تھا جنہوں نے مقدمہ دائر کیا تھا۔ اپیل عدالت کے تازہ فیصلے نے بھی یہی صورت حال برقرار رکھی ہے۔ یعنی صدارتی حکم اب بھی ان ۲۳ ریاستوں اور واشنگٹن ڈی سی میں معطل رہے گا، جبکہ جن ریاستوں نے مقدمے میں شمولیت اختیار نہیں کی، وہاں اس حکم کی قانونی حیثیت بدستور الگ معاملہ ہے۔ اگرچہ اس صدارتی حکم کو انتخابات میں شہریت کی جانچ کے ایک نئے نظام کے طور پر پیش کیا گیا، لیکن اس سے تارکین وطن اور قدرتی طور پر امریکی شہریت حاصل کرنے والے افراد پر ممکنہ اثرات کے حوالے سے بھی خدشات سامنے آئے۔ امریکہ میں غیر شہری پہلے ہی وفاقی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے مجاز نہیں، اور ایسا کرنا وفاقی جرم ہے۔ ووٹر رجسٹریشن کے وقت بھی ریاستی اور وفاقی سطح پر شہریت کی جانچ کا نظام پہلے سے موجود ہے۔ یہ صدارتی حکم ووٹ ڈالنے کے بنیادی قوانین تبدیل نہیں کرتا تھا، بلکہ مختلف سرکاری ڈیٹا بیس کو ملا کر ووٹر کی اہلیت کی تصدیق کا ایک نیا طریقہ متعارف کرانے کی تجویز دیتا تھا۔ ووٹنگ کے حقوق کیلئے سرگرم تنظیموں اور ریاستی حکام نے خبردار کیا کہ سوشل سیکوریٹی اور امیگریشن ریکارڈ پر مبنی اس فہرست میں غلطیاں ہونے کا امکان موجود ہے۔ نام کی تبدیلی، غلط شناختی نمبر، پرانا ریکارڈ یا مختلف سرکاری ریکارڈز میں معلومات کے فرق کی وجہ سے اہل ووٹر کو غلطی سے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً وہ افراد جنہوں نے بعد میں امریکی شہریت حاصل کی ہو، اگر ان کی شہریت کا ریکارڈ بروقت اپ ڈیٹ نہ ہو تو انہیں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

# عالمی بین المذاہب کانفرنس کا اختتام

## خواتین کے مساوی حقوق اور بین المذاہب ہم آہنگی پر زور

لکھنؤ: اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں سٹی مونٹیسوری اسکول کے کانپور روڈ کیمپس میں 24 سے 26 جولائی 2026 تک منعقد ہونے والی 11 ویں بین الاقوامی بین المذاہب کانفرنس اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کا موضوع "آیئے مل کر اپنی دنیا کا ازسرِ نو تصور کریں، اور صنفی مساوات کو انسانیت کے مرکز میں رکھیں" تھا، جس میں مختلف مذاہب، ممالک اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مذہبی رہنماؤں، ماہرین قانون اور امن کے علمبرداروں نے شرکت کی۔ کانفرنس کا انعقاد سٹی مونٹیسوری اسکول کے اس دیرینہ وژن کے تحت کیا گیا جس کا مقصد "مذاہب کے ذریعے عالمی اتحاد، محض بقائے باہمی سے آگے بڑھ کر ایک جامع اور تبدیل شدہ معاشرے کی تشکیل" ہے۔ اس موقع پر اسلام، ہندومت، سکھ مت، بدھ مت، یہودیت، عیسائیت اور برہما کماریز سے تعلق رکھنے والے مذہبی رہنما ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ مصر، امریکہ اور سوئٹزرلینڈ سمیت مختلف ممالک سے آئے ہوئے مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ خواتین کے وقار اور مساوی حقوق کا احترام دراصل پوری انسانیت کے احترام کے مترادف ہے۔ اجمیر شریف درگاہ کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ چشتی صوفی روایت میں عورت کو ایک مقدس امانت اور علم کی محافظ سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات محبت، احترام اور انسان دوستی پر مبنی ہیں اور صنفی مساوات کوئی جدید تصور نہیں بلکہ ہماری روحانی وراثت کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عورت کی بے توقیری دراصل خدا کی تخلیق کی بے حرمتی ہے اور نوجوانوں کے لیے پیغام ہمیشہ یہی رہا ہے کہ "سب سے محبت، کسی سے نفرت نہیں۔" بھارتیہ سرودھرم سنسد کے قومی کنوینر مہامنڈلیشور شری گرو جی گوسوامی سشیل جی مہاراج نے کہا کہ سناتن دھرم میں نسوانی طاقت کو "شکتی" کا درجہ حاصل ہے اور جہاں عورت کا احترام کیا جاتا ہے وہاں الوہیت کا ظہور ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذاہب کو اس ابدی حقیقت کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کو ایک خاندان "وسودھیو کٹمبکم" کے تصور کے تحت متحد کیا جاسکے۔ سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے روحانی رہنما اور مونجی فاؤنڈیشن کے بانی برہمرشی ڈاکٹر مونجی نے کہا کہ شعور کی نہ کوئی جنس ہوتی ہے، نہ مذہب اور نہ ہی سرحد۔ انہوں نے کہا کہ جب انسان اس حقیقت کو سمجھ لیتا ہے تو مساوات کسی کو دی جانے والی رعایت نہیں بلکہ ایک فطری حقیقت بن جاتی ہے۔ اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں سٹی مونٹیسوری اسکول (CMS) کے کانپور روڈ کیمپس میں منعقد ہونے والی 11 ویں بین الاقوامی بین المذاہب کانفرنس 2026 کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی ہے۔ اس تین روزہ کانفرنس (24 تا 26 جولائی 2026) کا بنیادی مقصد خواتین کے مساوی حقوق (صنفی مساوات) اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔

### ہندوستان اب ایک سولر سپر پاور ہے

# جسے ہنرمند افرادی قوت کی حمایت حاصل ہے: یو این کلائمیٹ چیف

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہ ہما حولیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن کے ایگزیکٹو سکریٹری سائمن اسٹیل نے دہلی میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ موسمیاتی کارروائی ہندوستانی معیشت کے لیے گیم چینجر ثابت ہورہی ہے۔ اقوام متحدہ کے آب و ہوا کے سربراہ نے منگل کو دہلی میں کہا کہ ہندوستان سرکاری طور پر ایک "شمسی سپر پاور" میں تبدیل ہوگیا ہے، جو سبز توانائی میں تاریخی تیزی سے کارفرما ہے اور اسے انتہائی ہنرمند افرادی قوت کی حمایت حاصل ہے۔ اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن آن کلائمیٹ چینج (یو این ایف سی سی سی) کے ایگزیکٹو سکریٹری سائمن اسٹیل نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ موسمیاتی کارروائی ہندوستانی معیشت کے لیے گیم چینجر ثابت ہو رہی ہے۔ انہوں نے جیواشم ایندھن سے قابل تجدید توانائی میں تیزی سے منتقلی کے دو اہم عوامل پر روشنی ڈالی۔ 2014 کے بعد سے شمسی توانائی سے نصب کرنے کی صلاحیت میں 50 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان اب ایک شمسی سپر پاور ہے۔ ہندوستان کے پاس طاقتور مسابقتی فوائد ہیں۔ گرین انرجی کے لیے ملک کی کوشش نے توقع سے بہت پہلے اہم سنگ میل عبور کر لیے ہیں۔ جیواشم ایندھن کے بغیر پیدا ہونے والی بجلی آج ہندوستان کی کل نصب شدہ صلاحیت کا نصف ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستان نے یہ ہدف اپنے اصل شیڈول سے پانچ سال پہلے حاصل کرلیا ہے۔ اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہ نے کہا کہ اس کا سہرا مرکزی حکومت کو جاتا ہے جو کاروباری اداروں اور عام لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ بین الاقوامی قابل تجدید توانائی ایجنسی کے نئے اعداد و شمار کے مطابق، 2014 سے لے کر اب تک ہندوستان کی شمسی پیداواری صلاحیت میں 75 گنا اضافہ ہوا ہے، جو کہ پیداواری لاگت کے معاملے میں ہندوستان کو دنیا کی سب سے زیادہ مسابقتی شمسی مارکیٹ بناتا ہے۔ یہ ملک کسی بھی دوسری بڑی عالمی معیشت کے مقابلے میں سستی شمسی توانائی پیدا کر رہا ہے۔ ملک نے شمسی اور دیگر قابل تجدید توانائی کے ذرائع پر انحصار کرتے ہوئے صرف پچھلے سال جیواشم ایندھن کی خریداری میں بڑے پیمانے پر 18 بلین ڈالر کی بچت کی۔ اسٹیل نے کہا کہ نصب ہر سولر پینل ملک کو توانائی کی حقیقی آزادی کے قریب لے جاتا ہے، جس سے معیشت کو تیل اور گیس کی بین الاقوامی منڈیوں کی قیمتوں میں اضافے سے بچاتا ہے۔ یو این کلائمیٹ چیف (اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہ) سائمن اسٹیل نے نئی دہلی میں اپنے خطاب کے دوران یہ تاریخی اعلان کیا ہے کہ ہندوستان اب ایک سولر سپر پاور (شمسی توانائی کی سپر پاور) بن چکا ہے، جسے اس کی ہنرمند اور ٹیکنالوجی کی ماہر افرادی قوت کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

### بھارت اور چین کے درمیان ناتھولا پاس سے

# سرحدی تجارت یکم اگست سے دوبارہ شروع ہوگی

نئی دہلی: مشرقی سکم میں تاریخی نتھولا پاس کے ذریعے بھارت اور چین کے درمیان سرحدی تجارت 1 اگست کو دوبارہ شروع ہو جائے گی، جس سے چھ سال کی معطلی ختم ہو جائے گی جس نے خطے میں تاجروں اور سرحدی برادریوں کو متاثر کیا تھا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ دونوں ممالک کے درمیان تمام انتظامی اور لاجسٹک انتظامات دوبارہ کھلنے سے پہلے مکمل کر لیے گئے ہیں۔ کووڈ-19 وبائی امراض اور ہندوستان-چین سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے تجارتی راستہ 2020 سے بند تھا۔ یہ فیصلہ ہندوستان اور چین کے خصوصی نمائندوں کے مذاکرات کے 24 ویں دور کے بعد کیا گیا، جس کی مشترکہ صدارت قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور چینی وزیر خارجہ وانگ یی نے کی۔ 14,000 فٹ سے زیادہ کی بلندی پر واقع نتھولا کبھی قدیم سلک روٹ کا حصہ تھا۔ 1962 کی بھارت-چین جنگ کے بعد کئی دہائیوں تک بند رہنے کے بعد پاس کے ذریعے سرحدی تجارت 2006 میں دوبارہ شروع ہوئی، لیکن 2020 میں اسے دوبارہ معطل کردیا گیا۔ دوبارہ کھولنے سے سکم میں تقریباً 600 رجسٹرڈ تاجروں کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے جو راستے بند ہونے کے بعد سے سرحد پار کاروبار کرنے سے قاصر ہیں۔ نتھولا کے ذریعے تجارت دوطرفہ معاہدے کے تحت منظور شدہ اشیاء تک محدود ہے۔ ہندوستان روایتی طور پر گارمنٹس، کمبل، چائے، کافی اور دستکاری جیسی مصنوعات برآمد کرتا ہے، جبکہ چین کے تبت خودمختار علاقے سے درآمدات میں خام ریشم، اون، یاک کے بال اور مٹی کے برتن شامل ہیں۔ یہ اقدام بھارت کی جانب سے کیلاش مانسرور یاترا کو نتھولا کے راستے سے دوبارہ شروع کرنے کے چند ماہ بعد سامنے آیا ہے، ایک اور قدم جس کا مقصد سرحد پار تبادلے کو بحال کرنا ہے۔ دوبارہ کھلنے سے پہلے، حکومت نے رابطے کو بہتر بنانے اور تجارت کو سپورٹ کرنے کے لیے خطے میں بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو تیز کیا ہے۔ رونگلی اور مینلا کو جوڑنے والی ایک نئی شاہراہ زیر تعمیر ہے تاکہ پرانی سڑکوں کا ایک محفوظ متبادل فراہم کیا جاسکے جو لینڈ سلائیڈنگ کا شکار ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ اپ گریڈ شدہ انفراسٹرکچر سامان کی نقل و حرکت کو بہتر بنائے گا، سرحدی رسد کو مضبوط کرے گا اور مشرقی سکم میں سیاحت کو سپورٹ کرے گا۔ توقع ہے کہ تجارت کی بحالی سے سرحدی برادریوں کو اقتصادی فروغ ملے گا جبکہ ہندوستان اور چین کے درمیان دوطرفہ تبادلوں کو بحال کرنے کی کوششوں میں ایک اور قدم ہوگا۔

# آئی سی ای چھاپوں، اغوا، نسلی حملوں سے نمٹنے کی مشقیں کرائی جانے لگیں

## رپورٹس کے مطابق امریکہ اب بھی بیرونِ ملک تعلیم کے لیے چینی طلبہ کی پہلی ترجیح ہے

امریکہ میں سخت امیگریشن پالیسیوں اور بڑھتے ہوئے خدشات کے پیش نظر چین میں ایسے نجی تربیتی کیمپ سامنے آئے ہیں جہاں امریکہ جانے والے طلبہ کو ICE (امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ) کے ممکنہ چھاپوں، اغوا، فون فراڈ، نسلی امتیاز اور دیگر ہنگامی حالات سے نمٹنے کی عملی تربیت دی جارہی ہے۔ ان کیمپوں میں فرضی چھاپے، اغوا کے مناظر اور ہنگامی ردعمل کی مشقیں شامل ہیں۔ والدین کا کہنا ہے کہ ان کا مقصد بچوں کو خوفزدہ کرنا نہیں بلکہ انہیں بیرونِ ملک ممکنہ خطرات کے لیے ذہنی طور پر تیار کرنا ہے۔ امریکہ میں امیگریشن قوانین کے سخت نفاذ، ICE کی کارروائیوں اور غیر ملکی طلبہ سے متعلق بڑھتی ہوئی تشویش کے درمیان چین میں ایک نیا رجحان سامنے آیا ہے۔ متعدد نجی ادارے ایسے "ہائی رسک انوائرمنٹ ٹریننگ کیمپ" چلا رہے ہیں جہاں امریکہ کی جامعات میں داخلہ لینے والے طلبہ کو مختلف ہنگامی حالات سے نمٹنے کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔ ان کیمپوں میں ICE اہلکاروں سے ممکنہ سامنا، اغوا، ڈکیتی، فون اسکیمز، نفرت انگیز جرائم اور نسلی امتیاز جیسے حالات کی نقل تیار کر کے طلبہ کو ردعمل سکھایا جاتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک مشق میں طلبہ کے کمرے میں نقاب پوش افراد داخل ہوتے ہیں، انہیں باندھ کر فرضی اغوا کا منظر پیش کیا جاتا ہے اور ان سے تاوان کی ویڈیو ریکارڈ کروائی جاتی ہے تاکہ وہ دباؤ اور خوف کی کیفیت میں مناسب ردعمل دینا سیکھ سکیں۔ دیگر مشقوں میں فرضی ICE اہلکاروں کے ساتھ گفتگو، شناختی دستاویزات سے متعلق سوالات، ہنگامی رابطوں کا استعمال اور ذاتی حفاظت کے طریقے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایک طالبہ لولولو نے تربیت مکمل کرنے کے بعد کہا کہ "مجھے امید ہے کہ مجھے ان میں سے کسی چیز کا کبھی استعمال نہیں کرنا پڑے گا، لیکن یہ سب سیکھنے کے بعد میں پہلے سے کہیں زیادہ محتاط اور باخبر محسوس کرتی ہوں۔" ان تربیتی مراکز کے منتظمین کا کہنا ہے کہ ان کا مقصد طلبہ میں خوف پیدا کرنا نہیں بلکہ انہیں حقیقت پسندانہ انداز میں ممکنہ خطرات کے لیے تیار کرنا ہے۔ ان کے مطابق والدین خاص طور پر امریکہ میں امیگریشن پالیسیوں، چینی شہریوں سے متعلق سخت جانچ پڑتال اور حالیہ برسوں میں سامنے آنے والے بعض واقعات کے بعد اپنے بچوں کی حفاظت کے حوالے سے زیادہ فکرمند ہیں۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ اب بھی بیرونِ ملک تعلیم کے لیے چینی طلبہ کی پہلی ترجیح ہے اور گزشتہ تعلیمی سال میں ۲ لاکھ ۶۰ ہزار سے زائد چینی طلبہ امریکی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے۔

# ریاستی و مرکزی حکومت کے تمام بورڈز، کارپوریشنز اور انتظامی کمیٹیوں میں اقلیتوں کو مؤثر نمائندگی دی جائے: شبیر احمد

کولار: وزیراعظم کے اقلیتوں کی بہبود کے نئے 15 نکاتی پروگرام کی ضلعی کمیٹی کے رکن شبیر احمد نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اقلیتی برادریوں کو تمام سرکاری بورڈز، کارپوریشنز، اتھارٹیز، خودمختار اداروں، امدادی و مشاورتی کمیٹیوں، کوآپریٹو اداروں اور مرکزی، ریاستی، ضلعی و تعلقہ سطح کی تمام انتظامی کمیٹیوں میں مناسب نمائندگی اور ریزرویشن فراہم کریں۔ پیر کے روز کولار میں جاری کردہ ایک پریس بیان میں شبیر احمد نے کہا کہ اقلیتی برادریوں نے ملک کی سماجی، تعلیمی اور معاشی ترقی میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، لیکن اس کے باوجود مرکزی و ریاستی حکومتوں کے تحت قائم اہم فیصلہ ساز اداروں میں ان کی نمائندگی نہایت محدود ہے، جو جمہوری اقدار اور سماجی انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف بورڈز، کارپوریشنز، ترقیاتی اتھارٹیز، کوآپریٹو سوسائٹیز، مشاورتی اداروں، ٹاسک فورسز، منصوبہ بندی کمیٹیوں اور انتظامی کمیٹیوں میں اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے اہل و باصلاحیت سماجی کارکنان، ماہرین تعلیم، پیشہ ور افراد اور عوامی خدمات کا تجربہ رکھنے والے افراد کو شامل کیا جانا چاہیے، تاکہ اقلیتوں کے مسائل اور ضروریات پالیسی سازی اور حکومتی فیصلوں میں مؤثر انداز میں شامل ہوسکیں۔ شبیر احمد نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اقلیتوں کو صرف نمائشی طور پر نہیں بلکہ پالیسی سازی، ترقیاتی منصوبوں کی تیاری، فلاحی اسکیموں کے نفاذ اور مستحقین کے انتخاب جیسے ہر مرحلے میں مؤثر شمولیت دی جانی چاہیے۔ ان کے مطابق جب تک اقلیتوں کو فیصلہ سازی کے اداروں میں حقیقی نمائندگی نہیں ملے گی، تب تک ان کے مسائل کا دیرپا اور مؤثر حل ممکن نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیراعظم کے اقلیتوں کی بہبود کے نئے 15 نکاتی پروگرام کا بنیادی مقصد اقلیتی طبقات کی تعلیمی، سماجی اور معاشی ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ اس پروگرام کے مقاصد اسی وقت مؤثر انداز میں حاصل کیے جاسکتے ہیں جب اقلیتوں کو حکومتی اداروں اور فیصلہ سازی کے مختلف فورمز میں مناسب حصہ داری دی جائے۔ شبیر احمد نے کہا کہ مساوی نمائندگی جمہوریت، شفاف طرزِ حکمرانی اور سماجی انصاف کی بنیاد ہے۔ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ مختلف اداروں میں تقرریوں کے عمل کو شفاف بنایا جائے اور اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے اہل، باصلاحیت اور مستحق امیدواروں کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔

# بھارت کا اگلے عشرے میں ۲۰۰ سے زائد

## جنگی جہازوں پر مشتمل بحری بیڑا بنانے کا ہدف

نئی دہلی: بھارت نے آئندہ ایک دہائی کے دوران اپنی بحریہ کو 200 سے زائد جنگی جہازوں پر مشتمل بیڑے میں تبدیل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ منصوبہ بحرِ ہند میں چین کی بڑھتی ہوئی بحری موجودگی اور پاکستان کی جانب سے جدید چینی ساختہ آبدوزوں کے حصول کے تناظر میں مزید اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی بحریہ کے پاس اس وقت تقریباً 150 جہاز موجود ہیں، جن میں لگ بھگ 135 فرنٹ لائن جنگی جہاز شامل ہیں، جبکہ مزید تقریباً 50 جنگی جہاز اور آبدوزیں مختلف شپ یارڈز میں زیرِ تعمیر ہیں۔ بحریہ کا ہدف 2035 تک 200 سے زائد جنگی جہازوں پر مشتمل ایک مضبوط بحری قوت قائم کرنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں مقامی طور پر تیار کردہ جدید اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس مہندر گیری اور آبدوز شکن جنگی جہاز آئی این ایس مالون کی شمولیت اس حکمت عملی کا اہم حصہ ہے۔ یہ دونوں جہاز بھارت کی دفاعی خود انحصاری اور مقامی شپ بلڈنگ کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کی علامت سمجھے جارہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت تیزی سے مقامی دفاعی صنعت پر انحصار بڑھا رہا ہے۔ پروجیکٹ 17A کے تحت تیار کیے جانے والے نیلگیری کلاس کے جنگی جہازوں کے بعد اب پروجیکٹ 17 براوو کے تحت نئی نسل کے مزید سات سے آٹھ جنگی جہازوں کی منصوبہ بندی بھی کی جاچکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بحرِ ہند میں چین کی بحری سرگرمیوں اور پاکستان کی آبدوزی صلاحیت میں اضافے نے بھارت کو اپنی آبدوز شکن جنگی صلاحیت، سمندری نگرانی، طویل فاصلے کی تعیناتی اور مقامی دفاعی پیداوار میں مزید سرمایہ کاری پر توجہ دینے پر آمادہ کیا ہے، تاکہ خطے میں بحری توازن اور اہم سمندری راستوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

## بحرِ ہند کے خطے میں سمندری سلامتی کو ترجیح

## علاقائی ممالک تعاون اور بحری صلاحیتوں میں اضافہ کر رہے ہیں

جوہانسبرگ / نئی دہلی: بحرِ ہند کے خطے سے وابستہ ممالک تیزی سے بدلتے ہوئے سکیورٹی چیلنجز کے پیشِ نظر سمندری سلامتی کو اپنی قومی اور علاقائی حکمت عملی کا اہم حصہ بنا رہے ہیں۔ ایک تجزیاتی رپورٹ کے مطابق بحری قزاقی، غیر قانونی ماہی گیری، اسمگلنگ، انسانی و منشیات کی تجارت اور اہم بحری راستوں کے تحفظ جیسے مسائل نے خطے میں بحری تعاون کی ضرورت کو مزید اجاگر کر دیا ہے۔ رپورٹ میں جنوبی افریقہ کی مثال دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ملک نے اپنی بلیو اکانومی کی ترقی کو سمندری سلامتی سے جوڑ دیا ہے۔ چونکہ جنوبی افریقہ کی 90 فیصد سے زائد تجارت سمندری راستوں کے ذریعے ہوتی ہے، اس لیے حکومت ساحلی ریڈار نیٹ ورک، سیٹلائٹ نگرانی، بندرگاہوں کی جدید کاری اور بحری انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے پر سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بحرِ ہند کے ممالک مشترکہ گشت، انٹیلی جنس کے تبادلے، میری ٹائم ڈومین آگاہی اور علاقائی اداروں کے ذریعے تعاون کو فروغ دے رہے ہیں تاکہ سمندری جرائم اور غیر روایتی خطرات کا مؤثر انداز میں مقابلہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ سمندری وسائل کے پائیدار استعمال، ساحلی معیشت کے فروغ اور خوراک کے تحفظ کو بھی ترجیح دی جارہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بحرِ ہند عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کے لیے نہایت اہم خطہ ہے، اس لیے اس کی سلامتی صرف علاقائی ممالک ہی نہیں بلکہ عالمی معیشت کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

## بھارت چپس ڈیزائن کر رہا ہے، پاکستان دہشت گردی: راجناتھ سنگھ

دراس: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے 27 ویں کارگل وجے دیوس کے موقع پر پاکستان کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 27 برسوں میں بھارت اور پاکستان کے راستے یکسر مختلف ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھارت جدت، ٹیکنالوجی اور ترقی کی جانب بڑھ رہا ہے، وہیں پاکستان دہشت گردی، دراندازی اور انتہا پسندی کو فروغ دینے میں مصروف ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا، "بھارت چپس ڈیزائن کر رہا ہے جبکہ پاکستان دہشت گردی ڈیزائن کر رہا ہے۔ بھارت اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم تشکیل دے رہا ہے جبکہ پاکستان دہشت گردی کا ایکو سسٹم کھڑا کر رہا ہے۔ بھارت سیمی کنڈکٹرز تیار کر رہا ہے جبکہ پاکستان خودکش حملہ آور تیار کر رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ بھارت خلائی مشنز، سافٹ ویئر، ڈیٹا سینٹرز اور یو پی آئی کے ذریعے دنیا کو جوڑ رہا ہے، جبکہ پاکستان پراکسی جنگ، دہشت گردوں، سلیپر سیلز، شدت پسندی کے مراکز اور حوالہ نیٹ ورکس سے اپنی شناخت بنا رہا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ اگر پاکستان بھارت کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا تو بھارتی مسلح افواج اس کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔

### ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

# اسلامی معلومات نئی نسل کی دینی تعلیم کے لیے ایک مفید کتاب: سیف الاسلام مدنی

کانپور پکھرایاں (پریس نیوز) چند دن قبل جناب مولانا رحمت اللہ صاحب قاسمیؒ کی مرتب کردہ کتاب اسلامی معلومات موصول ہوئی، جسے نہایت اہتمام کے ساتھ ان کے بڑے بھائی جناب قاری احمد اللہ صاحب، ناظم مدرسہ عربیہ طیب العلوم، مدنی مسجد، پریہار سیتامڑھی) نے شائع کیا ہے وقت کی تنگی کے باعث ابتدا میں اس کتاب کا تفصیلی مطالعہ نہ ہوسکا، لیکن آج جب مکمل طور پر اس پر نظر ڈالی تو اس کی افادیت اور اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوا یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ موجودہ دور دین سے دوری، مذہب بیزاری اور فکری انتشار کا دور ہے نئی نسل اپنے دین، ایمان اور اسلامی شناخت کے تحفظ میں سخت آزمائش سے گزر رہی ہے ہر طرف مسلمانوں کے عقائد، اسلامی شناخت اور دینی اقدار پر حملے ہو رہے ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ خود مسلم معاشرہ بھی اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف اس درجہ توجہ نہیں دے رہا جس کی ضرورت ہے جس وجہ سے بچوں کے اندر اسلامی عقائد، بنیادی دینی معلومات اور سنت رسول ﷺ سے واقفیت کم ہوتی جارہی ہے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جناب مولانا رحمت اللہ صاحب قاسمیؒ نے اسلامی معلومات جیسی مفید اور جامع کتاب مرتب کی ہے، تاکہ نئی نسل کو دین کی بنیادی تعلیمات، سنت رسول ﷺ اور اسلامی معاشرت سے روشناس کرایا جاسکے اور ان کی عملی زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جائے۔ کتاب کی ترتیب نہایت مناسب رکھی گئی ہے اور بچوں کی ذہنی استعداد کے مطابق ہے۔ آغاز کلموں سے کیا گیا ہے تاکہ طالب علم سب سے پہلے صحیح طور پر یاد کریں، ان کا ترجمہ انہیں اور ان کے مفہوم سے واقف ہوں، اس کے بعد نماز کی اہمیت، اس سے متعلق احادیث کو شامل کیا گیا ہے، کیونکہ نماز دین کا ستون اور ہر مسلمان پر فرض ہے اسکے علاوہ روزمرہ زندگی سے متعلق سنتوں کا بھی خوبصورت انداز میں اہتمام کیا گیا ہے، جیسے کھانے، پانی پینے، سونے، جاگنے، گھر میں داخل ہونے اور دیگر مواقع کی مسنون دعائیں اور آداب اس سے بچوں میں عملی طور پر سنتوں پر عمل کرنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے کتاب کے آخر میں اسلامی معلومات پر مشتمل سوال و جواب کا ایک دلچسپ اور معلوماتی سلسلہ شامل کیا گیا ہے، جس کے ذریعے طالب علم اپنی دینی معلومات کا جائزہ بھی لے سکتا ہے اور نئے علمی نکات سے بھی آگاہ ہوتا ہے اس کے ساتھ سیرت رسول اللہؐ پر بھی معلومات شامل کی گئی ہے چالیس احادیث اور دیگر اہم دینی موضوعات کو بھی نہایت اختصار اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر مکاتب، دینیات کے مراکز، مدارس کے ابتدائی درجات اور ان بچوں کے لیے نہایت مفید ہے جو عصری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور گھروں میں دینی تعلیم لیتے ہیں مدارس اور مکاتب کے نصاب میں اس کتاب کو شامل کیا جانا چاہیے، بلکہ اس کے جملہ مضامین، دعاؤں، کلمات اور اسباق کو بچوں سے زبانی یاد کرانا چاہیے تاکہ ان کے اندر دینی پختگی، اسلامی شعور اور سنت نبویؐ سے وابستگی پیدا ہوسکے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

# شریس ایئر سمیت باہر ہوں گے ۱۴ر کھلاڑی، جانئے کب ہو گی ہندوستان کی اگلی سیریز؟ نئے کھلاڑیوں کو موقع ملنے کا راستہ ہموار

اپنی آئندہ سیریز میں ٹیم انڈیا پوری طرح تبدیل نظر آئے گی۔ ہندوستان کو اب سری لنکا سے ٹورنامنٹ کھیلنا

ہے۔ ایسے میں ٹیم انڈیا کے ایک یا دو نہیں بلکہ 14 کھلاڑی تبدیل نظر آئیں گے۔ ہندوستانی ٹیم نے گزشتہ ایک ماہ میں 3 ٹی- 20 اور ایک ونڈے سیریز کھیلی، لیکن اب ٹیم انڈیا ٹسٹ سیریز کھیلے گی۔ ہندوستانی ٹیم سری لنکا جائے گی، جہاں دو میچوں کی ٹسٹ سیریز کھیلی جائے گی۔ ہندوستان کے لئے یہ سیریز کافی اہم ہے، کیونکہ یہ سیریز ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا حصہ ہے۔ ٹی-20 سیریز سے موازنہ کریں تو سری لنکا میں شریس ایئر سمیت 14 کھلاڑی نہیں نظر آئیں گے۔ سری لنکا میں ٹیم انڈیا کی کمان شبھمن گل کے ہاتھوں میں ہوگی۔ شریس ایئر، ویبھو سوریہ ونشی، ایشان کشن، ابھیشیک شرما، سریانش شیڈگے، شیوم دوبے، پرنس یادو، اشوک شرما، مینک یادو، رنکو سنگھ جیسے کھلاڑی باہر ہوں گے۔ حالانکہ ابھی تک بی سی سی آئی نے سری لنکا دورے کے لئے ٹیم انڈیا کا اعلان نہیں کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سری لنکا دورے کے لئے بی سی سی آئی منگل (28 جولائی) کو ہندوستانی ٹیم کا اعلان کرے گی۔ سری لنکا کے خلاف ٹسٹ سیریز میں کئی نوجوان کھلاڑی نظر آسکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کے پانچ اہم کھلاڑی اس دورے کے لئے فٹ نہیں ہیں۔ فٹ نہیں ہونے والے کھلاڑیوں واشنگٹن سندر، جسپریت بمراہ، سائی سدرشن، ہرشت رانا اور نتیش کمار ریڈی شامل ہیں۔ ان پانچ کھلاڑیوں کی دستیابی نہیں ہونے سے کئی نئے کھلاڑیوں کو موقع مل سکتا ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پہلا ٹسٹ میچ 15 اگست سے گالے انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا اور آخری ٹسٹ میچ 23 اگست سے کولمبو کے سنہالیس اسپورٹس کلب اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ سری لنکا کی پچ کو دیکھتے ہوئے ٹیم انڈیا میں کئی اسپنر نظر آسکتے ہیں۔ سری لنکا کے خلاف ٹسٹ سیریز کے لئے ہندوستان کی ممکنہ 15 رکنی ٹیم: یشسوی جیسوال، شبھمن گل (کپتان)، دیودت پڈکل، دھرو جریل (وکٹ کیپر)، کے ایل راہل، کلدیپ یادو، محمد سراج، رشبھ پنت (وکٹ کیپر)، رویندر جڈیجہ، اکشر پٹیل، مانو ستھار، پرسدھ کرشنا، گرنور براڑ، ریتوراج گائیکواڑ اور سارانش جین۔

---

**گیانیشوری یادو کو چاندی کا تمغہ جیتنے پر نائب صدر**

# وزیراعظم نریندر مودی، وزیر دفاع اور وزیر کھیل نے دی مبارکباد

نئی دہلی: گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 میں 53 کلوگرام خواتین ویٹ لفٹنگ زمرے میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ صرف 7 کلوگرام کے فرق سے طلائی تمغہ رہ گیا۔ گیانیشوری یادو کو ان کی کامیابی پر ملک کے نائب صدر، وزیراعظم، وزیر دفاع اور وزیر کھیل نے مبارک باد دی ہے۔ گلاسگو میں جاری کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ہندوستانی ویٹ لفٹرز کی شاندار کارکردگی جاری ہے۔ پیر کو خواتین کے 53 کلوگرام وزن کے زمرے میں گیانیشوری یادو نے چاندی کا تمغہ جیتا۔ گیانیشوری صرف 7 کلوگرام کے فرق سے طلائی تمغہ حاصل کرنے سے محروم رہ گئیں۔ اپنی کامیابی کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے گیانیشوری یادو نے کہا ”میں بہت خوش ہوں۔ یہ میرے پہلے کامن ویلتھ گیمز ہیں۔ میرا مقصد اپنی ذاتی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمغہ جیتنا تھا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ دیگر حریف بھی بہت مضبوط تھیں، اسی لیے میں طلائی تمغہ نہیں جیت سکی۔ میں چاندی کے تمغے سے خوش ہوں۔ گیانیشوری یادو کو ان کی کامیابی پر ملک کے نائب صدر، وزیراعظم، وزیر دفاع اور وزیر کھیل نے مبارک باد دی ہے۔ نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے اپنے آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر لکھا ”کامن ویلتھ گیمز 2026 کے خواتین کے 53 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتنے پر گیانیشوری یادو کو بہت بہت مبارک باد۔ پورا ملک اس شاندار کامیابی کا جشن منا رہا ہے اور آپ کی کامیابی پر فخر کر رہا ہے۔ آپ کے آئندہ سفر میں ہر کامیابی کے لیے میری نیک خواہشات۔“ وزیراعظم نریندر مودی نے ایکس پر لکھا، ”کامن ویلتھ گیمز گلاسگو 2026 میں ویٹ لفٹنگ میں چاندی کا تمغہ جیتنے پر گیانیشوری یادو کو مبارک باد۔ یہ کامیابی اس لیے اور بھی خاص ہے کہ انہوں نے اس مقابلے میں اپنی ذاتی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کی کامیابی ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے تحریک کا باعث بنے۔ میں ان کے آئندہ سفر میں مسلسل کامیابی کی خواہش کرتا ہوں۔“ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ایکس پر لکھا، ”گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 کے ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتنے پر گیانیشوری یادو کو مبارک باد۔ تمام چھ لفٹ کامیابی کے ساتھ مکمل کر کے نیا ذاتی بہترین ریکارڈ قائم کرنا ان کی شاندار تیاری، صبر اور حوصلے کا ثبوت ہے۔ آنے والے برسوں میں ان کے لیے مزید کامیابیوں اور مسلسل ترقی کی نیک خواہشات۔“

وزیر کھیل منسکھ مانڈویہ نے کہا، ”ہندوستان کا فخر مزید بلند کرتے ہوئے، کھیلو انڈیا ایتھلیٹ گیانیشوری یادو کو گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 کے خواتین کے 53 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں سخت مقابلے کے بعد چاندی کا تمغہ جیتنے پر بہت بہت مبارک باد۔“ خواتین کے 53 کلوگرام زمرے میں طلائی تمغہ جیتنے والی نائجیریا کی ڈیڈیہ اونومے اومولولا نے آئی اے این ایس سے کہا ”میں اپنے ملک اور اپنے آس پاس موجود تمام لوگوں کو مبارک باد دیتی ہوں، کیونکہ گلاسگو میں ہونا میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ میرے پہلے گیمز ہیں اور میرے لیے بہت اہم ہیں۔ میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ طلائی تمغہ جیتنے کے لیے میں ہر ممکن کوشش کروں گی، اور میں نے یہ کر دکھایا ہے۔“ وہیں، کانسے کا تمغہ جیتنے والی کینیڈا کی ربیکا گروکس نے آئی اے این ایس سے کہا ”مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنی کارکردگی پر توجہ مرکوز کرنے، ماحول کی توانائی کو محسوس کرنے اور اپنی تکنیک پر توجہ دینے کی پوری کوشش کی، اور میں نے وہی کیا۔ اس کا نتیجہ کانسی کے تمغے کی صورت میں سامنے آیا۔ میں واقعی خوش ہوں کہ میں اتنی مضبوط حریفوں کے ساتھ مقابلہ کر سکی اور ان کے ساتھ تمغہ جیت سکی۔ انہوں نے مجموعی طور پر 199 کلوگرام (88 کلوگرام اسنیچ + 111 کلوگرام کلین اینڈ جرک) وزن اٹھایا۔ انہوں نے کلین اینڈ جرک راؤنڈ میں گیمز کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔ نائجیریا کی اونومی ڈیڈیہ نے مجموعی طور پر 206 کلوگرام وزن اٹھا کر طلائی تمغہ (Gold) حاصل کیا۔

---

**دولت مشترکہ کھیلوں میں ویٹ لفٹر گیانیشوری دیوی نے**

# ۵۳ر کلوگرام زمرے میں جیتا چاندی کا تمغہ، ہندوستان کے تمغوں کی تعداد ہوئی پانچ

گلاسگو: کامن ویلتھ گیمز 2026 میں یہ ہندوستان کا پانچواں تمغہ ہے۔ اس سے قبل پیرا پاور لفٹنگ میں جھنڈو کمار نے کانسے کا تمغہ جیت کر ہندوستان کے لیے تمغوں کا کھاتہ کھولا تھا۔ اس کے بعد رشی کانت سنگھ نے مردوں کے 60 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں ہندوستان کو چاندی کا تمغہ دلایا۔ خواتین کی ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے 48 کلوگرام وزن کے زمرے میں ہندوستان کے لیے اس ایڈیشن کا پہلا طلائی تمغہ جیتا تھا۔ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ہندوستان نے پانچواں تمغہ حاصل کرلیا ہے۔ پیر کو خواتین کی ویٹ لفٹر گیانیشوری دیوی نے 53 کلوگرام وزن کے زمرے میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ نائجیریا کی اونومے اومولولا ڈیڈیہ نے طلائی تمغہ حاصل کیا، جبکہ کینیڈا کی ربیکا گروکس کانسے کا تمغہ جیتنے میں کامیاب رہیں۔ ہندوستان فی الحال مجموعی طور پر پانچ تمغوں کے ساتھ آٹھویں مقام پر ہے۔ ڈیڈیہ نے اسنیچ میں 93 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 113 کلوگرام وزن اٹھایا۔ اس طرح انہوں نے مجموعی طور پر 206 کلوگرام وزن اٹھا کر طلائی تمغہ جیتا۔ ان کی یہ کارکردگی گیمز ریکارڈ کے ساتھ ساتھ کامن ویلتھ ریکارڈ بھی ہے۔ گیانیشوری نے مجموعی طور پر 199 کلوگرام وزن اٹھایا، جس میں اسنیچ میں 88 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 111 کلوگرام شامل تھا۔ ربیکا گروکس نے مجموعی طور پر 178 کلوگرام وزن اٹھا کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے اسنیچ میں 83 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 95 کلوگرام وزن اٹھایا۔ ایس ای سی آرینا میں گیانیشوری دیوی نے اسنیچ مقابلے میں شاندار مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنی پہلی کوشش میں 82 کلوگرام، دوسری کوشش میں 85 کلوگرام اور تیسری کوشش میں 88 کلوگرام وزن کامیابی کے ساتھ اٹھایا۔ دوسری جانب نائجیریا کی اونومے اومولولا ڈیڈیہ نے اسنیچ میں 93 کلوگرام وزن اٹھا کر نیا کامن ویلتھ اور گیمز ریکارڈ قائم کیا۔ کینیڈا کی ربیکا گروکس 83 کلوگرام وزن اٹھانے میں کامیاب رہیں۔ کلین اینڈ جرک میں گیانیشوری نے اپنی تینوں کوششوں میں 103 کلوگرام، 107 کلوگرام اور 111 کلوگرام وزن کامیابی سے اٹھایا۔ ڈیڈیہ نے 105 کلوگرام سے آغاز کیا اور اس کے بعد 110 کلوگرام اور 113 کلوگرام وزن بھی کامیابی سے اٹھایا۔ ربیکا نے اپنی پہلی کوشش میں 95 کلوگرام وزن اٹھایا، لیکن 99 کلوگرام کی اگلی دونوں کوششوں میں ناکام رہیں۔ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں یہ ہندوستان کا پانچواں تمغہ ہے۔ اس سے قبل پیرا پاور لفٹنگ میں جھنڈو کمار نے کانسے کا تمغہ جیت کر ہندوستان کے لیے تمغوں کا کھاتہ کھولا تھا۔ اس کے بعد رشی کانت سنگھ نے مردوں کے 60 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں ہندوستان کو چاندی کا تمغہ دلایا۔ خواتین کی ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے 48 کلوگرام وزن کے زمرے میں ہندوستان کے لیے اس ایڈیشن کا پہلا طلائی تمغہ جیتا تھا۔ وہیں مردوں کے ویٹ لفٹر متھو پانڈی راجا نے 65 کلوگرام زمرے میں ہندوستان کے لیے چاندی کا تمغہ حاصل کیا تھا۔

---

# سری لنکا سے ٹیسٹ سیریز: سلیکشن کمیٹی کو سی او ای فٹنس رپورٹ کا انتظار

## نیشنل سلیکشن کمیٹی کا اجلاس اگلے ۱۰ر سے ۳۶ر گھنٹوں میں ہونے کی امید ہے

سری لنکا میں ہونے والی ٹیسٹ سیریز کے لیے ٹیم کا انتخاب کرنے سے پہلے، انڈین ٹیم کے سلیکٹرز بنگلورو میں واقع سینٹر آف ایکسیلنس (سی او ای) سے فٹنیس رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نیشنل سلیکشن کمیٹی کا اجلاس اگلے ۱۰ر سے ۳۶ر گھنٹوں میں ہونے کی امید ہے۔ سری لنکا میں ہونے والی ٹیسٹ سیریز کے لیے ٹیم کا انتخاب کرنے سے پہلے، انڈین ٹیم کے سلیکٹرز بنگلورو میں واقع سینٹر آف ایکسیلنس (سی او ای) سے فٹنیس رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نیشنل سلیکشن کمیٹی کا اجلاس اگلے ۱۰ر سے ۳۶ر گھنٹوں میں ہونے کی امید ہے، جس میں واشنگٹن سندر، ہرشیت رانا، نتیش کمار ریڈی، آکاش دیپ اور انشول کمبوج جیسے کھلاڑیوں کی دستیابی کے حوالے سے بنیادی طور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ہاردک پانڈیا اور ورون چکرورتی بھی سی او ای میں موجود ہیں، لیکن وہ سری لنکا کے دورے کے لیے سلیکشن کی دوڑ سے باہر ہیں کیونکہ وہ صرف وائٹ بال کی کرکٹ کھیلتے ہیں۔ لیکن سری لنکا کے دورے سے باہر رہنے والے وہ اکیلے کھلاڑی نہیں ہیں۔ رانا اور ریڈی کا انتخاب تقریباً ناممکن ہے اور واشنگٹن کے حوالے سے بھی سوالیہ نشان ہے، جنہیں عام طور پر گوتم گمبھیر اور شبھمن گل کی قیادت والی ٹیم مینجمنٹ نے ترجیح دی ہے۔ سری لنکا کی پچیں اسپنرس کے لیے مددگار ثابت ہوسکتی ہیں، ایسے میں واشنگٹن، جو ایک آف اسپنر ہیں اور ٹاپ آرڈر میں بلے بازی کا تجربہ رکھتے ہیں، ایک اہم کھلاڑی ثابت ہو سکتے ہیں لیکن اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ ۲۶ر سالہ آل راؤنڈر، جو ہیمسٹرنگ کی چوٹ سے ابھر رہے ہیں، سیریز کے لیے دستیاب ہوں گے۔ ایک امکان یہ ہے کہ انہیں دوسرے ٹیسٹ کے لیے مشروط طور پر منتخب کیا جائے، جو ۲۳ر اگست ۲۰۲۶ء سے شروع ہوگا، لیکن ایسا ہونے کی امید بھی کم ہی ہے۔ بمراہ کے سی او ای میں شامل ہونے کی امید ہے، اس لیے اس بات کو لے کر تھوڑی غیر یقینی صورتحال ہے کہ آیا وہ ٹیسٹ میچوں کے لیے دستیاب ہوں گے، جو موجودہ ڈبلیو ٹی سی مرحلے کا حصہ ہیں۔ تاہم، آئی پی ایل کے بعد سے انہوں نے زیادہ کرکٹ نہیں کھیلا ہے، اس لیے ان کی شمولیت کا امکان زیادہ ہے۔ وہ لارڈز میں انگلینڈ کے خلاف آخری ون ڈے میچ نہیں کھیل پائے تھے، لیکن ان کے بائیں گھٹنے کی چوٹ کو بہت سنگین نہیں مانا گیا تھا۔ انڈین کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے ٹیم کے اہم تیز گیند باز جسپریت بمراہ کے بارے میں کہا کہ ”کارڈف میں دوسرے ون ڈے میچ کے دوران فیلڈنگ کرتے ہوئے بمراہ کے بائیں گھٹنے میں چوٹ لگ گئی تھی۔

---

# شویتا ترپاٹھی نے ”مرزاپور: دی فلم“ کی پزیرائی کی

## دی فلم“ ہندوستان کی مقبول ترین فرضی دنیاؤں میں سے ایک کو بڑے پردے پر لانے کی تیاری کر رہی ہے

جیسے ہی ”مرزاپور: دی فلم“ ہندوستان کی مقبول ترین فرضی دنیاؤں میں سے ایک کو بڑے پردے پر لانے کی تیاری کر رہی ہے، اداکارہ شویتا ترپاٹھی نے اس فرنچائز کے غیر معمولی سفر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جیسے ہی ”مرزاپور: دی فلم“ ہندوستان کی مقبول ترین فرضی دنیاؤں میں سے ایک کو بڑے پردے پر لانے کی تیاری کر رہی ہے، اداکارہ شویتا ترپاٹھی نے اس فرنچائز کے غیر معمولی سفر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جو سیریز ایک سخت گیر کرائم ڈرامے کے طور پر اسٹریمنگ پلیٹ فارم پر شروع ہوئی تھی، وہ وقت کے ساتھ ایک ثقافتی مظہر بن گیا۔ اس کے کردار، مکالمے اور کئی یادگار مناظر عوامی ثقافت کا حصہ بن چکے ہیں۔ شویتا کے نزدیک یہ فلم صرف فرنچائز کا نیا باب نہیں بلکہ ہندوستانی کہانی سنانے کے انداز میں ایک اہم سنگِ میل بھی ہے کیونکہ اسٹریمنگ پلیٹ فارمز کی اصل تخلیقات اب ڈیجیٹل دنیا سے نکل کر سینما گھروں تک پہنچ رہی ہیں۔ اداکارہ نے کہا ”جب ہم نے تقریباً ۸ر سال پہلے مرزاپور کی شوٹنگ شروع کی تھی تو ہم میں سے کسی نے بھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ اس کا سفر اس مقام تک پہنچے گا۔ بطور اداکار ہم یہی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا کام لوگوں سے جڑ جائے، لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شو روزمرہ کی گفتگو، میمز، تقریبات اور یہاں تک کہ لوگوں کی زبان کا حصہ بن جائے۔ ”مرزاپور“ نے یہ مقام حاصل کیا۔ اس نے ہمیں لوگوں کا گڈو بھیا اور گولو دیدی بنا دیا۔ آج لوگ صرف یہ شو نہیں دیکھتے بلکہ اس کے کرداروں سے جذباتی وابستگی رکھتے ہیں اور ان کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوتے ہیں۔ ”مرزاپور: دی فلم“ کا اعلان ہندوستانی تفریحی صنعت کے لیے ایک اہم لمحہ قرار دیا جا رہا ہے کیونکہ یہ ملک کی پہلی بڑی اسٹریمنگ فرنچائزز میں شامل ہے جسے فیچر فلم کی شکل دی جا رہی ہے۔ شویتا ترپاٹھی کے مطابق، یہ تبدیلی اس بات کا ثبوت ہے کہ گزشتہ برسوں کے دوران ناظرین نے اس سیریز سے کتنی محبت کی اور اس کے کرداروں کے ساتھ کتنی گہری جذباتی وابستگی قائم کی۔ انہوں نے کہا ”اسی لیے ”مرزاپور“ کا پہلی بڑی ہندوستانی اسٹریمنگ فرنچائزز میں شامل ہو کر بڑے پردے تک پہنچنا میرے لیے بہت خاص احساس ہے۔ یہ صرف ایک فلمی روپ نہیں بلکہ برسوں کی ناظرین کی محبت کا نتیجہ ہے۔ ہر سیزن کے اختتام پر لوگ مزید دیکھنا چاہتے تھے۔

---

# راون صرف ایک ویلن نہیں بلکہ نہایت پیچیدہ کردار ہے: یش

**فلم رامائن میں راون کا کردار صرف ایک عام ویلن نہیں بلکہ علم، طاقت اور غرور جیسے متضاد پہلوؤں سے بھرپور ایک نہایت پیچیدہ شخصیت ہے**

راکنگ اسٹار یش نے کہا ہے کہ آنے والی فلم رامائن میں راون کا کردار صرف ایک عام ویلن نہیں بلکہ علم، طاقت اور غرور جیسے متضاد پہلوؤں سے بھرپور ایک نہایت پیچیدہ شخصیت ہے۔ راکنگ اسٹار یش نے کہا ہے کہ آنے والی فلم رامائن میں راون کا کردار صرف ایک عام ویلن نہیں بلکہ علم، طاقت اور غرور جیسے متضاد پہلوؤں سے بھرپور ایک نہایت پیچیدہ شخصیت ہے۔ فلم رامائن کے حوالے سے بڑھتے ہوئے جوش و خروش کے درمیان یش اپنی ٹیم کے ساتھ کامک کان پروگرام میں شریک ہوئے۔ فلم میں راون کا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے بینر مونسٹر مائنڈ کریئیشنز کے تحت اس فلم کے پروڈیوسر بھی ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اس کردار اور اس عظیم رزمیہ کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یش نے کہا کہ رامائن نیکی اور بدی، حق اور باطل کے درمیان جدوجہد کی داستان ہے۔ ان کے مطابق، بھگوان رام اور راون زندگی کے دو مختلف راستوں اور دو الگ نظریات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان رام نے سخت آزمائشوں میں سب کچھ کھونے کے باوجود اپنے اصولوں اور نیک اعمال کی بدولت دوبارہ عزت، وقار اور طاقت حاصل کی، جبکہ راون نے ایک معمولی آغاز سے غیر معمولی طاقت حاصل کی، لیکن آخر کار غرور اور انتقام کے باعث اس کا زوال ہوا۔ راون کے کردار پر بات کرتے ہوئے یش نے کہا کہ وہ بے شمار علوم اور فنون کا ماہر تھا، مگر بے پناہ علم اور غیر معمولی طاقت رکھنے کے باوجود وہ اپنی قوت پر قابو نہ رکھ سکا۔ ان کے مطابق یہی تضاد راون کو ہندوستانی اساطیر کے سب سے دلچسپ کرداروں میں شامل کرتا ہے۔ یش نے بتایا کہ ان کا رامائن سے تعلق بچپن ہی سے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دادا انہیں رامائن کی کہانیاں سنایا کرتے تھے، جس کی وجہ سے اس عظیم داستان کی ایک منفرد دنیا ان کے ذہن میں بس گئی۔ اپنے کردار کی تیاری کے بارے میں یش نے کہا کہ ان کا مقصد راون کو نئے انداز میں پیش کرنا نہیں تھا، بلکہ اس کے خیالات، فیصلوں اور اعمال کے پس منظر کو سمجھنا تھا۔ انہوں نے ہدایت کار نتیش تیواری اور فلم کے مصنفین کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ راون نے جو کچھ کیا، اس کے پیچھے اس کی سوچ، محرکات اور وجوہات کیا تھیں۔ ان کے مطابق کسی بھی کردار کو مؤثر انداز میں نبھانے کے لیے اس کی ذہنیت اور اس کے فیصلوں کے پس منظر کو سمجھنا سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

---

# ممبئی: شبانہ اعظمی سوائن فلو کا شکار، پانچ روزہ آئسولیشن کے باعث احتجاج میں شامل نہ ہوسکیں

**سینئر بالی ووڈ اداکارہ شبانہ اعظمی کو سوائن فلو (H1N1) کی تشخیص ہوئی ہے، جس کے بعد ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام اور پانچ دن کے لیے آئسولیشن میں رہنے کی ہدایت دی ہے۔**

سینئر بالی ووڈ اداکارہ شبانہ اعظمی کو سوائن فلو (H1N1) کی تشخیص ہوئی ہے، جس کے بعد ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام اور پانچ دن کے لیے آئسولیشن میں رہنے کی ہدایت دی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ممبئی کے شیواجی پارک میں طلبہ کے احتجاج میں شرکت نہ کرسکیں۔ ان کی ٹیم کے مطابق اداکارہ اس وقت ۱۰۲ر ڈگری بخار میں مبتلا ہیں، تاہم وہ گھر پر زیرِ علاج ہیں اور احتجاج کی صورتحال سے مسلسل باخبر رہ رہی ہیں۔ معروف اداکارہ شبانہ اعظمی کو سوائن فلو (H1N1) ہونے کے باعث ممبئی میں ہونے والے طلبہ کے احتجاج میں شرکت منسوخ کرنا پڑی۔ ڈاکٹروں نے انہیں مکمل بیڈ ریسٹ اور پانچ روز تک آئسولیشن میں رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ یہ اطلاع اس وقت سامنے آئی جب وہ ممبئی کے شیواجی پارک میں طلبہ کے حق میں ہونے والے احتجاج میں شرکت کرنے والی تھیں۔ شبانہ اعظمی کی ٹیم نے ان کی صحت کے بارے میں بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ ”شبانہ جی آج احتجاج میں شرکت کرنے والی تھیں، لیکن انہیں سوائن فلو ہو گیا ہے۔ انہیں ۱۰۲ر ڈگری بخار ہے اور ڈاکٹر نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ فی الحال وہ پانچ دن کے لیے آئسولیشن میں ہیں۔“ ذرائع کے مطابق گزشتہ تین روز کے دوران شبانہ اعظمی دہلی کے جنتر منتر میں مسلسل جاری طلبہ احتجاج میں شریک رہیں، جہاں انہوں نے نہ صرف مظاہرین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا بلکہ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے احتجاج کی سرگرمیوں اور اہم پیش رفت سے متعلق مسلسل معلومات بھی شیئر کرتی رہیں۔ شبانہ اعظمی نے ۲۰ر جولائی کو ’چلو سنسد‘ مارچ میں بھی شرکت کی تھی، جو طلبہ کی جانب سے مبینہ امتحانی بے ضابطگیوں، پرچہ لیک کے معاملات اور تعلیمی اصلاحات کے مطالبات کے حق میں منعقد کیا گیا تھا۔ وہ احتجاج کے دوران مسلسل طلبہ کے ساتھ موجود رہیں اور ان کے مطالبات کی حمایت کرتی رہیں۔ چند روز قبل احتجاج کے دوران شبانہ اعظمی کی طبیعت بھی اچانک خراب ہوگئی تھی۔ بعد میں انہوں نے انڈین ایکسپریس کو بتایا تھا کہ آنسو گیس کے اثرات کی وجہ سے انہیں دمے (Asthma) کا شدید دورہ پڑا، تاہم انہیلر استعمال کرنے کے بعد ان کی حالت بہتر ہوگئی اور وہ دوبارہ مظاہرین کے درمیان واپس آگئیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”میں دمے کی مریضہ ہوں۔ آنسو گیس کی وجہ سے مجھے دمے کا دورہ پڑا، لیکن میرے پاس انہیلر تھا، اس لیے اب میں ٹھیک ہوں۔ مجھے احترام کے ساتھ ایک قریبی عمارت میں لے جایا گیا، سانس بحال ہونے کے بعد میں دوبارہ طلبہ کے پاس واپس گئی۔ ان کا حوصلہ غیر معمولی ہے۔ میرا انہیں سلام ہے۔“ شبانہ اعظمی نے اس سے قبل واضح کیا تھا کہ ان کی احتجاج میں شرکت کسی سیاسی جماعت کی حمایت کے لیے نہیں بلکہ طلبہ کے مستقبل کے لیے تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”میں کبھی کسی سیاسی جماعت کا حصہ نہیں رہی اور نہ کبھی بنوں گی۔ میں جنتر منتر صرف ان طلبہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے گئی تھی جو بیس دن سے زیادہ عرصے سے بھوک ہڑتال پر تھے اور جن کی صحت بگڑ رہی تھی۔ ان کے مطالبات نہ خطرناک ہیں اور نہ غلط۔ وہ صرف تعلیمی اصلاحات، اپنے مستقبل کے تحفظ اور تعلیم کے نظام میں بہتری چاہتے ہیں۔ ان کی بات سنیے، انہیں امید دیجیے، ان کا حوصلہ بڑھائیے، اسے کچلنے کی کوشش نہ کیجیے۔“ اداکارہ نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ انہوں نے اپنے شوہر اور معروف شاعر و نغمہ نگار جاوید اختر کے ساتھ مل کر وزیراعظم نریندر مودی کو ایک خط بھی لکھا تھا، جس میں حکومت سے سماجی کارکن سونم وانگچک کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ ان کے مطابق کئی دن انتظار کے باوجود کوئی جواب نہ ملنے پر انہوں نے خود احتجاج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ شبانہ اعظمی اس مرتبہ ممبئی کے احتجاج میں جسمانی طور پر شریک نہیں ہوسکیں، تاہم ان کی ٹیم کے مطابق وہ آئسولیشن کے دوران بھی احتجاج کی تمام سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور طلبہ کی حمایت بدستور جاری رکھیں گی۔ بالی ووڈ کی سینئر اداکارہ شبانہ اعظمی سوائن فلو کا شکار ہوگئی ہیں، جس کی وجہ سے ڈاکٹروں نے انہیں پانچ روزہ آئسولیشن اور مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ 75 سالہ اداکارہ کو 102 ڈگری تیز بخار ہے، جس کے باعث وہ ممبئی میں نیٹ (NEET) امتحانی پرچے کے مبینہ لیک ہونے کے خلاف ہونے والے طلبہ کے احتجاج میں شرکت نہیں کرسکیں۔ سوائن فلو کی تشخیص سے قبل، شبانہ اعظمی نئی دہلی کے جنتر منتر پر نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کی حمایت میں مسلسل تین روز تک شریک رہی تھیں۔ احتجاج کے دوران پولیس کی جانب سے کی جانے والی آنسو گیس کی شیلنگ کی وجہ سے انہیں دمے (Asthma) کا دورہ بھی پڑا تھا، تاہم انہیلر استعمال کرنے کے بعد ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی۔ نیٹ پیپر لیک معاملے پر مظاہرین گزشتہ ایک ماہ سے جوابدہی اور بھارتی وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دوسری جانب حکومت نے اس معاملے کی جلد سماعت کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ اس معاملے کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں، تو مجھے بتائیں کہ کیا آپ کو نیٹ (NEET) احتجاج کی موجودہ صورتحال یا شبانہ اعظمی کی صحت سے متعلق مزید اپڈیٹس درکار ہیں؟